سلسلہ جدید نمبر ۱۱

شامتِ اعمال

ایک دلکش اور پُراسرار رُومان

یہ کتاب لائبریریوں کیلئے منظور ہے

مطابق سرکلر نمبر P.R (LIB) ۵۱/۲۹۳۴۷ و نمبر ۳۱۹۳۶ اور نمبر ۹۰۳ مورخہ ۲۶-۱۱-۵۱ و ۷-۱۲-۵۱ اور ۸-۲-۵۲ء جو جناب ڈائریکٹر آف پبلک ریلیشنز و سکریٹری پنجاب سٹیٹ سنٹرل لائبریری کمیٹی شملہ سے جاری کئے

مُصنّف

اے نون

مُترجم

تیرتھ رام فیروزپوری

پبلشرز

نرائن دت سہگل مالک سہگل ناول سٹور

محلہ ٹھاپران جالندھر شہر

ہندوستانی اور پاکستانی سکہ میں ...

قیمت فی جلد چار روپے

دہلی میں سٹاکسٹ

نرائن دت سہگل اینڈ سنز تاجران کتب فتحپوری دہلی

پیشِ لفظ

ایک مشہور مصنف کا مشہور تر ناول پیش کرتے ہوئے میں نفس مضمون
کے بارہ میں اس سے زیادہ لکھنے کی حاجت نہیں سمجھتا کہ

حاجتِ مشاطہ نیست روئے دلا رام را

آپ اس داستان کی عالم آشکارا خوبیاں آغاز ہی سے معلوم کرنے لگیں گے
اور جوں جوں آگے پڑھیں گے شوقِ تجسس بے اختیار دامن کش ہوگا۔ یہ
ناول ان صدہا قدر دانوں کے اصرارِ عظیم پر شائع کیا گیا ہے۔ جو اس کی تحریرات
کے شیدائی ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ جن حضرات کو پیشتر اس کی کوئی کتاب
دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ وہ ضرور اس کے مطالعہ کے بعد ان کے متلاشی ہونگے
ان چند الفاظ کے ساتھ میں آپ کو دعوت مطالعہ دیتا ہوں۔

۲۳۶ - اسلام آباد
متصل اڈہ بستیاں جالندھر شہر

تیرتھ رام

تعارف

اے خالق ہر بلندی و پستی ٭ شش چیز عطا بکن بہ ہستی
ایمان و امان و تندرستی ٭ علم و عمل و فراخ دستی

۱

کہتے ہیں مرنے کے بعد ہر ایک آدمی کو اس کے اعمال کے مطابق جنت یا جہنم میں جگہ ملتی ہے۔ شاید ایسا ہو۔ یا ممکن ہے پیشوایانِ مذہب نے صرف تہذیبِ اخلاق کے لئے اس کی تلقین کی ہو۔ اور معاملہ کی اصل حقیقت کچھ بھی نہ ہو۔ غرض ایک الجھا ہوا سوال ہے جس کے متعلق انسان کو ہادیانِ مذہب۔ یا اولیائے دین کے فیصلوں کو آنکھیں بند کر کے قبول یا نامنظور کرنا پڑتا ہے۔ لیکن دوسری دنیا کی جنت حقیقی ہو یا فرضی یا کسی شاعر کے لفظوں میں اس کا وجود محض دل کے خوش رکھنے کو قائم کر کے دکھایا گیا ہو۔ بہرحال ایک اور طرح کی جنت (اور اس کے ساتھ ہی جہنم بھی) ہماری اس روزمرہ کی دنیا میں موجود ہے۔ اشارہ اس خطۂ گلزار کی طرف نہیں جس کی تعریف میں ایک دوسرا شاعر "ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است" کی رٹ لگاتا ہے۔ بلکہ وہ جو ہر ایک آدمی کی زندگی میں۔ ہر درجہ اور سطح کے گھرانے میں۔ بلکہ یوں کہئے۔ ہر آباد گھر میں پائی جاتی ہے۔ یعنی وہ چیز جو صرف مرد عورت کے تعلقات کے خوشگوار یا ناخوشگوار ہونے پر موقوف ہے۔ یا اور بھی زیادہ صاف لفظوں میں اگر شوہر اور بیوی کی زندگی پُرسکون اور پُراطمینان حالات میں بسر ہوتی ہے۔ تو جنت۔ اور اگر دونوں میں یا ان کے گھر میں ہر وقت چپقلش اور شورش کی فضا قائم ہے۔ ہر گھڑی ناچاقی کا ہلڑ مچا رہتا اور جوتیوں میں دال بٹتی ہے۔ تو پھر جہنم... بدترین قسم کا جہنم۔ شیطان کا دوزخ بھی برق و شرر میں جس کا

مقابلہ نہیں کرسکتا خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا جس کا ذکر یونہی برسبیل تذکرہ آگیا ورنہ کتاب مرد و زن کے اخلاق کی بلندی و پستی کے سوال پر بحث کرنے کی غرض سے نہیں بلکہ ایک ایسے بدنصیب گھر کا حال بیان کرنے کے لئے لکھی گئی ہے۔ جو صنف ثانی سے تعلق رکھتا تھا۔ اس میں حکایت ہے ایک خودپسند خودبین اور خودرائے شہزادہ کی جس کی نفس پروری اور رنگین مزاجی نے اس کی طبعی فتنہ انگیزی اور شوریدہ سری سے مل کر اس کی بدنصیب بیگم کے حق میں شرم۔ ذلت اور حقارت کی وہ فضا پیدا کی جس کی وہ غریب کسی حال میں مستوجب نہ تھی۔ مرد عورت کا اتصال و امتزاج قدرت نے اس لئے کیا ہے کہ دونو ترک و ایثار کے زریں اصول پر عمل پیرا ہو کر محبت اور رواداری کی زندگی بسر کریں۔ لیکن جہاں ایک فریق کے خیالات کا رجحان اور طبیعت کا میلان زندگی کے حصہ دار ثانی کی تباہی اور بربادی اور اس کے لئے ہر حال میں ندامت اور خجالت پیدا کرنے کے لئے ہو تو ایک ہستی واحد کا درگزر یا عمل کہاں تک برداشت کرسکتا ہے۔ غرض شادی کے تھوڑا ہی عرصہ بعد شہزادہ اور اس کی بیگم میں گہری ناچاقی ہوگئی۔ اور اب شہزادہ کی واحد آرزو جس طرح ممکن ہو۔ بےکس اور مظلوم شہزادی سے پیچھا چھڑانے کی تھی۔

لیکن مغرب کے آداب معاشرت کے مطابق چونکہ مرد عورت کی علیحدگی اسی صورت میں ممکن ہے کہ ایک کی طرف سے دوسرے کے برخلاف کوئی شرمناک الزام پایہ ثبوت کو پہنچایا جاسکے۔ اس لئے شہزادہ کی دلی خواہش یہ تھی۔ کہ مکر و فریب سے کام لے کر کوئی ایسا بہانہ عمل میں لائے۔ جس میں اسکی بیاہتا غریب کیرولائن بدنام ہو۔ اور وہ اس سے قانونی علیحدگی حاصل کرسکے۔

کیرولائن میں حسن و جمال کی اور خوبیاں کچھ ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن وہ

ایک بڑی پاکباز اور عصمت مآب خاتون تھی۔ جس کے ہر انداز میں خوش خلقی اور سحر طرازی سے بہت زیادہ انکسار اور نزاکت پائی جاتی تھی۔ اس کے چہرہ پر ایسا جلال تھا کہ دیکھنے والے کی آنکھیں بےاختیار جھک جاتی تھیں۔ عام حالات میں اس کا شوہر کسی طریقہ پر اس کے برخلاف کوئی ایسا عیب ثابت نہ کر سکتا تھا جس کی بنا پر قانونی کارروائی عمل میں لانا ممکن ہوتا۔ پس اس نے مکر و فریب کے سلسلہ میں تین آوارہ اور اوباش لڑکیوں کو اپنا مددگار بنایا۔ جن کے نام جولیا۔ اگا تھا۔ اور ایما اودن تھے۔ تینوں بہنیں ایک فتنہ خیز سحر باز عورت مسز ریجنر کے زیر سایہ رہتی اور شہزادی کے ہاں ملازم تھیں۔ اور مقصد یہ تھا کسی نہ کسی طریقہ سے ملکہ شہزادی کیرولائن کو بدنام کرنے میں کامیاب ہوں تاکہ شہزادہ کی آرزو سے طلاق بر آئے۔

لیکن دوسری طرف ایک شریف خاتون لیڈی سیک ولی جس کا نام تھا کسی طرح معاملہ کی اصل حقیقت معلوم کر کے غائبانہ شہزادی کی امداد پر آمادہ ہو چکی تھی۔ اس نے دو آدمیوں ارل آف کارون اور کرنل مال باہر کو اپنے پاس سے زاد راہ دے کر اس مطلب کیلئے جینوا (جہاں ان دنوں شہزادی اور اس کے عملہ کی سکونت تھی) روانہ کیا کہ جس طرح بن پڑے وہ ان سحر ساز لڑکیوں اور ان کی گنہگار رفیقہ کی ریشہ دوانیوں کا سدباب کریں۔ یہ دو آدمی جن کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ بجائے خود سراپا جرم و گناہ میں ڈوبے ہوئے بدمعاش تھے جس سے یہ بھی جانا جا سکتا ہے کہ جو کچھ انہوں نے کیا کسی ہمدردی کے احساس سے مجبور ہو کر نہیں۔ بلکہ محض اس وجہ سے تھا کہ ان کی جیبیں خالی تھیں۔ اور لیڈی سیک ولی نے نہ صرف اخراجات کے لئے معقول رقمیں دی تھیں۔ بلکہ بصورت کامیابی دو چند انعام دینے کا بھی وعدہ کیا تھا۔ غرض اس

طریقہ پر یہ پانچ شخص بے خبر شہزادی کے گرد رہ کر اپنا اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ جہاں تین بہنیں ایک طرف شہزادی کو بدنام کرنے پر تلی تھیں وہاں یہ دو مرد کسی طے شدہ پروگرام کے سلسلہ میں نہیں۔ بلکہ موقعہ و محل دیکھ کر حسب ضرورت ان کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ نہ وہ لڑکیاں اپنے فاسد ارادوں میں کامیاب ہو سکیں نہ یہ دو غرض کے بندے اپنی کوشش سے کچھ کر سکے۔ حالات از خود پیچیدہ ہو گئے۔ شہزادی کی آن میں کو فرق نہ آیا۔ مگر ان تین بہنوں اور ان کے ساتھ ان کی سرپرست مسز ریجبر کے لئے لاتعداد دشواریاں پیدا ہو گئیں۔

۲

جینوا پہنچنے کے بعد ایک دوسرے کی بےخبری میں ارل آف کارون، اور کرنیل ہال پاس نے غیبی امداد کے بھروسہ پر اس مکان تک رسائی کی جس میں شہزادی کی سکونت تھی۔ اتفاق ایسا پیش آیا کہ کرنیل ہال پاس کی امیلا اور ارل آف کارون کی جولیا سے محبت ہو گئی۔ ان کی تیسری بہن انگاتھا ان ایام میں پوشیدہ دنوں سے تھی۔ اور مسز ریجبر ایک مقامی ڈاکٹر مارادیلی سے مل کر بوقت ضرورت اس کی مدد حاصل کرنا چاہتی تھی۔ مقصد یہ تھا کہ ڈاکٹر کو ملتا اسے غلط فہمی کر کے اور گھر کے نوکروں کو بھول میں ڈال کر یہ بات مشہور کی جائے۔ کہ وہ بچہ شہزادی کے شکم سے پیدا ہوا ہے۔ اور جب اس طرح شہزادی کو بدنام کر لیا جائے تو پھر اس کی خوشخبری شہزادہ کے کانوں تک پہنچا کر اس سے معقول انعام لینے کی کوشش کی جائے۔ ان سارے واقعات کی تفصیل ہم اس سے پیشتر ناول سوفی ریج میں پیش کر چکے ہیں۔ جسے موجودہ کتاب کا حصہ اول سمجھنا چاہیئے۔ اور جن اصحاب کو پیشتر اس ناول کے دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ان سے گزارش ہے

کہ وہ اپنی معلومات مکمل کرنے کیلئے اس ناول کا ایک نسخہ ضرور ملاحظہ فرمائیں بہرصورت ہمیں اس موقعہ پر اس قدر لکھنا کافی معلوم ہوتا ہے۔ کہ واقعات نے خلاف امید ایسی صورت اختیار کی کہ ارل آف کارون کرنیل مالپاس۔ جولیا۔ ایما اگاتھا۔ ان کی رفیقہ خاص مسز رینجر اور ان کی معاون مسز ہسر ڈان سب کو گوناگوں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ارل آف کارون اور کرنیل مالپاس مایوس و خستہ واپس جانے پر مجبور ہوئے کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا کہ ان کی کوششیں کسی طرح کا عملی فائدہ پیدا کرنے کا ذریعہ نہیں بن سکیں۔ اور ہر طرح کی خطرناک سازشوں کے باوجود جو غیر معمولی اہتمام و تیاری کے بعد سوچی اور عمل میں لائی گئی تھیں شہزادی کیرولائن سرخرو رہی اس کی ذات پاک پر ذرا حرف نہ آیا۔

۳

لیکن چونکہ اس سے پیشتر تینوں لڑکیوں نیز ان کے عاشقان بوالہوس ارل آف کارون اور کرنیل مال پاس کی داستان تشنۂ تکمیل رہی تھی اس لئے شائقین کے اصرار عظیم پر ضروری معلوم ہوا۔ کہ سابقہ ناول کے ختم کے بعد کے سارے واقعات مسلسل پیش کئے جائیں تاکہ ناظرین دیکھ لیں کہ آدمی کو اسکے اعمال بد کا ثمرہ نہ صرف وقتی بلکہ قانون قدرت کے مطابق استمراری بھی ضرور ملتا ہے۔ اور سچ پوچھئے تو اس ناول کی تحریر و اشاعت کا خاص مقصد یہی ہے۔

تعارف ختم ہوا

کتاب اوّل

تقدیر و تدبیر

منظر ۱

تدبیر کند بندہ و تقدیر زند خندہ

نازاں نہ ہو خرد پہ جو ہونا ہے وہ ہی ہو
دانش تری نہ کچھ مری دانشوری چلے

ذوق

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود ٭ گرچہ با آدمی بزرگ شود

سعدی

سات پردوں میں اگر عیب کسی کا ہے چھپا
نہ ہوا آج تو کل ہوگا مکرر رسوا

حالی

باب - ۱

ملاقات

اپریل کا مہینہ قریب الختم تھا۔ اور لیڈی سیک ولی کے خانہ باغ میں آمد بہار کے ساتھ درختوں میں ہری ہری کونپلیں نکلنی شروع ہوگئی تھیں۔ شام کی ٹھنڈی سی فرحت بخش ہوا درختوں کی ٹہنیوں سے گزر کر نو شگفتہ غنچوں سے اٹھکھیلیاں کرتی چلتی تھی۔ غروب ہوتے ہوئے آفتاب کی زریں کرنیں جب صحن باغ میں لگے ہوئے مرمری فوارے کی پھواروں پر پڑتیں تو ہوا میں اڑتے ہوئے قطرات آبی ہلکی سرخی سے رنگین ہو کر ایسے نظر آتے گویا قوس۔ قزح پگھلنے لگی ہے۔ پر شکوہ انداز سے کھڑے فلک بوس درختوں کے بیچ میں جھومتے ہوئے پودے۔ لہلہاتا سبزہ اور پیش از وقت کھلنے والے خوش رنگ پھولوں کی بہار بڑا پر کیف منظر پیش کرتی تھی۔

چونکہ ان ایام میں دوستوں کی تحریک پر ایک ایک شب کے جشن مختصر ناٹک بغرض تفریح کھیلے جاتے تھے۔ اس لئے جس دن کا ذکر ہے۔ ونیسا (جو لیڈی سیکولی کا اصلی نام ہے) اپنے پارٹ کی تیاری کے بعد تبدیل لباس کی پیچیدہ منزل سے گزر رہی تھی۔ اس کی وفادار خادمہ جیسیکا نے بھی شاید اس روز مشاطہ گری کے سارے کمالات ختم کرنے کی ٹھان رکھی تھی۔ اس لئے کہ وہ ہر ممکن

طریقہ پر اس کے حسن شیریں کو بدرجہ غائت نورپاش اور سحرآگیں بنانے میں مصروف رہی تھی۔ ونیشیا کا کھلا ہوا شباب۔ دیوتاؤں کو لبھا لینے والا رنگ روپ اور موہنی ادائیں پہلے ہی کیا کم تھیں کہ آج اس کی جاں نثار پرستار کی سعی و کوشش نے سچ مچ اس کو سرتاپا رہزن صبر و شکیب بنا دیا تھا۔

اس کے خم کھائے ہوئے سنہرے بال جو چند خوشرنگ پھولوں کے سوا باقی ہر طرح کی مصنوعی زینت سے محروم تھے۔ اس کے نیم برہنہ شانوں پر چھائے ہوئے اور رنگین ریشمی پوشاک کے اندر سے اس کا منور اور مرفع نازک بدن حد خاص تک نمایاں تھا۔ خوشنما آنکھیں روحانی مسرت سے پُر۔ چہرہ پر سرمدی سکون اور اپنے حسن پرجلال کی باخبری سے ہونٹوں پر اس طرح کا روح پرور تبسم کہ آرزو دے تشنۂ حسن زرنگار کی اس تصویر کامل کو دیکھ کر گھنٹوں محو دید رہتی۔ مگر پھر بھی تسکین حاصل نہ کر سکتی تھی۔

لیڈی سیک ویل کو آرائش و زیبائش کی ان تیاریوں سے فارغ ہوئے کچھ عرصہ ہو گیا کھیل ۸ بجے شروع ہونا تھا۔ اور ابھی ساڑھے سات بجے تھے۔ اپنی کنیزوں کو رخصت کرنے کے بعد وہ ایک صوفے پر بیٹھی اپنے پارٹ کو جو بصورت تحریر اس کے پاس تھا۔ یاد تازہ کرنے کی غرض سے دیکھ رہی تھی کہ اتنے میں اس کی معتمد خادمہ جیسیکا داخل ہوئی۔ اور آتے ہی عرض کیا "کرنل مال پاس گول کمرہ میں بیٹھے ملاقات کا انتظار کر رہے ہیں"

"تو تب معلوم ہوتا ہے وہ واپس آگیا" ونیشیا کے منہ سے بے اختیار نکلا "ہر چند مجھے اس وقت زیادہ فرصت نہیں۔ پھر بھی میں چند منٹ کے لئے ضرور اس سے ملنا چاہتی ہوں"

اتنا کہہ کر وہ اپنے کمرۂ خاص سے نکلی اور اس گول کمرہ کی طرف روانہ

ہوئی جس میں وہ اور اس کا شوہر لارڈ سیکولی اکثر دوستوں سے ملاقات کیا کرتے تھے۔

چونکہ وہ کرنیل کی زبانی اس کی کامیابی کا حال سننے کو بیتاب تھی۔ اور جلد از جلد معلوم کرنا چاہتی تھی کہ جس کام کے لئے اس کو جینوا بھیجا گیا تھا۔ اس میں کہاں تک کامیاب ہو کر آیا ہے۔ اس لئے جلدی کے اضطراب میں اس حقیقت کو بھی یاد نہ رکھ سکی کہ فی الحال وہ اس طرح کی نیم برہنہ حالت میں تھی، جس میں اس کو عنقریب تھیٹر کے سٹیج پر کام کرنا تھا۔ بلکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ اپنی اس فروگزاشت کا علم پہلی بار تب اس کو ہوا۔ جب وہ گول کمرہ میں جا کر مالپاس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ اور آخرالذکر نے ایک رنگین مزاج مرد آوارہ کی طرح جیسا کہ درحقیقت وہ تھا اپنے سینہ کے بھڑکے ہوئے جوش کے زیر اثر جو لیڈی سیکولی کے حسن بے انداز کو دیکھ کر مشتعل ہو گیا تھا۔ نیم گرسنہ نظروں سے اس کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ اس وقت پہلی مرتبہ لیڈی سیکولی کو معلوم ہوا کہ گھبراہٹ میں اس سے کتنی بھاری بھول ہوئی۔ لیکن چونکہ اس سے پیشتر وہ بارہا امپور تھیٹر کے سٹیج پر بہر مذاق کے تماشائیوں کے روبرو کم و بیش ایسی ہی حالت میں نمایاں ہو چکی تھی۔ اور ایک کار آزمودہ ایکٹرس کی مانند شرم و حجاب کا کوئی غیر معمولی احساس اب اس کے دل کو نہ رہا تھا۔ اس لئے اس نے معاملہ کو سرسری سمجھ کر نظرانداز کر دیا۔ اگر وہ تھیٹر کے بورڈ پر رند منش عیاش امیرزادوں کے سامنے اس حالت میں نمودار ہو سکتی تھی تو مالپاس کے روبرو آنے میں کیا حرج تھا . . .

لیکن گو لیڈی سیکولی نے اس طریقہ پر اپنے دل کی آواز دبانے اور اپنے

آپ کو سمجھانے کی کوشش کی تاہم اس حقیقت کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا کہ
اس کے حسن عریاں کو دیکھ کر کرنیل مالپاس کے سینہ میں عشق حرام کا شرارہ
جو کجلائی ہوئی چنگاری کی طرح ہر وقت دبا رہتا تھا۔ شعلہ تیز کی طرح بھڑک
اٹھا۔ کچھ تو اس نازنین کی کھلی ہوئی جوانی اس کے تمتماتے ہوئے چہرہ
کی چمپئی رنگت۔ اور وہ مہین لباس جس کے اندر اس کے حسن بے انداز
کی ساری خوبیاں گلابی شیڈ کے لیمپ کی روشنی میں۔ جو فی الحال کمرہ کے
اندر جل رہا تھا غیر معمولی حد تک نمایاں حالات کا یہ مجموعہ اتنا پُر اثر ثابت
ہوا کہ مال پاس کی جگہ کوئی زیادہ متین اور باصفا آدمی ہوتا تو یقیناً وہ بھی
اپنے وقتی جوش کو دبانے میں کامیاب نہ ہو سکتا۔

ہر چند یہ امر واقعہ ہے کہ ادھر ایک مدت سے مال پاس ونیشیا کے
حسن و جمال کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتا رہا اور وہ اچھی طرح جانتا
تھا کہ ایسی نظر نواز کافر جمال حسینہ زندگی میں بہت کم اس کے دیکھنے میں
آئی ہے تاہم اس وقت کے بھڑکے ہوئے جوش نے اس کے ذہن میں حسن
کامل کی اس تصویر کو اگر ممکن سمجھا جا سکے اور بھی زیادہ گہرائی تک منقش کر
دیا۔ حسن جب اپنے جلوہ بے انداز کو کسی بوالہوس کی نظروں کے سامنے اچانک
پیش کرتا ہے۔ تو دیکھنے والے کے دل کی بے قراری حد انتہا سے زیادہ بڑھ
جاتی ہے کچھ ایسی ہی کیفیت۔ یا اس سے بھی زیادہ کرنیل مالپاس کی اس
وقت تھی۔

"بیٹھ جاؤ کرنیل مال پاس" ونیشیا نے یہ دیکھ کر کہ وہ اس کی آمد پر
اٹھ کر کھڑا ہو گیا ہے حتی الوسع اپنے لہجہ کو پر وقار بنانے کی کوشش کرتے
ہوئے کہا "آج ہمارے ہاں چند احباب کی تحریک سے ایک مختصر ناٹک کی

تیاری تھی اور چونکہ مجھے بھی اس میں کچھ حصہ لینا ہے اس لئے میں اس پوشاک میں ملبوس ہوں جو غالباً تمہیں عجیب معلوم ہوئی ہوگی۔"

"عجیب نہیں بانو" کرنیل مالپاس نے تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا: "یہ پوشاک آپ کو اتنی زیب دیتی ہے کہ میں اس کی پوری کیفیت عرض نہیں کر سکتا۔ ایمان کی بات ہے میں نے پیشتر کسی موقعہ پر آپ کو اتنا خوش رنگ اور سحر انگیز نہ دیکھا تھا۔ جیسا اس وقت ... میرے خدا۔ کیا حسن ہے کیا انداز، کیا خرام اور آنکھیں ایسے چمک رہی ہیں گویا ..."

"بس کرنیل صاحب بس۔ میں ان بے ضرورت تعریفی لفظوں کو زیادہ نہیں سن سکتی۔" دنیشیا نے جس کے خوشنما رخساروں پر کرنیل مالپاس کے لفظوں سے غصہ اور شرم کی ملی جلی سرخی پھیل کر اس کے سڈول شانوں سے اترتی ہوئی چھاتی پر بھی چھانے لگی تھی۔ گو درحقیقت اس کی وجہ سے اسکے حسن میں اور بھی چار چاند لگ گئے تھے۔ ہاتھ کے اشارہ سے روکتے ہوئے کہا۔

"میں جلدی میں ایک رسمی ملاقات کے لئے چلی آئی ہوں۔" پھر یکا یک اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے "بس آپ کو فقط کام سے کام رکھنا چاہیئے۔" اور اس طریقے پر یہ بات کرنیل کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہ اس نے محض ایک وقتی ضرورت سے مجبور ہو کر اس کو اپنا آلہ کار بنانا منظور کیا تھا۔ ورنہ درحقیقت وہ اس سے بے تکلف ہونا پسند نہیں کرتی اس نے پھر کہا: "مہربانی سے جہاں تک ممکن ہو اپنے سفر کا حال اختصار کے ساتھ بیان کرو۔ پوری تفصیل میں کل اوقات فرصت میں پھر تم سے مل کر سنوں گی۔"

"بانو اگر آپ میرے سفر اور اس کام کا حال پوچھتی ہیں۔ جس کی سرانجام دہی کے لئے آپ نے اس خادم کو ایک دور افتادہ مقام پر بھیجا تھا تو غالباً آپ

نے جواب دیا " تو مجھے افسوس سے عرض کرنا پڑتا ہے کہ اس میں مجھے کچھ بھی کامیابی حاصل نہیں ہوئی ۔"

" کچھ بھی نہیں !" ونیشیا نے حیرت اور غصہ کے ملے جلے لہجہ میں کہا۔

" ہاں ایسا ہی سمجھئے ۔" مالپاس نے جواب دیا۔ اور حالانکہ طے شدہ شرطوں کے لحاظ سے اس کو اپنی ناکامی پر افسردہ و ملول ہونا چاہئیے تھا۔ تاہم اسکے لب و لہجہ سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ الفاظ کہتے ہوئے اس کے دل کو رنج کا ذرا بھی احساس نہیں ہوا " دیکھئے میں صاف گو آدمی ہوں ۔ اور لاگ لپیٹ کی باتوں سے کسی کو مبتلائے غلط فہمی کرنا پسند نہیں کرتا ۔ اس لئے شروع میں ہی تسلیم کئے لیتا ہوں کہ گو میں نے اپنی طرف سے کئی ترکیبیں کیں اور بیشمار تجویزیں سوچیں ۔ تاہم عملی فائدہ کچھ بھی حاصل نہ ہوا ۔"

" اس کے باوجود جہاں تک مجھ کو یاد ہے " ونیشیا نے جس کا چہرہ ناکامی کے ذکر سے دبے ہوئے غصہ اور جوش کے مارے پیلا پڑ گیا تھا کہا " اپنی بیشتر چٹھیوں میں تم نے بڑے حوصلا افزا الفاظ لکھے تھے ۔ اور اس سلسلہ میں یہ بھی تحریر کیا تھا۔ کہ ان دو بہنوں میں سے ایک نے تمہارے ساتھ رہنا منظور کر لیا ہے ۔۔۔ "

یہ کہتے ہوئے خاتون نے قہر آلود نظروں سے کرنل کی طرف دیکھا جس کی ایک خاص وجہ اس رنج کے علاوہ کہ اس نے ناحق اتنا وقت اور روپیہ ضائع کیا یہ بھی تھی۔ کہ فی الحال اس کی طرف سے پشیمانی یا ندامت کے اظہار کے بدلے ایک عجیب طرح کی شوخی اور بے پروائی ظاہر ہو رہی تھی ۔

" ہاں تو آپ کا فرمانا درست ہے " کرنل مالپاس نے سابق کی طرح بےفکری کے لہجہ میں جواب دیا " میں نے جو کچھ آپ کو تحریر کیا۔ بیشک غلط نہ تھا۔

اصل میں نے مسٹر اودون سے وہ تعلق پیدا بھی اسی لئے کیا تھا۔ کہ اس ذریعہ سے مطلب براری کر سکوں گا۔ لیکن نتیجہ امید کے بالکل برخلاف نکلا۔ یعنی بجائے اس کے کہ میں اس کو اپنا آلہ کار بناتا اس شوخ دیدہ لڑکی نے مجھے احمق اور بے وقوف بنایا۔ واقعہ یہ ہے کہ جب لارڈ کاردن۔۔۔"

"آہ تب معلوم ہوتا ہے۔ تم لارڈ کاردن سے بھی ملے ہو" ونیشیا کے منہ سے حالت اضطراب میں نکلا۔ لیکن پھر وہ فوراً ہی ضبط کر کے بولی "لیکن خیر کہئے چلو میں سنتی ہوں"

"میڈم حالات کچھ بہت زیادہ نہیں ہیں" کرنل مالپاس نے سالوں کی طرح پُر اطمینان لہجہ میں کہنا شروع کیا "بیشک جینوا میں میری لارڈ کاردن سے ملاقات ہوئی تھی۔ اور اس جگہ رہتے ہوئے ہمارا گہرا دوستانہ بھی ہو گیا تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ ہمارے درمیان یہ بات بخوبی طے پا چکی تھی۔"

"میں سمجھی" ونیشیا قطع کلام کرتے ہوئے سرد لہجہ میں بولی۔ پھر غیر معمولی کوشش سے کام لیتے ہوئے اپنے غصہ اور پریشانی پر قابو پا کر اس نے کہا "ایسا معلوم ہوتا ہے تم نے لارڈ کاردن سے اپنے سفر کا مقصد بیان کر دیا اور غالباً یہ بھی اس کو بتا دیا کہ تم کس کے بھیجنے سے جینوا گئے ہو۔ بلکہ میرا اندازہ اگر غلطی نہیں کرتا۔ تو اس نے بھی اپنی طرف سے اسی قسم کے حالات تم سے بیان کر دئے ہوں گے۔۔۔ کیوں کیا اسی طرح ہوا تھا؟"

"جی بیشک آپ کا اندازہ بالکل صحیح ہے اور واقعات نے درحقیقت یہی صورت اختیار کی تھی" مالپاس نے دیدہ دلیری سے جواب دیا اور اس کے بعد اپنی کرسی کی پیٹھ پر جھک کر گھورتی اور للچائی ہوئی نظروں سے ونیشیا کے حسن زرنگار کو دیکھنے لگا۔

"حالانکہ میں نے تم دونوں کو شروع میں ہی اس کے متعلق محتاط کر دیا تھا۔
خاتون نے کرنیل کی بدلی ہوئی حالت نظر انداز کر کے پُرافسوس لہجہ میں کہا۔
پھر وہ کسی قدر دبی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہنے لگی " لیکن غلطی میری
اپنی تھی۔ مجھے پہلے ہی سوچ لینا چاہیئے تھا۔ کہ اس طرح کا موقعہ پیش آ
سکتا ہے۔ خیر جو ہونا تھا۔ ہوا۔ لیکن امید نہیں کہ اس نے کوئی راز کی
بات اس موذی سے بیان کردی ہو..."

اس نتیجہ پر پہنچنے کے بعد اس نے پھر ایک مرتبہ مالیاس کی طرف دیکھا
اور یہ جان کر کہ وہ تیز حریصانہ نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا ہے۔
پروقار لہجہ میں بولی۔

"اچھا اب تم جا سکتے ہو۔ کل دوپہر پھر مجھ سے ملنا۔ اس وقت ہم اس
سلسلہ کے باقی پہلوؤں پر مفصل گفتگو کریں گے "

لیکن کرنیل مالیاس اس آسانی سے پیچھا چھوڑنے پر آمادہ نظر نہ
آتا تھا۔ بڑے پُراطمینان لہجہ میں اپنے لفظوں پر اس طرح زور دیتے
ہوئے گویا اچھی طرح جانتا تھا۔ کہ وہ اپنی شرطیں بآسانی منوا سکتا ہے
کہنے لگا۔

"معاف کیجیے لیڈی سیک دلی۔ میں اس معاملہ کو کل پر ڈالنے کی بجائے
آج ہی طے کر لینا بہتر سمجھتا ہوں۔ یوں بھی فقرہ مشہور ہے کل نام کال
کا۔ عین ممکن ہے جب کل میں در دولت پر حاضر ہوں تو آپ اپنی خادمہ
یا دربان کے ذریعہ سے یہ پیغام بھجوا دیں کہ ہر لیڈی شپ کہیں باہر گئی
ہیں۔ اس کے علاوہ میں آپ کا زیادہ وقت نہ لوں گا۔ پانچ منٹ کے
اندر امید ہے۔ سب باتیں ہو جائیں گی۔ اور اس سے آپ کی مصروفیت میں

میں ذیر بھی نہ ہوگی۔ پس سارے پہلو سوچکر میں اسی موقعہ کو سب سے بہتر خیال کرتا ہوں۔"

باب - ۲

آتش خاموش

یوں تو ونیشیا کو اس وقت سے ہی جب اس نے پہلی بار اس کمرہ میں قدم رکھا۔ کرنیل مالپاس کے تیور بدلے ہوئے نظر آنے لگے۔ اور پھر اس گفتگو کے دوران میں بارہا اس نے دیکھا۔ کہ اس کا رویہ سابق کے مقابلہ میں بالکل ہی بدلا ہوا تھا۔ کہاں تو وہ جب اس سے روپیہ قرض لیکر رخصت ہوا تو پیروں میں بچھا جاتا تھا۔ اور کہاں اب یہ حالت تھی۔ کہ گویا من مانی شرطیں منوانے پر تلا ہے۔ رہی سہی کسر مالپاس کی آخری تقریر نے پوری کردی۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ خاتون موصوف کا حکم ماننے کا پابند نہیں بلکہ کوئی ایسا اختیار اپنے اندر رکھتا ہے جس سے وہ اپنی پسند کی شرطیں منوا سکتا ہے۔ پھر جس طریقہ پر وہ نیم گرسنہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتا اور جا و بیجا اس کے لئے گستاخانہ طریق پر تعریفی الفاظ استعمال کرتا تھا۔ اس سے خاتون موصوف کے لئے اس نتیجہ پر پہنچنا بہت مشکل نہ ہوا۔ کہ جینوا کے سفر نے اگر اور کچھ نہیں کیا۔ تو کم از کم اس کم بخت میں خود سری ضرور پیدا کردی ہے۔ اول تو لونہی اس کے دل کو اس شخص کی ناکامی کا بے حد افسوس تھا۔ پھر جب مل پاس نے بدلے ہوئے لہجہ میں اینڈی بینڈی باتیں

کہنی شروع کیں تو لیڈی سیک دلی نہ سہہ سکی۔ اس کی خوشنما آنکھوں میں غصہ کی بجلیاں چمکنے لگیں۔ نخوت سے گردن اٹھا کر وہ اس کے جواب میں کچھ کہنا چاہتی تھی۔ کہ کرنل مال پاس نے خاموشی کے وقفہ سے فائدہ اٹھا کر اور یہ سمجھ کر کہ ایک بے بس عورت کو راہ راست پر لانا اور اس سے اپنی شرطیں منوانا کونسا بڑا کام ہے۔ اس نے پھر ایک مرتبہ اس کی طرف حریصانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بانو حقیقت عرض کرتا ہوں آج آپ کی خوبصورتی ہر بات سے دہ چند بڑھتی چلی جاتی ہے۔ تھوڑی دیر پہلے سکون میں آپ دیوی ڈائینا کی مانند پر وقار تھیں۔ لیکن اب غصہ اور جوش کے بس ہو کر معلم اخلاک جونو کو سایہ میں ڈالنے لگی ہیں۔۔۔"

"چپ! خاموش!" ونیشیا لے اپنی جگہ سے اٹھ کر کڑکتی ہوئی آواز سے کہا اور اس کے ساتھ ہی گھنٹی بجانے کی رسی ہاتھ میں لے لی۔ "جاؤ اسی وقت میرے سامنے سے دور ہو جاؤ۔ ورنہ میں نوکروں کو بلوا کر ابھی دھکے دے کر نکلواتی ہوں!"

اتنے میں مال پاس بھی اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ کینہ آمیز شیطانی مسرت کی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا:" بانو تم کتنا ہی مجھ کو دھمکانے کی کوشش کرو۔ میں اس آسانی سے پیچھا نہ چھوڑونگا۔ ہاں ایک بات کہتا ہوں۔ یعنی اب میں وہ اگلا سا بے بس مال پاس نہیں اب میں صاحب اختیار ہوں اور تم میرے زیر اقتدار ہو۔ پس سلامتی اور بہتری اسی میں ہے۔ کہ مجھ سے جھگڑا مول لینے کی بجائے سیدھی طرح میری باتیں سنو۔ اور ان کا جواب دو۔"

"کیا بکتے ہو ۔ ۔ ۔ میں کیسے تمہارے اختیار میں ہوتی ہوں؟" وینیشیا نے جس کی آنکھوں سے غصہ، جوش اور حقارت ظاہر ہو رہی تھی۔ لیکن جس نے اب تک گھنٹی کی رسی نہ کھینچی تھی۔ حیرت آمیز لہجہ میں پوچھا۔ اس کے تامل کی وجہ یہ تھی۔ کہ مال پاس کے لفظوں نے اس کے دل میں ایک نئی پریشانی پیدا کر دی تھی۔ اور وہ نہیں جانتی تھی کہ اس مرد سیاہ کار کو اسکے کونسے حالات معلوم ہیں جن کی بنا پر وہ اس طرح کے لمبے دعوے کر رہا ہے۔ پھر سابق کے مقابلہ میں زیادہ پرسکون لہجہ اختیار کرتے ہوئے اس نے کہا۔ "آہ اب میں سمجھی۔ شاید تم خیال کرتے ہو کہ میں نے چونکہ ایک نہایت نازک اور خفیہ کام تمہارے سپرد کیا تھا۔ اس لئے تم خیال کرنے لگے ہو۔ کہ میں تمہارے بس میں ہو گئی۔ اور اب جس طرح تمہارا جی چاہے مجھ کو ڈرا اور دھمکا سکتے ہو۔"

"بے شک میڈم آپ نے ایک حد تک میرے خیالات دلی کی صحیح ترجمانی کی ہے۔" مال پاس نے اس کے جواب میں کہا۔ "لیکن یاد رہے یہ جو کھلی کھلی باتیں اس وقت ہمارے درمیان ہو رہی ہیں۔ ان کی محرک خود آپ ہیں۔ نہ آپ اس سوتی دلار کو جگاتیں نہ اس صاف گوئی کی نوبت پیش آتی۔"

"کم بخت! نا ہنجار! کنگلا!" وینیشیا نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر تلخ لہجہ میں کہا۔ "آج مجھ کو باتیں بنانی آگئیں کیا وہ دن بھول گئے جب دیوانی حوالات سے بھیک منگوں کی حالت میں نکلا تھا۔ اور کوئی تیرا پرسان حال نہ تھا۔ تو میرے پاس دست سوال دراز کرنے کیلئے آیا۔ حالانکہ مجھ پر تیرا کوئی حق نہ تھا۔ لیکن میری شرافت اور ہمدردی دیکھ کر میں نے

اس مصیبت میں تیرا بازو پکڑا۔ تجھے کام کرنے کا موقع دیا۔ پھر اس کام کا معاوضہ بھی پیشگی ادا کر دیا۔ لیکن تو جو آدمی کی صورت میں شیطان ہے ... تو جو مار آستین ہے۔ الٹا اسی ہاتھ کو ڈسنا چاہتا ہے جس نے تیری پرورش کی۔ تاہم مضائقہ نہیں میں تجھ سے بالکل نہیں ڈرتی میں اس موذی سانپ کی طرح جو تو در حقیقت ہے۔ تجھے اپنے پاؤں کی ایڑی سے یوں کچل ڈالوں گی"۔ یہ کہتے ہوئے اس نے حالت جوش میں پیر کا اشارہ کر کے دکھایا۔" یاد رکھ تو میرے ہاتھوں اتنا ذلیل و رسوا ہوگا۔ کہ کہیں سر چھپانے کو جگہ نہ ملے گی"۔

جس وقت ونیشیا قہر عظیم کی حالت میں یہ الفاظ کہہ رہی تھی اس کی خوشنما قامت دراز تر نظر آنے لگی۔ چھاتی پھیل گئی۔ رخساروں پر گہری سرخ چتیاں نمودار ہو گئیں۔ آنکھیں تاروں کی مانند چمکتی دکھائی دینے لگیں۔ اور اس کا حسن ایک ہی وقت میں پر شکوہ اور بھیانک ہو گیا۔

اتنے میں مالپاس بولا۔" چونکہ آپ اس معاملہ کو بالکل صاف کرنے پہ تلی ہیں اس لئے تھوڑی سی باتیں میری بھی سن لیجئے۔ مجھ کو وہ پرانی چوٹ اب تک یاد ہے۔ جو ایک بار حلقۂ احباب میں آپ کے ہاتھوں سہنی پڑی تھی۔ ہاں اس کی یاد کسی خاردار تیر کی مانند اب تک میرے سینے میں کھٹک رہی ہے۔ ہر چند میں خیال کرتا تھا۔ کہ مجھے اس کا بدلہ لینے کا موقعہ نصیب نہ ہوگا۔ لیکن پھر بھی میں اس یاد کو ذہن سے خارج نہ کر سکا۔ مگر آدمی نے مستقبل کا حال کب جانا ہے۔ قدرت ایسی عجیب صورتیں پیدا کرتی ہے۔ جن کا انسان کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ یہ سچ ہے۔ قید خانہ سے نکلنے کے بعد میں ہر طرف سے مایوس ہو کر آپ کے

پاس آیا تھا۔ لیکن اس خیال سے نہیں کہ مجھ کو آپ سے ایک دوست کی حیثیت میں کسی امداد کی توقع تھی۔ نہیں اس کا مجھ کو بھولے سے بھی خیال نہ آسکتا تھا۔ اور دوسری طرف میں اتنا گیا گزرا بھی نہ تھا۔ کہ آپ کے سامنے دست سوال دراز کرتا۔ مگر اتفاق ایسا پیش آیا۔ کہ آپ کو ایک خفیہ کارکن کی ضرورت تھی۔ اور مجھ کو روپے کی۔ اس لئے ہمارا آپس میں سمجھوتہ ہو گیا آپ کسی مرد حاجت مند کو اپنا کارکن بنا کر شہزادی کیرولائن کے معاملات میں مددگار کی حیثیت سے جینوا بھیجنا چاہتی تھی۔ ایسا کہنے میں آپ کا صحیح مقصد کیا تھا۔ اس کا حال نہ مجھ کو معلوم ہے۔ نہ میں نے کبھی جاننے کی کوشش کی۔ بہر حال اتنا کافی ہے کہ آپ نے مجھ کو اپنا محرم راز بنا کر نادانستہ اس بات کا موقعہ دیا کہ میں آپ پر اختیار عظیم حاصل کر لوں۔ . . "

" آہ معلوم ہوتا ہے اسی بھول میں پڑ کر تم اونچی نیچی باتیں کہنے کی جرأت کر رہے ہو" ونیشیا نے جس کے رخسار تمتما تے ہوئے۔ آنکھیں چمکیلی اور بالائی ہونٹ پر حقارت کا ہلکا سا خم تھا۔ کرنیل کی لمبی تقریر کے خاتمہ پہ کہا: "مگر اطمینان رکھو میں ان دھمکیوں سے ڈرنا نہیں جانتی ہاں تمہاری حرص وہوس کو سمجھتے ہوئے اتنا ضرور معلوم کر سکتی ہوں۔ کہ تم نے یہ ساری ترکیبیں کچھ اور روپیہ حاصل کرنے کے لئے سوچی ہیں۔ جب تم نے دیکھا کہ جو کام تمہارے ذمہ ڈالا گیا تھا۔ اس میں ذرا بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ تو یہ جانتے ہوئے کہ میں کیا منہ لے کر سامنے جاؤں گا اور کس طریقہ پر وہ انعام جس کا صرف اس صورت میں وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ تم کامیاب ہو کر واپس آؤ۔ طلب کر سکوں گا۔ البتہ تمہیں ڈر تھا کہ جب سامنے

گیا تو بے حد لعنت ملامت سننی پڑے گی۔ بزدل تم پہلے دن سے مشہور ہو۔ اپنی صفتوں سے کام لے کر تم نے میرا غصہ اور جوش روکنے کی یہ ترکیب سوچی۔ لیکن میں تمہاری ذات کے مردوں پر تین حرف بھیجتی ہوں مجھے مالی نقصان کی پروا نہیں۔ جو روپیہ تم پیشتر برباد کر چکے ہو۔ اس کے علاوہ اور کیا چاہتے ہو۔ صاف لفظوں میں کہہ دو۔ میں وہ بھی دے کر تمہارا کالا منہ کر دوں گی۔"

"بانو اس قدر جوش میں آنے کی حاجت نہیں۔" مال پاس نے اس طرح کے سرد لہجہ میں جواب دیا۔ جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ معاملہ کے سارے نشیب و فراز کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر آیا ہے۔ "آپ نے جو روپیہ پیشگی مجھ کو دیا تھا۔ وہ میں نے آپ کے کاموں پر صرف کیا۔ میری طرف سے کوشش میں کمی یا کوتاہی نہیں ہوئی۔ کامیابی یا ناکامی میرے بس کی بات نہ تھی۔ اس لئے میں اپنا حق المحنت آپ سے لینے کا حقدار ہوں اور امید کرتا ہوں آپ کھلے دل سے ادائیگی کا انتظام کریں گی۔ لیکن روپیہ ایک جزوی چیز ہے اس کے علاوہ میرا سوال کچھ اور بھی ہے۔ خدا نے آپ کی ذات میں بہت سی خوبیاں یعنی کشش اور دلفریبی کے سامان پیدا کئے ہیں۔۔۔"

"کرنیل مال پاس میں اس طرح کی فضول بکواس زیادہ دیر تک سننا گوارا نہیں کر سکتی۔" ونیشیا نے اپنی تیز نظر کرنیل کے چہرہ پر جماتے اور پیر سے بے صبری کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "ہماری اس ملاقات کا خاتمہ اب فوراً ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس کو لمبا کرنے کی نہ میرے دل کو خواہش ہے اور نہ میں اتنا وقت ہی رکھتی ہوں۔ کہ اس کو بے نتیجہ باتوں میں ضائع کر سکوں آٹھ بجنے میں دس منٹ باقی ہیں۔ اور ٹھیک آٹھ بجے مجھے دوسری مصروفیتیں

"مد پیش ہوں گی اس لیے بات ختم ہونی چاہیئے بتاؤ تم کتنا روپیہ طلب کرتے ہو ۔ میں کل کسی وقت اس کا انتظام کر دوں گی ۔ لیکن ایک بات پھر کہتی ہوں ۔ اگر تم نے میری شان نسائیت کے برخلاف ایک لفظ بھی منہ سے نکالا ۔ یا میرے احساس خود داری کو صدمہ پہنچایا تو پھر میں بات کو فوراً ختم کر دونگی یعنی اس کے بعد میں کسی طرح کا سمجھوتہ کرنے کو تیار نہ ہوں گی ۔ پھر تم جانو یا تمہارا کام ۔"

"لیکن اگر آپ ایسا کریں گی تو مجھے اس کا بھی ایک مؤثر علاج یاد ہے ۔" مالپاس نے بے پروائی کے لہجہ میں جواب دیا ۔ پھر دیوار گیر گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا "آپ کہتی ہیں دس منٹ کی مہلت اور ہے میرے خیال میں اس عرصہ کے اندر ہماری گفتگو ہر لحاظ سے مکمل ہو سکتی ہے درحقیقت آپ ابتک سمجھی نہیں کہ مجھ کو ناراضگی کا موقعہ دے کر آپ اپنے لیے کس قدر خطرات پیدا کر رہی ہیں ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر میں نے یہ ذکر آپ کے سرپرست شہزادہ کے کانوں تک پہنچا دیا ۔ کہ آپ نے شہزادی کیرولائن سے ہمدردی کرتے ہوئے شہزادہ کی سوچی ہوئی تجویزوں اور ترکیبوں میں روڑا اٹکانے کی کوشش کی ہے ..."

"تو وہ تمہاری بات کو بالکل ناقابل یقین سمجھیں گے ۔" ونیشیا نے جواب دیا گو باطن میں وہ اس خیال سے بہت ڈرتی تھی ۔ کہ اگر اس آدمی کی طرف سے شہزادہ کے دل میں بدگمانی کا بیج بونے کی کوشش کی گئی ۔ تو نہ جانے حالات کیا سے کیا صورت اختیار کریں ۔ اور اس پہلو سے وہ کرنل کے ہونٹوں پر سنہری مہر لگا دینا ہی مناسب سمجھتی تھی ۔ تاہم دکھاوے کی دلیری قائم رکھتے ہوئے اس نے کہا "تمہاری سابقہ زندگی کے حالات شہزادہ سے

پوشیدہ نہیں اور وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ تمہارے برابر جھوٹا فریبی اور مکار آدمی اس دنیا میں بہت کم دوسرا ہوگا۔ اس لئے اگر تم چغلی کھانا ہی چاہتے ہو تو جاؤ جہنم واصل۔ تم اگر ایک سو قسمیں کھا کر بھی کوئی بات ان سے کہو گے۔ تو ان کو یقین نہ آئیگا۔ اور میرے برخلاف تو تم کسی حال میں بھی بدگمانی پیدا نہ کرسکو گے"

لیکن مل پاس کے چہرہ پر شیطانی مسرت اور اطمینان کے آثار پیدا تھے۔ سابق کی طرح سرد اور پرسکون لہجہ میں بولا "معلوم ہوتا ہے آپ سیدھی طرح نہ مانیں گی۔ اگر یہی صورت حالات ہے۔ تو پھر با چار مجھ کو انتہائی ترکیب اختیار کرنی پڑے گی۔ ممکن ہے شہزادی کے بارہ میں میری شکایت وہ اثر پیدا نہ کرسکے۔ جس کی مجھ کو توقع ہے۔ لیکن اگر میں نے شہزادہ کے کانوں میں یہ بھنک ڈال دی کہ وہ ظاہرا پاکباز اور باصفا خاتون جس کی نسبت وہ یقین کئے بیٹھے ہیں کہ اس کے باغ حسن کی گلچینی ان کے سوا کسی اور نے نہیں کی واقعہ میں ایک مرتبہ ارل آف کاردل سے خفیہ تعلقات پیدا کرچکی ہے تو فرمائیے اس صورت میں بھی ان کو یقین آئے گا یا نہیں؟"

ان لفظوں کو سن کر دیشیا اسی طرح لڑکھڑائی۔ گویا کسی نے اس پر جسمانی وار کیا ہو اور اس کے رخساروں کی کندنی رنگت آن واحد میں مرمری سفیدی سے تبدیل ہوگئی اور چند منٹ پہلے وہ جس کرسی سے حالت جوش میں اٹھ کر کھڑی ہوگئی تھی۔ اب نڈھال ہوکر دوبارہ اس پہ گر پڑی۔

باب ۔ ۳

دو شرطیں

امر واقعہ یہ ہے کہ ان لفظوں نے جو کرنیل مالپاس نے اپنی تقریر کے خاتمہ پر کہے ایک بالکل ہی نئی دہشت لیڈی سیکولی کے دل میں پیدا کر دی تھی۔ یہ سچ ہے۔ کہ ارل آف کارون سے ایک موقعہ پر اس کے خفیہ تعلقات رہے تھے۔ لیکن اس کو خواب میں بھی خیال نہ آسکتا تھا۔ کہ وہ اتنا گیا گزرا آدمی ہے۔ کہ اپنی اس فتح اور کامیابی کا ذکر ایک ایسے مرد سیاہ کار سے کرے گا۔ جیسا کرنیل مالپاس تھا۔ اور جن حضرات نے اس سلسلہ کا پہلا ناول "سونی سیج" پڑھا ہے۔ ان سے پوشیدہ نہیں ہو سکتا کہ کارون نے یہ اظہار حقیقت خوشی سے نہیں۔ بلکہ ایک ایسی مجبوری کی حالت میں کیا تھا۔ جب مالپاس کے ہاتھوں اس کی جان کے لالے پڑے تھے۔ مگر لیڈی سیک وِلی کو اس کا حال بالکل معلوم نہ تھا۔ وہ تو اتنا ہی جانتی تھی۔ کہ اس کی عزت اور آبرو اب ایک مرد کج نہاد کے ہاتھوں میں ہے۔ کیونکہ کرنیل مال پاس سے زیادہ بدباطن آدمی طبقہ امرا میں کبھی اس کی نظروں سے نہ گزرا تھا۔ اور اب جس وقت یہ راز اس مرد ناہنجار کو معلوم ہو گیا تو نہ جانے وہ اس سے کس طریقہ پر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔

لیڈی سیک وِلی کو خاموش دیکھ کر کرنیل یہ سوچنے لگا کہ اس کا پتہ صحیح نشانہ پر بیٹھا ہے۔ خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ اور پُرمسرت لہجہ میں کہنے لگا۔

"اب دیکھ لیا آپ نے میں کس حد تک اندرونی اسرار سے واقف ہوں اور آپ کی بہتری کہاں تک اس کی متقضی ہے کہ میرے سامنے کسی جھگڑے تکرار کی نوبت نہ آنے پائے۔"

لیڈی سیک ولی نے اس لمبے وقفہ کے دوران میں اپنے مزاج پر قابو پانے اور جوش اضطراب کو دبانے کی انتہائی کوشش سے کام لیا تھا گو درحقیقت وہ اس کوشش میں پوری طرح کامیاب نہ ہوسکی تھی۔ پھر بھی اس نے دلیری کی نمائش کرتے ہوئے کہا "تم جھوٹے ہو اور ارل آف کارون تم سے بھی زیادہ جھوٹا ہے۔ لیکن جانے دو ان باتوں کو میں نہیں جانتی تم نے کس خیال سے یہ نیا شگوفہ چھوڑا ہے۔ پس جو کچھ تمہارے دل میں ہو۔ صاف صاف کہو۔ کتنا روپیہ اور تم مجھ سے لینا چاہتے ہو؟ میں اس کا انتظام کر دوں گی۔ لیکن دوبارہ کہتی ہوں مرد ہو کر تمہیں ایک شریف عورت کے محسوسات کو مجروح نہ کرنا چاہیئے۔ آخر دنیا میں شرافت بھی کوئی چیز ہے۔"

"بانو میری شرطیں صرف دو ہیں۔" مالپاس نے ونیشیا کی تقریر کے آخری حصہ کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے جواب دیا اور اس بے رحمی سے جواب دیا گویا وہ اپنی شرطیں ہر حال میں منوانے پر تلا تھا۔ "پہلی شرط تو یہ ہے۔ کہ آپ مجھ کو پانچ ہزار پونڈ اور دیں۔ اور دوسری یہ کہ جو نظر عنایت ایک بار ارل آف کارون پر کی تھی۔ وہی میرے حال پر کی جائے۔"

ان لفظوں کو سن کر ونیشیا بے اختیار چونک پڑی گو حقیقت حال یہ ہے کہ کرنیل مالپاس کی طرز گفتار سے وہ پہلے ہی سمجھنے لگی تھی۔ کہ اس کا عندیہ کیا ہے۔ ایک بار اس کے جی میں آئی کہ کرنیل سے منت سماجت کر کے مخلصی حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اور دوسری شرط منوانے سے

باز رکھے۔ لیکن پھر خیال آیا کہ ایک ایسا بدگہر۔ بداطوار آدمی سیدھی طرح کبھی نہ مانے گا۔ پس الفاظ نوک زبان پر آکر رہ گئے۔ مگر عین اس موقعہ پر ایک بالکل نیا خیال اس کے ذہن میں پیدا ہوا۔

تھوڑی دیر حالت فکر میں سوچتے رہنے کی نمائش کرنے کے بعد اس نے رسمی سرد لہجہ اختیار کر کے اس طرح کرنیل کے چہرہ کو دیکھتے ہوئے گویا مجبوری کی حالت میں سب کچھ ماننے کو تیار ہے۔ رکتے رکتے کہا۔

"کیا تم ضرور ہی ان دو شرطوں کو منواؤ گے؟ کیا اس طرح کی کوئی صورت ممکن نہیں کہ تم اپنا منہ مانگا روپیہ وصول کر کے میرا پیچھا چھوڑ دو؟"

"نہیں میرا فیصلا اٹل ہے" کرنیل مالپاس نے اس کے جواب میں کہا۔ "اور خواہ کچھ ہو میں اپنی شرطیں منوا کر ہی رہوں گا۔ یا تو آپ کو میری دونو باتیں قبول کرنی پڑیں گی۔ یا پھر جو کچھ انجام ہو اس کے لئے تیار رہئے گا۔"

"بہت اچھا اگر تم کسی طرح نہیں مانتے تو میں لاچار ہوں۔" ونیشیا نے مری ہوئی آواز میں کہا۔ "کل رات گیارہ بجے اس نجی دروازہ پر جس کا حال تم کو معلوم ہے اور جو باغ کی طرف کھلتا ہے آجانا۔ رجینکا میری کنیز تمہاری منتظر ہوگی اور دروازہ کھول دے گی۔"

"آہ مگر میرے دل کو کیونکر اطمینان ہو کہ اسی طرح ہوگا۔" مال پاس نے جو اکثر کمینہ آدمیوں کی طرح سخت بزدل بھی تھا۔ فرضی اندیشوں کے زیر اثر کہا۔ "ممکن ہے آپ مجھے اس طریقہ پر ٹال دینا چاہتی ہوں۔ اور ایک بار مجھ کو بہانہ سے رخصت کر کے پھر سامنے آنے کا موقعہ نہ دیں۔"

"نادان نہ بنو مال پاس۔" ونیشیا نے متین نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ "کیا تم اتنا نہیں سمجھ سکتے کہ میں اب ہر طرح تمہارے اختیار میں

ہوں۔ میں تمہاری شرطیں اس لئے ماننے پر مجبور ہوں کہ مجھ کو انکشاف کسی حال میں منظور نہیں اگر مجھ میں انکار کی ہی جرأت ہوتی تو اسی وقت تم کو مکان سے نکلوا دیتی۔ بانسے کل پر ڈالنے اور ایک پیچیدہ طریقہ اختیار کرنے کی کیا حاجت تھی؟"

"سچ ہے" مال پاس نے تھوڑا غور کرنے کے بعد تسلیم کیا۔ اور سمجھ لیا کہ ونیشیا چونکہ اپنی بے بسی محسوس کرتی ہے۔ اس لئے اب مزید انکار نہ کر سکے گی۔ چنانچہ اس تازہ خیال کے زیر اثر اس نے کہا: "اچھا میں کل رات گیارہ بجے مقام مقررہ پر پہنچ جاؤں گا۔ دیکھیئے مجھے کسی طرح کی پریشانی نہ ہو۔"

بس اتنا کہہ کر اور جواب کا انتظار نہ کر کے وہ دکھاوے کے لئے جھک کر سلام کرتا کمرہ سے باہر نکلا۔ ڈیوڑھی میں لیڈی سیک وِلی کی معتمد خادمہ جیسیکا پہلے سے تیار کھڑی تھی۔ لیڈی سیک ولی کے بیشتر اسرار اور کمزوریوں سے واقف ہوتے ہوئے نیز کرنیل مال پاس کی ادنیٰ سرشت کو مد نظر رکھ کر وہ خوب جانتی تھی۔ کہ بیگم نے اس شخص کو ضرور کسی پوشیدہ مطلب کے لئے ہی بلایا تھا۔ اور ایسے آدمی کا ہر حال میں دو سروں کی نظروں سے چھپ کر رخصت ہونا بہتر ہے۔ پس وہ کرنیل کو ساتھ لے کر چکر کاٹتی اس دروازہ کی طرف لے گئی۔ جس سے صرف اوقات خاص میں کام لیا جاتا تھا۔

لیکن کرنیل مالپاس کے رخصت ہونے کے بعد ونیشیا پر افسردگی اور فرسودگی کی جو کیفیت طاری ہوئی اس کا حال ہمارے بیان کے مقابلہ میں اندازہ سے بہتر جانا جا سکتا ہے۔ رہ رہ کر اس خیال سے اپنے آپ کو ملامت کرتی کہ کیوں اس نے ایک ایسے مرد فتنہ انگیز سے جس کی ادنیٰ

خصلت کو وہ اچھی طرح جانتی تھی منہ لگایا کیچڑ میں پیر رکھنے سے پہلے چھینٹے ہی اڑا کرتے ہیں۔ یہی ثمرہ بدنصیب ونیشیا کو مال پاس سے تعلق رکھنے کا مل رہا تھا۔ لیکن خرابی جو واقع ہو نی تھی ہو چکی اب اس کی روک تھام کسی حال میں ممکن نہ تھی۔ اس لئے آخری چارہ کار یہی تھا۔ کہ کوئی ترکیب سوچکر اس خرابی کو جو پیدا ہو چکی تھی۔ جہاں تک ممکن ہو دبانے یا کم کرنے کی کوشش کی جائے...

عین اس وقت گھڑی نے آٹھ بجائے۔ اس آواز نے لیڈی سیک ولی کو گہری فکروں کی نیند سے جھٹکا دیا اور اس کو یاد آیا کہ ٹھیک ۸ بجے اس کو سٹیج کے کام میں حصہ لینا ہے۔ پس وہ فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ دیوار میں لگے ہوئے قدِ آدم آئینہ میں اپنی صورت دیکھی۔ جو اس وقت زرد فام اور کھوئی ہوئی نظر آتی تھی۔ لیکن کچھ تو اپنے جی کو استوار کر لے اور کچھ تھوڑی سی شراب پینے سے اس کے خوشنما رخساروں پر از سر نو سرخی کی تاب پیدا ہو گئی۔ چنانچہ اس کے تھوڑی دیر بعد جب وہ گرین روم میں یعنی اس کمرہ کے اندر گئی۔ جس میں تھیٹر کے ایکٹر لباس کی وقتی تبدیلیاں کیا کرتے ہیں۔ تو اس کی نگاہ اتنی پرسرور۔ تبسم ایسا دلفریب اور چہرہ اس قدر کھلا ہوا تھا۔ کہ جو کوئی اسے دیکھتا۔ اس بات کا خفیف تر اندازہ نہ کر سکتا تھا۔ کہ پچھلے آدھ گھنٹہ کے اندر اس کو کن مرحلوں۔ دشواریوں اور پریشانیوں سے گزرنا پڑا ہے...

باب ۔ ۴

بوالہوس نواب

قصہ کا منظر ذرا سی دیر کے لئے لندن کے فیشن ایبل محلہ آلبٹ رائمہ میں مارکوئیس آف لیومین کے مکان پر تبدیل ہوتا ہے۔

نام دار مارکوئیس سنہ وسال کے اعتبار سے اس حدِ آخر تک پہنچ چکا تھا جب انسان کو دنیاوی معاملات سے بہت زیادہ عاقبت کی فکر ہونی چاہیئے مگر واقعہ یہ ہے کہ حضرت اس کبرسنی میں بھی اپنے آپ کو جوانوں کی صف میں داخل سمجھتے اور سینگ کٹا کر بچھڑوں میں شامل ہونا باعثِ فخر تصوّر کرتے تھے۔ حسیناں شہر میں بہت کم دلکش صورتیں ایسی تھیں جو کسی نہ کسی وقت کسی ذریعہ سے مارکوئیس کے جذبات نفسانی کا شکار نہ ہوئی ہوں۔ لیکن اس پر بھی ان کی خواہشیں ہر وقت تازہ و بیدار رہتی تھیں۔ سوتے جاگتے۔ اٹھتے بیٹھتے اگر کوئی فکر دامنگیر تھی۔ تو صرف یہ کہ اب کونسی موہنی صورت ایسی باقی رہی ہے۔ جسے ان کے آغوش محبت میں لایا جا سکے۔ سچ ہے چیچک کی طرح عشق کا آزار بھی عمر کے آخری حصہ میں زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

لیڈی سیک ولی کے حسن وجمال کی بہار لوٹنے کی تمنا یوں تو مدت دراز سے ان کے دل کو تھی۔ لیکن خود اس خاتون کو ایسی نفرت ان کی ذات سے قائم چلی آتی تھی کہ حضرت مارکوئیس ہر ممکن کوشش کے باوجود اس پری کو شیشہ میں اتارنے سے قاصر رہے تھے۔ کوئی چارہ کار نہ دیکھ کر انہوں نے بہت

سوچنے کے بعد ایک خاص ترکیب اختراع کی۔ جس کے ذریعہ سے وہ باغ حسن کے اس کے مہکتے پھول کو بھی ضرور حاصل کرنا چاہتے تھے۔ وہ ترکیب یہ تھی۔ کہ انہوں نے ایک آوارہ منش سند یافتہ کپتان ٹیش کو جس کا بظاہر کوئی ذریعہ معاش نہ تھا لیکن جوا فتراا ورشیشہ بازی سے اپنی کاربراری کی صورت پیدا کر لیا کرتا تھا ایک دن بلاکر یہ کام اس کے ذمہ ڈالا۔ کہ جس طرح ممکن ہو وینیشیا کے شوہر لارڈ سیک ولی سے مل کے اس کو مہذب سوسائٹی میں جوا کھیلنے پر آمادہ کرے۔ تجویز جو لیوی سن نے سوچی یہ تھی کہ قماربازی سے بڑھ کر چونکہ آدمی کے لئے اسراف کا کوئی ذریعہ نہیں اس لئے جب یہ شخص اپنی دولت لٹا بیٹھے گا۔ تو اس کی تہی دستی رفع کرنے کے بہانے لیڈی سیک ولی کو راہ راست پر لانے کا موقعہ خوب ہوگا۔

اور رفتہ رفتہ معاملات نے وہی صورت اختیار کی۔ جس کا عیار مارکوئیس نے اندازہ لگایا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد ہی لارڈ سیکولی کو زرنقد کی ضرورتوں نے اتنا پریشان کیا کہ آئے دن وینیشیا سے تقاضے ہونے لگے۔ اس نے تھوڑی مدت تک شوہر کی ضرورتیں پوری کیں۔ لیکن نابہ کے؟ جوا ایک دریا ہے۔ جس میں روپیہ پانی کی طرح بہ جاتا ہے۔ ایک زمانہ میں لارڈ لیوی سن نے لیڈی سیکولی کو موتیوں کی ایک مالا تحفتہً پیش کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ "جب آپ کو ضرورت ہو میں اس مالا کا ایک ایک موتی آپ سے ایک ایک ہزار پونڈ میں خرید لوں گا۔ بشرطیکہ جب سارے موتی ختم ہو جائیں۔ تو پھر آپ ایک دیرینہ سائل کی درخواست رد نہ کریں" خاتون موصوف نے دل لگی سمجھ کر مالا لے لی تھی۔ لیکن اس کے بعد اسی کپتان ٹیش کی سعی عظیم اور لارڈ سیکولی کے اسراف سے مجبور ہو کر اس کو چند موتی باوقات لارڈ لیوی سن کے ہاتھ

بھیجنے پڑتے تھے۔ چنانچہ اب جو نیا تقاضا پانچ ہزار پونڈ کا کرنیل مالپاس کی طرف سے ہوا تو اسے پورا کرنے کے لئے پھر ایک مرتبہ وینشیا کو ییلین سے رجوع کرنا پڑا۔ کیونکہ اس کے سوا اور کوئی ذریعہ ایسا نہ تھا۔ جس سے پانچ ہزار کی بیش قرار رقم فوراً حاصل کی جا سکتی۔

خیر تو جس دن کا یہ ذکر ہے مارکوئیس آف لیوی سن لنچ تناول کرنے کے لئے بیٹھے ہی تھے۔ کہ ایک رئیسی گاڑی ان کے مکان کے دروازہ پر آکر رکی انہوں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ لیڈی سیک ولی کی گاڑی ہے۔ کوئی ایک منٹ بعد ان کا معتمد نوکر یہ خبر لایا۔ کہ خاتون موصوف گاڑی میں بیٹھے بیٹھے ایک منٹ کے لئے آپ کو یاد کرتی ہیں۔

مارکوئیس نے فوراً معلوم کر لیا۔ کہ خاتون موصوف ضرور ان کے طے کردہ انتظام کے سلسلہ میں کوئی نئی مالی ضرورت لے کر آئی ہیں۔ چنانچہ دل ہی دل میں اپنے سوچے ہوئے منصوبہ پر خوش ہو کر وہ بلا تامل اپنی جگہ سے اٹھے اور موصوفہ گاڑی کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے۔

چونکہ لیڈی سیک ولی کے شوہر کا ایک دراز قد نوکر جو ایسے موقعوں پر گاڑی کے ساتھ جایا کرتا تھا۔ اس وقت گاڑی کے عقبی حصہ سے اتر کر کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔ اور لیڈی سیک ولی اس کی موجودگی میں کسی قسم کی رازدارانہ گفتگو نہ کر سکتی تھی۔ اس لئے نامی رئیس کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اس نے ایک چھوٹا سا پیکٹ جسے وہ پہلے سے تیار کر کے لائی تھی۔ امیر موصوف کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور ساتھ ہی رسمی لہجہ میں کہا۔ "سیک ولی نے کہا تھا۔ اس طرف سے گزرتے ہوئے یہ چیز آپ کے حوالہ کر دوں۔ میرے خیال میں کوئی قیمتی شے اس میں بند ہے۔" یہ الفاظ اس نے معنی خیز نظروں سے مارکوئیس کی

طرف دیکھتے ہوئے کہے "اور مجھ کو یہ بھی یاد پڑتا ہے۔ کہ وہ کہتے تھے آپ اس کی رسید بھیجیں گے۔ پس میں اس کا انتظار کرتی ہوں"

"جی بیشک میں اس کی وصولی کا خط تحریر کر کے عنقریب حاضر کئے دیتا ہوں" مارکوئیس نے سر کو مؤدبانہ خم کر کے جواب دیا "مجھے اس کی بے حد خوشی ہے۔ کہ آپ نے اپنے قیمتی وقت کا تھوڑا سا حصہ ادھر آنے میں صرف کیا۔ میں آپ کو غریب خانہ میں قدم رنجہ فرمانے کی یقیناً تکلیف دیتا۔ لیکن چونکہ سوئے اتفاق سے لیڈی ارنسٹینا اس وقت مکان پر نہیں ہیں۔۔۔"

"اوہ کیا درحقیقت ایسا ہے" ونیشیا نے اس کے جواب میں رسمی تکلف کا لہجہ اختیار کر کے کہا۔ "بہرحال میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور چونکہ مجھے بھی ایک اشد ضروری کام درپیش ہے۔ اس لئے اگر آپ چٹھی تحریر کر کے جلد از جلد بھیج دیں تو داخل نوازش ہوگا"

"میں آپ کے قیمتی وقت کے صرف دو منٹ اور لوں گا۔ اس سے زیادہ انتظار کی زحمت آپ کو گوارا نہ کرنی پڑے گی" مارکوئیس نے جواب دیا اور اس پلندہ کو لے کر جو لیڈی سیک وِلی نے اس کو دیا تھا۔ پھر اپنے مکان کے اندر چلا گیا۔

اپنے کمرہ خاص میں پہنچکر اس نے وہ چھوٹا سا پیکٹ کھولا۔ جو ونیشیا نے اس کو دیا تھا۔ اور اس وقت دیکھا کہ ایک سو موتیوں کی اس لڑی سے جو اس نے بطور تحفہ اسے دی تھی۔ دس موتی اور اس میں بند ہیں۔

"اس کے معنی یہ ہوئے کہ اس وقت تک پندرہ واپس آگئے" اس نے پر مسرت لہجہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر اپنی میز کا خانہ کھولتے ہوئے بولے۔ کاش یہ کمبخت تیشی اپنی کوششوں کو زیادہ تیز کر سکتا۔ کیونکہ اسی طرح سو موتیوں

کی لڑی ختم ہو سکتی ہے: تاہم میں نے جب کبھی اس سے ذکر چھیڑا وہ مجبوری کے لہجہ میں یہی بولا کہ لارڈ سیک ولی بے حد محتاط رہتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو ضرورت سے زیادہ روپیہ صرف نہیں کرتے۔ لیکن پھیرا تنے پر بھی رفتار حوصلہ افزا سمجھی جا سکتی ہے۔ تبیش نے مجھ کو بتایا تھا کہ ان دنوں لارڈ سیک ولی نے ادنےٰ طبقہ کی کسی خاتون سے نئے عشقیہ تعلقات بھی پیدا کئے ہیں۔ اب اگر دوہرا صرفہ شروع ہو گیا تو امید ہے میری مراد دلی بہت جلد بر آئے گی "۔

اس طرح اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے مارکوئیس آف نیوی سن نے میز کے خانہ سے ایک ایک ہزار پونڈ کے دس نئے نوٹ نکالے پھر انہیں ایک لفافہ کے اندر رکھ کر اسے بند کرتے ہوئے لاکھ کی مہر اس پر لگا دی۔ اس کے بعد اوپر لکھا "بنام لارڈ سیک ولی" اب اگر کوئی شخص اس لفافہ کو دیکھتا تو ہرگز نہ جان سکتا تھا کہ اس میں کوئی عام کاروباری چٹھی بند ہے یا اور چیز۔ یہ کر کے وہ بند لفافہ ہاتھ میں لئے دوبارہ گاڑی کے پاس گئے۔ اور اس نوکر کی نظروں کے سامنے بلکہ خاص طور پر ایسے طریقہ سے کہ وہ خط کا سرنامہ پڑھ سکے اور اسے بالکل خیال نہ آئے کہ معاملہ خاتون موصوف اور لارڈ نیوی سن کی ذات تک محدود تھا۔ وہ بند خط لیڈی سیک ولی کے ہاتھ میں دے دیا۔

گاڑی پھر آگے کو چل دی۔ لیکن جب اس کے تھوڑی دیر بعد ونیشیا دکھاوے کی چند مصروفیتوں سے فارغ ہو کر اپنے مکان کی طرف واپس جا رہی تھی۔ تو دل ہی دل میں کہتی تھی۔

"جس وقت اس بڈھے اوباش نے موتیوں کی یہ مالا شرط خاص کے ساتھ مجھے دی۔ تو میں نے اپنے جی میں عہد کر لیا تھا کہ میں اس کا ایک دانہ بھی اس

کے ہاتھوں تک نہ پہنچنے دوں گی۔ مگر حالات بے در پے ایسے پیش آئے کہ مجھے
پندرہ موتی اب تک واپس کرنے پڑے ہیں۔ لیکن خدا کرے اب مجھے سولہواں
واپس کرنے کی ضرورت کبھی محسوس نہ ہوتی!

باب۔ ۵

مال پاس کی بیوی

جس وقت ونیشیا کی گاڑی مکان پر واپس جا کر بڑے پھاٹک کے پاس
رکی اور وہ اس سے اتری تو دربان نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ اطلاع دی کہ "ایک
خاتون آپ سے ملنے آئی ہیں۔ جنہیں آپ کی واپسی کے انتظار میں گول کمرہ
کے اندر بٹھا دیا گیا ہے۔"

چونکہ لیڈی بیک ولی کو معلوم تھا۔ کہ وہ عورت کون ہے۔ بلکہ امر واقعہ
یہ ہے۔ کہ اس نے کل کے واقعات کے سلسلہ میں خود ہی اس کو بلا کر بھیجا تھا۔
اس لئے اطلاع پا کر اس کے چہرہ پر اطمینان و مسرت کی جھلک پیدا ہو گئی۔
لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس عورت سے ملنے سیلون کمرہ میں جاتی وہ پہلے
اپنے خاص کمرہ میں گئی۔ اور اس جگہ تنہائی میں مارکوئیس کے دئے ہوئے لفافہ
کو چاک کر کے جو کچھ اس میں بند تھا نکالا۔ پھر یہ معلوم کر کے اطمینان حاصل
کیا کہ اس میں ایک ایک ہزار پونڈ کے دس نوٹ رکھے ہیں۔ جن میں سے
پانچ نوٹ اس نے وقتی ضرورت کے لئے علیحدہ کر لئے اور باقی ماندہ پانچ
کو میز کے خانہ میں بند کر کے اس میں دوبارہ قفل لگا دیا۔ پھر اپنا باہر جانے کا کوٹ

اتار کر سیدھی اس کمرہ میں گئی۔ جس میں نووارد خاتون بیٹھی انتظار کرتی تھی۔
مگر سلسلہ حکایت کو آگے بڑھانے سے پیشتر ہم اس عورت کے بارہ میں چند الفاظ لکھنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ عمر اس کی ۲۳ سال کے قریب تھی۔ اور صحیح معنوں میں خوبصورت نہ سہی تاہم شکیل اور پسندیدہ ضرور تھی۔ بال سیاہی مائل بھورے مگر نہایت گنجان۔ خط وخال موزوں اور لطیف۔ آنکھیں خوشنما اور دانت بے حد ہموار اور چمکیلے۔ قامت موزوں لیکن حد تحلیل تک فربہی کی طرف مائل تھی۔ غرض مجموعی طور پر وہ ایک اچھی قبول صورت خاتون تھی۔ جس کے طریق واطوار گو بہترین سوسائٹی میں حصہ لینے والی عورتوں کی جلا لئے خاص لئے ہوئے نہ تھے۔ تاہم شریفانہ تھے۔ یہ سچ ہے کہ اس سے قبل وہ اونچے طبقہ کی سوسائٹی سے تھوڑا بہت میل جول کرتی رہی تھی لیکن اس کے باوجود چونکہ اس کی شرکت اس طبقہ میں صرف اوقات خاص تک محدود رہی تھی۔ اس لئے وہ اس قسم کی جلا وتابش حاصل نہ کر سکی۔ جو اس درجہ کے افراد کی شرط خاص سمجھی گئی ہے۔ ان حالات میں کسی درجہ اوسط کے آدمی کے لئے یہ معلوم کرنا ذرا مشکل نہ ہو سکتا تھا۔ کہ وہ درحقیقت طبقہ امراء سے تعلق نہیں رکھتی۔ مگر اس کے باوجود کوئی اس کے طریق واطوار دیکھ کر یا اس کی گفتگو سن کر اسے بدمذاق یا پھوہڑ قرار نہ دے سکتا تھا۔ پوشاک نئے فیشن کی اور موزوں۔ آواز شیریں اور خوشگوار۔ مگر چہرہ کی رنگت اور آنکھوں کی جھلک میں اس قسم کی ہلکی اداسی پائی جاتی تھی۔ جس سے درحقیقت اس کی قبول صورتی میں اور بھی اضافہ ہوتا تھا۔
لیکن چونکہ ہم اس خاتون کے بارہ میں کسی گہری رازداری سے کام لینا نہیں چاہتے۔ اس لئے شروع میں ہی بیان کئے دیتے ہیں کہ یہ عورت کرنیل لیپاس

کی بیوی اور ایک مالدار قصاب کی سب سے بڑی بیٹی تھی۔ اور گو یہ صحیح ہے۔ کہ اس کا باپ کسی زمانہ میں وہ اور لئے تجارت کرتا رہا تھا۔ جس کا ذکر اوپر ہوا ہے لیکن واقعہ میں اس لڑکی کو بچپن ہی سے ایسے حالات میں تعلیم و تربیت حاصل کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ کہ ایک بڑ قصاب کا کاروبار اس کی ذات پر کوئی خاص اثر پیدا نہ کر سکا۔ اس کا بھائی کوئی نہ تھا۔ البتہ چند چھوٹی بہنیں اور تھیں لیکن چونکہ ایک بڈھا کنوارا ماموں اپنی ساری دولت اسی کے نام چھوڑ گیا تھا۔ اس لئے جب اس کی شادی کا وقت آیا۔ تو جہیز کے لئے کافی زر و مال اس کے نام پر بنک میں جمع تھا۔ اور سچ پوچھئے۔ تو یہی زر و مال کرنیل مالپاس کو اس سے شادی کرنے پر آمادہ کرنے کا ذریعہ بنا۔

اس کے چاہنے والے دو تھے۔ ایک کرنیل مال پاس اور دوسرا وہی کپتان ٹیش جس کا ذکر حوالتہً اوپر ہوا ہے۔ ان میں سے اول الذکر اپنے باپ دادا کی دولت برباد کر کے کسی مالدار لڑکی سے شادی کرتے ہوئے اپنی مالی حالت کو بہتر بنانے کی فکر رکھتا تھا۔ رہ گیا کپتان ٹیش۔ تو اس کے پاس نہ کبھی زر و مال کی فراغت ہوئی اور نہ اس نے اس کی ضرورت ہی سمجھی۔ کیونکہ اس بے خوفی اور طبیعت کی جنگ جوئی کی وجہ سے جو اس کے اوصاف خاص کا ایک حصہ تھی۔ وہ اپنے لئے حسب ضرورت کہیں نہ کہیں سے گزارہ کا سامان پیدا کر لیتا تھا پس اس کی حالت میں ذریعہ کشش فقط اس عورت کی قبول صورتی تھی ورنہ دولت کی اتنی چاہ ہرگز اس کو نہ تھی۔ جتنی کرنیل مالپاس کو۔

اور شروع میں لڑکی کی اپنی خواہش کپتان ٹیش کو ہی دوسرے پر ترجیح دینے کی تھی۔ زیادہ تر اس لئے کہ وہ کرنیل سے زیادہ بے خوف۔ زیادہ سڈول اور بارعب اور اپنی پلی ہوئی بھاری مونچھوں کی وجہ سے زیادہ پسندیدہ صورت

تھا۔ لیکن جب رفتہ رفتہ حالات عالم سے نیم بے خبر لڑکی کو معلوم ہؤا۔ کہ کرنیل کا عہدہ کپتان سے برتر ہوتا ہے۔ نیز یہ بھی اس نے جانا کہ کرنیل مال پاس گارد فوج کا ایک افسر ہے۔ لیکن کپتان کی آمدنی کا ذریعہ کسی کو معلوم نہیں اور نہ ہی تحقیق ہوسکتا ہے کہ وہ کس فوج میں کپتان ہے تو اس نے کرنیل کو پسند کرتے ہوئے کپتان کو صاف جواب دے دیا۔

لیکن ٹیش اس طرح کا مصلحت اندیش اور صلح پسند آدمی نہ تھا۔ کہ اس چوٹ کو چپکے سے برداشت کرجاتا۔ جب اس نے حرف انکار سنا تو جوش میں بھر کر اس قدر بھڑکا۔ جھلایا اور تڑپا۔ کہ اندیشہ تھا۔ شاید اس گلی میں قتل عام جاری کردے گا۔ جس میں اس کی محبوبہ کے والدین کی سکونت تھی۔ مجبوراً لڑکی کے باپ کو پولیس سے فریاد کرنی پڑی جس کے بعد کپتان اپنی شرانگیزی سے تو باز آگیا۔ مگر چونکہ وہ کرنیل مالپاس کو کامیاب ہوتے دیکھنا کسی حال میں گوارا نہ کرسکتا تھا۔ اس لئے ترکیب ثانی کے طور پر اس نے خود کرنیل کو ڈویل لڑنے کا چیلنج بھیجا۔ لیکن مال پاس پہلے دن کا ڈرپوک ایسے مرد جفا پیشہ سے دور دور رہنا چاہتا اور اپنی جان کی بازی تو کسی حال میں لگانا قبول نہ کرسکتا تھا۔ نتیجہ یہ کہ اس نے بھی لڑکی کے باپ کی طرح قانون کی آڑ لی۔ اور کپتان ٹیش کو فتنہ انگیزی کے الزام میں حوالات بھجوادیا۔

لیکن ٹیش بھی ایک ہی مجسم طیش تھا۔ ضمانت دے کر حوالات سے نکلا اور موچھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔ "اگر اس بزدل بھگوڑے کی کم حوصلگی کا قصہ ہر ایک کلب میں مشہور نہ کیا تو کہنا!" اسی پر کفایت نہ کرکے وہ خفیہ طور پر لڑکی سے ملا۔ اور اس کے سامنے کرنیل مالپاس کی بزدلی بے حوصلگی اور ڈرپوکپن کے وہ وہ قصے بیان کئے کہ وہ اس سوچ میں پڑ گئی کیا ایسے تھتور

بے خوف آدمی کو چھوڑ کر ایک نیم جان اور نڈھال نام کے فوجی افسر سے شادی کرنا داخل ذلت نہ ہوگا؟ کپتان ٹیش نے اپنی باتوں سے کچھ اس طرح کا گہرا اثر اس کے ناتجربہ کار دل پر ڈالا۔ کہ وہ اس کی تحریک سے درپردہ فرار اور خفیہ شادی پر آمادہ ہوگئی۔ لیکن عین وقت آخر میں جب ساری تیاریاں مکمل تھیں لڑکی کے باپ کو خبر ہوگئی۔ اس نے فوراً مالیاس کو بلوا کر رسم شادی جلد از جلد ادا کرنے پر آمادہ کیا۔ ادھر لڑکی کو سمجھایا۔ ادھر ٹیش کو دھمکایا۔ غرض گوناگوں ترکیبوں اور پُرپیچ تجویزوں سے کام لے کر آخر کار لڑکی کی شادی مالیاس سے کرنے میں کامیاب ہوگیا۔

ممکن ہے کپتان ٹیش اس پر بھی پیچھا نہ چھوڑتا۔ لیکن جب لڑکی کے باپ نے دیکھا کہ اس بلائے بے درمان سے نجات کامل حاصل کرنا سخت دشوار ہے تو اس نے دو ہزار پونڈ زر نقد اس کو پیش کئے (شروع میں کپتان کا تقاضا چار کے لئے تھا) اور اس طرح کچھ لالچ کے زور سے کچھ حفظ امن کے نام پر دھمکا کر کچھ شرافت اور انسانیت کا حوالہ دے کر غرض جس طرح بن پڑا اس سے گلو خلاصی کی اور لڑکی کو بیاہ کر مالیاس کے ساتھ روانہ کر دیا۔

القصہ اس طرح سے پراسرار اور پر رومان حالات میں کرنیل مالیاس کی شادی ایک مالدار رئیس قصاب کی ناز و نعم سے پلی ہوئی مالدار بیٹی سے ہوئی۔ اور چونکہ بھولے ماں باپ اپنی بیٹی کو کپتان ٹیش ایسے مرد سرکش و شوریدہ سر سے بچا کر اپنے زعم میں اس کو سوسائٹی کے بام ارفع تک پہنچانے کیلئے بے حد فکر مند تھے۔ اس لئے گھبراہٹ اور اضطراب میں اس کا بھی خیال نہ کر سکے کہ جس دولت کی واحد مالک ان کی بیٹی ہے۔ وہ اسی کے زیر حفاظت رہے۔ اور شوہر کا اس سے کوئی واسطہ نہ ہو۔ ان کا خیال تھا۔ برطانوی فوج کے افسر

ہمیشہ صاحب عزت اور نیک اطوار ہوتے ہیں۔ اور جس صورت میں ان کےعلاوہ
کے عہدہ کا تعلق اونچے درجہ کی گارد فوج سے ہے تو اس کے اخلاق بھی اتنے
ہی بلند و ارفع ہوں گے۔ لیکن وائے بدنصیبی! ان کو بہت جلد اپنی غلط فہمی
کا خمیازہ مل گیا۔ شادی کے چند ہی مہینے بعد مالیاس نے بیوی کے جہیز کا سب
روپیہ کچھ اگلے قرضوں کی بے باقی اور کچھ نئے لہو ولعب میں برباد کر دیا۔
حتٰے کہ جو شاندار عمارت ان کے رہنے کو سسرال والوں نے اپنے خرچ سے
گریٹ ماربرو سٹریٹ کے فیشن ایبل محلہ میں لے کر دی تھی۔ اس کا سامان بھی
نہ چھوڑا۔ آخر جب قرق امین کے آدمی کرسی میز تک اٹھا کر لے گئے اور خود
کرنیل صاحب حوالات دیوانی میں رکھے گئے تو بعد از وقت لڑکی کے والدین
کی آنکھیں کھلیں۔ اب وہ ہاتھ مل مل کر رونے اور آہیں بھر بھر کے کہتے تھے
کہ اس کے مقابلہ میں اگر ہم اپنی بیٹی کی شادی سائیمن سمگنر زین ساز سے کر
دیتے تو لاکھ اچھا تھا۔

لیکن خود مسز مالیاس کی حالت جدا تھی۔ وہ اتنی باصفا۔ بےنفس اور
پرخلوص واقع ہوئی تھی۔ کہ شوہر کے انتہائی برے سلوک پر بھی دل سے اس
کو چاہتی اور جو کچھ اس کی طرف سے ہوا۔ اس کی وجہ سے اس کو سزا وار ملامت
یا مستوجب تعزیر تصور کرنے کے بدلے عفو و درگزر کا مستحق خیال کرتی
تھی۔ انتہا یہ ہے کہ اگرچہ وہ ظالم۔ نفس کا بندہ اس کی چٹھیوں تک کا جواب
نہ دیتا تھا۔ تاہم ماں باپ کے پاس رہتے ہوئے وہ ہر وقت اس کے حق
میں دعائے خیر کرتی اور اپنے ایثار و صداقت کو اس حد تک لے جانے کے
لئے تیار تھی۔ کہ اگر اتنی ہی دولت جتنی پیشتر مالیاس نے برباد کی تھی از سرِنو
اس کے ہاتھ آسکتی تو وہ بلےدریغ اس کو پیش کر کے اپنی ضرورتیں پورا کرنے

کی دعوت دینے کو آمادہ تھی۔

اس کا لائحہ عمل صرف ایک تھا۔ یعنی یہ کہ عورت کا کام شوہر کی خدمت گزاری ہے۔ وہ اس کی قدر نہیں کرتا۔ نہ کرے۔ چراغ کو اس سے کیا غرض کہ اسکی روشنی پھیلتی ہے یا نہیں۔ اس کا کام جلنا ہے اور بس!

باب ۔ ۶

اگلی پچھلی باتیں

الغرض اس طبیعت اور اس مزاج کی وہ عورت تھی۔ جو اس وقت وینشیا کا بھیجا ہوا رقعہ پاکر جو اسی دن صبح اس کے میکے کے پتہ پر روانہ کیا گیا تھا اس سے ملنے کو حاضر ہوئی۔

لیڈی سیک وِلی کو کمرہ میں آتا دیکھ کر وہ پاس ادب سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ مگر وینشیا نے اس کو بیٹھے رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے بڑے پر اخلاق اور عنایت آمیز لہجہ میں کہا "میڈم میں سب سے پہلے اس بات کی معافی چاہتی ہوں۔ کہ آپ کو یہاں تک آنے کی تکلیف اٹھانی پڑی۔ یہ سچ ہے کہ ہمیں اس سے پہلے کبھی ایک دوسرے سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ لیکن آج آپ سے مل کر طبیعت کو بے حد مسرت ہوئی ہے۔ آپ کو میری طرف سے رقعہ ملنے پر حیرت ضرور ہوئی ہوگی۔ اور اس سے بھی زیادہ یہ جان کر کہ وہ ایک بڑا ہی ضروری کام ہے۔ جس کے لئے میں نے آپ کو تکلیف دی۔ پھر یہ کہ میں نے اس خط میں لکھا تھا۔ آپ اس کی وصولی یا اس کے مضمون کا ذکر کسی سے

نہ کریں اور بات کو اپنے تک ہی رکھیں ۔۔۔"

"بہرنوع اپنی طرف سے میں آپ کو یقین دلانا چاہتی ہوں۔ کہ میں نے ہر لحاظ سے آپ کے ارشاد کی تعمیل کی ہے"! مسز مالپاس نے جواب دیا۔ جب آپ کا بھیجا ہوا خط میرے ہاتھوں تک پہنچا۔ تو میں گھر میں اکیلی تھی۔ اس لئے والدین یا کسی بہن کو اس کی وصولی کی خبر مطلق نہیں ہوئی۔ اور چونکہ آپ نے بڑے عنایت آمیز پیرایہ میں میری حاضری کی ضرورت ظاہر کی تھی۔ اس لئے میں تعمیل ارشاد سے قاصر نہ رہ سکی۔ آخر میں صرف اتنا ہی کہنا چاہتی ہوں۔ کہ وہ کام جس کے لئے آپ نے یاد فرمایا ہے۔ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن آپ نے جس حسن اخلاق کا ثبوت اپنی تحریر میں دیا۔ نیز جس پر محبت طریق پیرایہ پیش آرہی ہیں۔ اس کا میں پیش از پیش شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتی ہوں"

اتنے میں وینشیا ایک پرتکلف صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔ اب اس نے مسز مال پاس کو بھی اشارہ سے وہیں اپنے پہلو میں بلالیا اور اس طرح برابر کی جگہ دیتے ہوئے اس نیک دل خاتون کو اور بھی زیادہ مشکور و ممنون ہونے کا موقعہ دیا۔ اس کے بعد کہنے لگی "مجھ کو یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے میرا خط وصول کرتے ہی میرے دوستانہ ارادوں کی قدر کرکے یہاں تک آنا قبول کیا۔ درحقیقت وہ ایک بڑا نازک اور پر اہمیت معاملہ ہے۔ جس پر میں آپ سے گفتگو کیا چاہتی ہوں۔ آپ کے حالات مجھ سے پوشیدہ نہیں۔ اور جو سلوک آپ کے شوہر نے مختلف اوقات میں آپ سے روا رکھا ہے۔ اس کی حقیقت بھی مجھ کو اچھی طرح معلوم ہے۔ بس اطمینان فرمایئے میں نے آپ کو اپنی عزیز بہن سمجھ کر ہی اپنے پاس بلایا ہے۔ اور میں اس کشیدگی کے سوال پر ہی جو آپ کے شوہر کو آپ سے چلی آتی ہے۔ کچھ اظہار خیالات کرنا

چاہتی ہوں۔"

مسز مالپاس کے چہرہ پر اس تقریر سے حیرت کے آثار پیدا ہو گئے۔ متعجبانہ کہنے لگی "کیا سچ مچ یہی آپ کا ارادہ ہے... لیکن میں نے پیشتر جہاں تک سنا۔ آپ نے میرے شوہر کو کسی موقعہ پر بھی پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھا بلکہ شاید اس کے برخلاف کئی طرح کی شکایتیں آپ کو ملی آتی تھیں..."

"تو پھر ایسے اس صورت میں زیادہ بہتر ہوگا کہ میں آپ کی زبانی معلوم کر سکوں وہ کیا باتیں ہیں جو آپ نے اس سلسلہ میں سنی تھیں۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی فرما دیجئے کہ وہ کس کی زبانی سنی تھیں۔ بات یہ ہے۔ میں چاہتی ہوں ہمارے درمیان کسی طرح کا تکلف یا حجاب باقی نہ رہے۔ بلکہ ہم دو بہنوں کی طرح آپس میں تبادلہ خیالات کر سکیں۔"

کرنیل کی ستم رسیدہ بیوی کے دل کو یہ جان کر گہرا اطمینان ہوا کہ طبقہ فیشن کی ایک ایسی عالی قدر خاتون اس کو اتنی عنایت آمیز نظروں سے دیکھتی ہے۔ اس طرح کے پرمسرت لہجہ میں جو چھپائے نہ چھپ سکتا تھا۔ کہنے لگی "بانو میں کوئی بات آپ سے پوشیدہ نہ رکھوں گی۔ اور اب سنئے آپ کے سوال پر عرض کرتی ہوں۔ کہ آج سے قریباً ہفتہ عشرہ پیشتر کپتان ٹمش سے میری اتفاقیہ ملاقات ہوئی تھی۔ اس نے مجھ کو بتایا..."

"آہ میں سمجھی" وینیشیا نے کہا۔ کیونکہ اس کو یاد آگیا تھا کہ شادی سے پہلے یہ آدمی کپتان ٹمش مسز مالپاس کے چاہنے والوں میں سے ایک تھا۔ اور اس طرح ممکن تھا۔ بعد میں بھی وہ ایک دوسرے سے ملتے رہے ہوں۔

پھر مقابلہ میں یہ بھی ایک حقیقت تھی۔ کہ خود وینیشیا کو مسز مالپاس کے بارہ میں جس قدر حالات معلوم ہوئے وہ اسی کپتان ٹمش کی زبانی ہوئے تھے

جو مارکوئیس آف لیوی سن کی تحریک پر لارڈ سیک ولی کو جادۂ اسراف پر ڈالنے کی غرض سے اکثر اس کے مکان پر آتا جاتا تھا۔ اور ایسے موقعوں پر لیڈی سیک ولی کو بھی اس سے ملنے اور بات چیت کرنے کا موقع مل جاتا تھا۔ اس سے زیادہ ہم اتنا ہی اور لکھنا چاہتے ہیں کہ کپتان ٹیش کی زبانی مسز مال پاس کی نیک سیرتی اور اس کے گہرے اخلاص کا حال سن کر ہی ونیشیا نے اس ترکیب پر عمل کرنے کی ضرورت سمجھی تھی۔ جس کے سلسلہ میں فی الحال ان دونوں ملاقات ہوئی۔

"ہاں تو جیسا میں عرض کر رہی تھی" مسز مال پاس نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا "کپتان ٹیش نے باتوں باتوں میں مجھ کو بتایا۔ کہ میرے شوہر نے مختلف اوقات میں آپ کی شان میں کئی طرح کی گستاخیاں کیں۔ گو اس کے طرزِ عمل کی صحیح حقیقت مجھے اب تک معلوم نہیں ہو سکی۔"

"لیکن کیا آپ کو یاد ہے۔ ایک موقعہ پر جب آپ اپنے شوہر کے پاس گریٹ مارل برو سٹریٹ میں رہا کرتی تھیں۔ تو کرنیل مالپاس نے اپنے بعض منتخب احباب کو دعوت دی تھی۔ جس میں شہزادہ عالی قدر اور مارکوئیس آف لیوی سن بھی شامل تھے اس موقعہ پر مجھ کو بھی آپ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا تھا۔۔"

"بانو میں نے اس سلسلہ میں کچھ حالات سنے بیشک تھے" مسز مالپاس نے جواب دیا "لیکن میں کوئی بات تحقیق سے اس لئے عرض نہیں کر سکتی کہ میں نے وہ دن اپنے والدین کے مکان پر بسر کیا تھا۔ اس کے بعد جب اس نہ بھولنے والی رات کو میں گریٹ مارل برو سٹریٹ والے مکان پر گئی تو ہر ایک چیز درہم برہم نظر آئی اور یہ بات جلد ہی واضح ہو گئی کہ میرے شوہر پر تباہی اور بربادی کا دور چھانا شروع ہو گیا ہے۔۔۔"

"خیر جانے دیجئے" وینیشیا نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ عہد ماضی کا ذکر بے سود ہے۔ کیونکہ اس سے آپ کے دل کو رنج و تشویش کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ لیکن میں اس دن کے متعلق صرف اتنا اور کہنا چاہتی ہوں کہ یہی وہ موقعہ تھا۔ جب کرنیل مالپاس نے میری شان میں گستاخی کرتے ہوئے مجھ سے اظہار محبت کی جرأت کی تھی ..."

"اس کا حال میرے کانوں تک بھی پہنچا تھا" مسز مالپاس نے تسلیم کیا۔ "لیکن بانو اگر آپ برا نہ مانیں تو عرض کروں۔ خدا نے وہ حسن سحر افروز آپ کو بخشا ہے۔ کہ میں نہیں جانتی کون ٹھنڈے دل کا مرد ایسا ہوگا۔ جو آپ کو دیکھتے ہی چاہنے پر مجبور نہ ہوا اور اب آپ کے روئے دلفریب کو پہلی بار دیکھنے کے بعد میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں۔ کہ اگر میری اپنے شوہر سے ناچاقی نہ ہوئی ہوتی۔ تو پھر بھی میں اس کو اس فعل کے لئے کہ اس نے ایک دلربا موہنی صورت کو چاہنے کی جرأت کی ضرور قابل معافی تصور کرتی۔"

ان لفظوں کو سن کر لیڈی سیک وِلی مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔ دبی ہوئی مسرت کے لہجہ میں بولی "آپ کی اس تعریف کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ لیکن امر دریافت طلب یہ ہے کہ اس کپتان ٹیش کی زبانی یہ بھی آپ کو معلوم ہوا تھا۔ کہ اس موقعہ پر آپ کے شوہر کو خود کپتان کے ہاتھوں کس طرح کا رنجیدہ سلوک برداشت کرنا پڑا تھا؟"

"جی بے شک میں نے سنا تھا" مسز مالپاس نے جواب دیا۔ "اس نے بھری محفل میں ایک بے بنیاد دعوے آپ کی شان نسائیت کے برخلاف کیا تھا۔ جس پر کپتان ٹیش نے غصہ میں بھر کر اس کو سخت زدوکوب کیا۔ معاملہ کی اصل حقیقت تو اب آپ سے مل کر معلوم ہوئی ہے۔ لیکن اس وقت میرا خیال

تھا کہ ٹیش کو چونکہ شادی کے سلسلہ میں ناکام رہنے کا رنج تھا۔ اسلئے شائد اس نے اپنے بغض و کینہ کا اظہار اس طریقہ پر کیا ہو۔"

"لیکن یہ تو بتایئے۔ کیا کپتان ٹیش سے آپ کی ملاقات اکثر ہوا کرتی ہے؟" لیڈی سیک ولی نے اس خیال سے پوچھا کہ ممکن ہے شوہر سے الگ رہتے ہوئے وہ اس کپتان سے کس طرح کا ناجائز میل جول روا رکھتی ہو۔

"بالکل نہیں بانو" مسز مالیاس نے اس طرح کے پرصداقت لہجہ میں جواب دیا کہ لیڈی سیک ولی کا شبہ فوراً زائل ہو گیا۔ "پچھلے دنوں کئی ماہ کے بعد ہماری یونہی اتفاقیہ ملاقات ہوئی تھی۔ میں اپنی دو بہنوں کے ساتھ کسی کام سے جا رہی تھی کہ رستہ میں ملاقات ہو گئی۔ یہ تو شائد آپ نے بھی کسی موقعہ پر سنا ہو کہ شادی سے پہلے کپتان ٹیش میرے چاہنے والوں میں سے ایک تھا۔ بلکہ ایک دفعہ تو میں اس کی باتوں میں آ کر اس سے شادی کرنے کو آمادہ بھی ہو گئی تھی۔ لیکن خدا کا شکر ہے اس میں وقت پر رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ کیونکہ اب جو حالات سننے میں آتے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ آدمی کپتان ٹیش بڑا پرغضب۔ جوشیلا اور وارستہ مزاج ہے اور اس کا پیشہ ہی لوگوں کو ڈرا دھمکا کر ان سے روپیہ وصول کرنا ہے۔ بانو سچ عرض کرتی ہوں۔ جب کبھی اس کے غصہ۔ تہدید اور شوراشوری کا حال سنتی ہوں۔ تو مارے سہم کے نیم جان ہو جاتی ہوں۔ اور گو اس میں شک نہیں کہ میں نے مالیاس سے شادی کر کے بھی چین ایک دم نہیں پایا۔ لیکن کپتان ٹیش کو تو میرا دور ہی سے سلام ہے۔"

"حالانکہ سچ پوچھئے تو کپتان ٹیش دل کا برا آدمی نہیں" ونیشیا نے جواب دیا۔ "لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی طبیعت میں جوش اور اشتعال کا مادہ بہت

زیادہ ہے۔ لیکن ہماری گفتگو کا مضمون کہیں سے کہیں جا پہنچا۔ ذکر اس بات کا تھا۔ کہ آپ کو واقعات گذشتہ کا حال جو کچھ معلوم ہے۔ اس کی بنا پر آپ اتنا ضرور جانتی ہیں کہ میں آپ کے شوہر کو پسندیدہ آدمی خیال نہیں کرتی لیکن چونکہ ہر شخص اپنی طبیعت کی کمزوریوں سے مجبور ہوتا ہے اور مجھ میں قدرت نے رحم اور درگزر کا مادہ بہت زیادہ پیدا کیا ہے۔ اس لئے قریباً چار ماہ پیشتر جب آپ کا شوہر قید خانہ سے رہا ہو کر نکلا اور نہایت برے حالوں میرے پاس آیا۔ تو میں ساری اگلی باتیں بھول کر اس پر رحم کھائے بغیر نہ رہ سکی۔ مگر چونکہ کسی مرد شریف کی مالی امداد کسی بہانہ سے ہی کی جا سکتی ہے۔ اس لئے میں نے اس کو معقول رقم دے کر ایک کام سے یورپ کے ایک دور افتادہ مقام پر بھیج دیا۔ جہاں سے وہ حال میں واپس آیا ہے۔۔۔"

"اوہ! تو کیا وہ لندن واپس آ چکا!" مسز مالپاس نے متعجبانہ پوچھا۔ "میں نے بیشک سنا تھا کہ وہ باہر کسی مقام پر گیا ہے۔ لیکن اسکی واپسی کی خبر میرے کانوں تک نہ پہنچی تھی۔"

"بہرحال وہ واپس آ چکا ہے۔" ونیشیا نے جواب دیا۔ "اور مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ نہ پچھلی مصیبتوں۔ نہ حال کی سیاحت اور نہ میری بروقت امداد نے ہی اس کے مزاج میں کوئی اچھی تبدیلی پیدا کی ہے میں سارے حالات تو کیا بیان کرنے بیٹھوں گی۔ مختصر یہ کہ جس کام سے اس کو بھیجا گیا تھا۔ اس کے سلسلہ میں چند ضروری باتیں جو درحقیقت پردہ راز میں رہنی چاہیئے تھیں۔ اس سے بیان کرنی پڑیں۔۔۔ محض کاروباری باتیں جو صرف ایک خاص طرح کی اہمیت رکھتی ہیں۔ لیکن اس بھلے مانس نے واپس آتے ہی محض اس بنا پر کہ اس کو بعض ایسے واقعات کا علم ہو چکا ہے۔

جو عام حالات میں نہ ہونا چاہیئے تھا۔ مجھ کو ڈرانا اور دھمکانا شروع کر دیا۔۔۔"

"آہ! لیکن وہ کیوں ایسا کرتا اور۔۔۔ آپ سے چاہتا کیا ہے؟"

مسز مال پاس نے جو ایک بھولی اور باصفا خاتون تھی۔ اور راز کی باتوں کو سمجھنے کا بہت کم ملکہ رکھتی تھی۔ حیرت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اب میں حیران ہوں۔ اس مرد بے اصول کی کون کونسی بات آپ سے بیان کروں۔" ونیشیا نے اپنی نئی سہیلی کی طرف رحم آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہ شخص کرنیل مالپاس بڑا بدسیرت بے اصول اور پورا کج نہاد واقع ہوا ہے۔ باتیں کہنے کی نہیں۔ لیکن چونکہ میں کوئی معاملہ آپ سے چھپا کر رکھنا بھی نہیں چاہتی۔ اس لئے اشارہ کے طور پر بیان کرتی ہوں۔ کہ واپس آنے کے بعد محض اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے کہ میں نے جس کام سے اس کو بھیجا تھا اس کو پورا نہ کر سکا۔ اس نے افشائے راز کے بہانہ مجھ سے بہت سا زر نقد طلب کرنا شروع کیا۔ نیز اس کے علاوہ۔۔۔"

"ہاں اس کے علاوہ۔۔۔ اور کیا؟"

"میری عزیز بہن۔ شرم کی باتیں ہیں۔ جنہیں آپ کو جو اس مرد بیوفا کی بیوی ہیں۔ بتاتے جھجک ہوتی ہے۔ مختصر یہ کہ وہ میری آبرو کی نسبت کئی ناپاک منصوبے اپنے دل میں لئے پھرتا ہے۔ اور نئی نئی دھمکیوں کے ذریعہ سے مجھ کو مجبور کرنے پر تلا ہے۔"

"اے راحم خدا۔ یہ میں کیا سنتی ہوں!" بدنصیب مسز مال پاس نے افسوس سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ "ایک ایسی نیک سیرت احسان کار خاتون کے برخلاف اس کا یہ رویہ۔۔۔ میں تو مارے شرم کے پارہ پارہ ہوئی جاتی ہوں۔ تاہم

یہ فرمایئے۔ آپ نے کیا توڑ سوچا ہے اگر کوئی خدمت اس سلسلہ میں میرے لائق ہو تو میں ہر وقت بجالانے کو تیار ہوں۔ آپ بے شک حکم دیں۔ مجھ کو سرمو انکار نہ ہوگا۔ بہرحال کوئی طریقہ ایسا سوچا جائے جس سے آپ کو محفوظ رکھتے ہوئے اس کے جوش پر قابو پانا ممکن ہو؟

"یہی میرا اپنا خیال ہے۔" ونشیا نے تسلیم کیا۔ "اور اسی لئے میں نے آپ کو یہاں آنے کی تکلیف دی ہے۔" پھر تھوڑا غور کرنے کے بعد "درحقیقت میں نے ایک تجویز اس قسم کی سوچی ہے۔۔۔"

"ہاں ہاں کہہ جائیے۔ میں ہمہ تن گوش ہوں۔" مسز مالیاس نے جلدی سے کہا۔ "آپ کی اس تجویز کے سلسلہ میں اگر کوئی کام ایسا ہے جسے میں کر سکتی ہوں۔ تو اطمینان فرمایئے اس سے ہرگز دریغ نہ کروں گی۔"

ونشیا نے جواب دینے سے پہلے پھر تھوڑا تامل کیا۔ اس کے بعد کہنے لگی۔

"میں اپنی تجویز عنقریب آپ سے بیان کروں گی۔ لیکن پہلے آپ میرے اس سوال کا جواب دیں۔ کیا آپ کی خواہش دوبارہ اپنے شوہر کے ساتھ رہنے کی ہے یا نہیں؟ اور وہ بھی اس طرح کی صورت میں کہ آپ لوگوں کے لئے ایک اچھے مکان اور ابتدائی اخراجات کے لئے معقول گزارہ کا انتظام کر دیا جائے۔ ۔۔۔ زیادہ مختصر لفظوں میں میں جو بات دریافت کیا چاہتی ہوں۔ یہ ہے کہ اگر موافق حالات پیدا کئے جا سکیں تو کیا آپ اپنا میکہ چھوڑ کر پھر اپنے شوہر کے پاس رہنا قبول کریں گی؟"

"بانو میں تو اس ستم گر سے آج تک پیار کرتی ہوں۔" مسز مالیاس نے سرد آہ بھرتے ہوئے جواب دیا۔ "اور اب بھی اس کی خدمت گزاری کے لئے حاضر ہوں۔ لیکن کیا کروں میرے پاس جتنا روپیہ تھا وہ سب اس نے برباد کر دیا

آئندہ کچھ ملنے کی امید نہیں۔ اس لئے سوک یہی حائل ہے کہ روپے کے بغیر ہم کیونکر نباہ کریں گے؟"

"تو سنئے میں ایک ترکیب بتاتی ہوں۔ آپ اس کو دھیان سے کر سنیں۔ امید ہے اس پر عمل کرنے سے ساری مشکلات رفع ہو جائینگی۔ سب سے بڑی دشواری آپ کی رضامندی کی تھی۔ اگر وہ حاصل ہے تو پھر میری دانست میں یہ کام بالکل سہل ہو سکتا ہے"

"فرمائیے میں پوری توجہ سے سنتی ہوں۔ آپ بیشک حکم دیں میں ہر ایک شرط خوشی سے بجا لاؤں گی"

باب - ۷

حفظ ناموس

مسز مال پاس کو اس طرح رضامند پاکر ونیشیا مارے خوشی کے پھولی نہ سمائی کیونکہ اپنی سوچی ہوئی تجویز کے سلسلہ میں اس کو یہی ایک خاص رکاوٹ نظر آتی تھی۔ اب جو اس کا انسداد ہوگیا۔ تو اس نے وہ تجویز ان لفظوں میں بیان کرنی شروع کی۔

"دیکھئے پہلا کام یہ ہے کہ آپ ایک رات کے لئے گھر میں بہانہ کرکے میرے پاس چلی آئیں۔ اور یہ رات اس مکان پر دہ کر بسر کریں۔ مجھ کو یقین کامل ہے کہ کرنل مالپاس نصف شب کے قریب ضرور آئے گا۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے میں افشائے راز اور بدنامی سے ڈر کر ضرور اس کی ناپاک تجویز منظور کر لوں گی۔ پس

میں چاہتی ہوں جس وقت وہ آئے۔ اس کو براہ راست آپ کے کمرہ میں پہنچا دیا جائے۔ پھر جب وہ کمرہ میں داخل ہو چکے۔ تو میں اپنے کارکن کو اس بات کی ہدایت کردوں گی کہ وہ آپ کی خوابگاہ کا دروازہ باہر سے بند کردے۔ گویا یہ ایک رات آپ اپنے شوہر کے پاس بسر کریں گی۔ اور اس وقت گفتگو کے دوران میں آپ کو منہ کھلی کھلی باتیں اس سے کہنے کا اچھا موقعہ مل جائیگا۔"

"آہ مگر بانو آپ اس شخص کے مزاج سے اتنی واقف نہیں جتنی میں بدنصیب ہوں" مسز ملل پاس نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "میں لاکھ اس کو سمجھاؤں وہ ایک نہیں مانتا۔ یا تو میری باتوں کو ہنسی میں اڑا دے گا۔ یا الٹا مذاق کرنے لگے گا۔۔۔"

"لیکن شیرو میں سمجھاتی ہوں۔ جو باتیں اس موقعہ پر آپ کو کہنی چاہئیں وہ کچھ اور قسم کی ہونگی" ونیشیا نے جواب دیا: "اتنا تو خیر معلوم ہے کہ ایک مرد شریف یا شوہر کی حیثیت میں اس آدمی کے محسوسات اتنے کند ہیں۔ کہ کوئی لاکھ سر ٹپکے اس کے پتھر دل پر پانی کی بوند نہیں ٹھہر سکتی۔ لیکن اس طرح کی حالت میں کوئی دوسری ترکیب کرنی پڑتی ہے۔ اور وہ ترکیب ہے اس کی خودغرضیوں سے اپیل کرنے کی۔ یعنی اس طرح کہ آپ اس کو بتائیں لیڈی سکیلسلی سے میرا بہنایا ہے۔ اور اس نے وعدہ کیا ہے۔ کہ میرا تعارف اونچے طبقہ کی سوسائٹی میں کرا دے گی۔ پھر اس سلسلہ میں یہ بھی کہنا کہ آپ کے والد نے پانچ ہزار پونڈ اس مطلب کے لئے دئے ہیں۔ کہ ایک سجا سجایا رئیسی مکان لمبے کرایہ پر حاصل کر لیا جائے۔ اور اخراجات مزید کے لئے ایک ہزار سالانہ نقد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ ساری باتیں اس سے بیان کرنے کے بعد کہنا۔ اس طرح کے حالات میں ہم ازسرنو آزادی۔ مسرت اور اطمینان کی زندگی بسر کر سکیں گے۔۔۔"

اس لمبی تقریر کے دوران میں مسز مال پاس کے خوشنما چہرہ پر رفتہ رفتہ آثار حیرت پیدا ہونے لگے تھے۔ آخر بات ختم ہونے پر اس نے کہا۔ "مگر نیک سیرت بانو میرے باپ بیچارے کے پاس اب اتنا روپیہ کہاں ہے۔ کہ میری مدد کر سکے۔ اس کے علاوہ وہ اس شخص کی فضول خرچیوں سے اس قدر نالاں اور بیزار ہے کہ اگر اس کے پاس ہو بھی تو کسی حال میں کچھ دینے پر آمادہ نہ ہوگا۔"

"بے شک نہیں۔ اور آپ کو اس کے لئے کاوش بھی نہ کرنی پڑے گی۔" ونیشیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "واقعہ یہ ہے گھر کا اور اخراجات کا انتظام میں خود کروں گی۔ البتہ آپ اپنے شوہر سے کہہ سکتی ہیں کہ یہ سب آپ کے والدین کی عنایت اور درگزر ہی سے ہوا ہے۔"

مسز مال پاس کے چہرہ پر حیرت اور پریشانی کے آثار اور بھی زیادہ وسیع ہو گئے۔ متعجبانہ کہنے لگی۔

"مگر بانو کیوں آپ اتنی بے بہا عنایت ہمارے حال پر کرنے لگی ہیں... عقل نہیں مانتی کہ آپ کو ایسا کرنے کی حاجت ہو... یا ایسا تو نہیں کہ آپ مجھ بدنصیب سے مذاق کر رہی ہوں..."

"بالکل نہیں۔" ونیشیا نے اس کے جواب میں کہا۔ "معاملہ اس قدر نازک اور لطیف ہے کہ اس کی بنا پر کسی طرح کا مذاق کرنا سخت بے رحمی میں داخل ہوگا بہرحال اطمینان رکھیئے میں ہرگز ایسا نہیں کرتی۔" اور اس کے بعد سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے "سنو میری عزیز مسز مال پاس۔ بات دراصل کچھ اور ہے۔ جو غالباً اب تک آپ کی سمجھ میں نہیں آئی۔ میں یہ جو کچھ آپ کے لئے کر رہی ہوں۔ یا کرنا چاہتی ہوں۔ دراصل بے غرضانہ بھی نہیں۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ آپ کے شوہر کے مجھ پر دو زبردست مطالبے ہیں۔ ایک تو وہ مجھ سے نذر بے بہا طلب کرتا ہے۔ خیر میں اس

سے بھی اس کا منہ مجلس دینی۔ لیکن اس کی دوسری تجویز اتنی بیہودہ اور شرمناک ہے۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ سے معافی مانگتے ہوئے میں صاف دلی سے یہ بات کہنے پر مجبور ہوں کہ مجھے اس آدمی سے اتنی سخت نفرت ہے کہ میں جان سے گزر جانا قبول کر سکتی ہوں۔ مگر اس کی تجویز ماننا۔۔۔ کسی حال میں نہیں! پھر روپیہ کے معاملہ میں بھی مجھ کو یہ فکر دامنگیر ہے کہ اگر ایک بار میں نے اسکا مطالبہ قبول کر لیا۔ تو وہ آئے دن نئے نئے طریقے استحصال کے سوچنے لگے گا۔ اب میرے خیال میں یہ بات اچھی طرح آپ پر واضح ہوگئی ہوگی۔ کہ جو کچھ میں کر رہی ہوں۔ کسی کی ذات پر احسان کرنے کے لئے نہیں بلکہ تحفظ ناموس اور آئے دن کی پریشانیوں سے بچنے کے لئے ہے۔ بہرحال اگر آپ میری تجویز پر رضامند ہوں۔ تو نہ صرف میرے اپنے بچاؤ کا سامان پیدا ہوگا۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی آپ سے جو کشیدگی آپ کے شوہر کو چلی آتی ہے۔ وہ بھی رفع ہوجائے گی۔ اس وقت صورت حال یہ ہے۔ کہ وہ الگ ایک مرد آوارہ کی طرح دھکے کھاتا پھرتا ہے۔ اور آپ الگ بوجہ ٹال لین میں اپنے ماں باپ کے زیر سایہ رہنے اور اپنا بوجھ ان پر ڈالنے کے لئے مجبور ہیں۔ پس اگر یہ ساری خرابیاں رفع ہوجائیں تو آپ کو کیا اعتراض ہوسکتا ہے؟"

"کچھ بھی نہیں۔۔۔ اللہ میرے دل کو ان باتوں سے نہ صرف بے انتہا مسرت ہوگی۔ بلکہ میں تازیست آپ کی احسانمند رہوں گی"۔ مسز مل پاس نے جواب رفتہ رفتہ دھندلے حالات کو بخوبی سمجھنے کے قابل ہونے لگی تھی کہا: "بہرحال یہ فرمایئے مجھے اس سلسلہ میں کیا کیا فرض ادا کرنا پڑے گا؟"

"وہ میں عنقریب آپ کو سمجھاتی ہوں"۔ ونیشیا نے جواب دیا۔ "جیسا میں نے پیشتر آپ کو بتایا تھا۔ جب آج رات آپ کی اپنے شوہر سے اچانک ملاقات

ہوگی۔ کیونکہ اس کو تو اس بارہ میں قطعاً لاعلم رکھا جائے گا۔ کہ کمرہ کے اندر کون ہے۔ تو اس وقت آپ اپنی شخصیت ظاہر کرکے اس کو سمجھانے اور راہ راست پر لانے کی کوشش کریں۔ اور یہ فرضی قصہ اس سے بیان کریں کہ بعض حالات کے زیر اثر لیڈی سیک ولی نے میرا مددگار بننا اور مجھ کو اپنے ذریعہ سے درباری حلقوں تک پہنچانا منظور کیا ہے۔ ساتھ ہی کہنا کہ والد نے درگزر اور تحمل سے کام لیتے ہوئے ہمارے لئے معقول گزارہ کی صورت پیدا کر دی ہے۔ پس بہتر یہ ہے کہ ہم پچھلی باتیں بھول کر از سر نو آرام و اطمینان کی زندگی بسر کرنا شروع کریں۔ پھر جب آپ دیکھیں گی۔ کہ وہ رفتہ رفتہ سیدھی راہ پر آنے لگا ہے۔ تو اتنا ضرور اس سے کہنا۔ کہ ان ساری باتوں کی تہ میں ایک شرط لازم یہ ہے کہ لیڈی سیک ولی نے چونکہ مجھ پر عظیم احسانات کئے ہیں۔ اور یہ بھی مجھ کو بتلایا ہے کہ تم نے اس کو کئی طریقوں سے پریشانیاں دی ہیں۔ اس لئے میں چونکہ اپنی محسنہ کو کسی حال میں شکایت کا موقعہ دینا نہیں چاہتی۔ اسلئے ایمانداری سے وعدہ کرو کہ پھر کبھی اس کو تنگ نہ کرو گے ... "

"آہ بانو اب سارا حال میری سمجھ میں آگیا" مسز مال پاس نے لیڈی سیک ولی کی تجویز کے سارے پہلو اچھی طرح سمجھتے ہوئے جواب دیا "خدا آپ کو برکت دے کیسی اچھی ترکیب آپ نے سوچی ہے۔ جس سے جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے۔ اس کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کی پوری سرگرمی سے کوشش کرونگی"

"شکر ہے آپ اس بارہ میں میری ہم خیال ہیں" لیڈی سیک ولی نے پر مسرت لہجہ میں جواب دیا "میں نے پانچ ہزار پونڈ کی رقم آپ کے لئے بنک سے نکلوا کر علیحدہ رکھ دی ہے۔ اور جس وقت آپ رات کو اس جگہ آئیں گی تو وہ میں آپ کے حوالہ کر دوں گی۔ تاکہ جب آپ کا شوہر تنہائی میں آپ سے ملے اور آپ

میری بتائی ہوئی ترکیب اس سے بیان کریں۔ تو یہ رقم بطور ثبوت اس کو دکھا سکیں اور کہہ دیں کہ یہ میرے والد نے اسی غرض سے دی ہے۔ کہ ہم اپنی زندگی کا نیا دور آسانی سے شروع کر سکیں۔"

اس کے بعد تھوڑی دیر تک دو نو عورتوں میں کچھ اور جزوی تفصیلات پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ حتٰے کہ آخر کار مسز مال پاس بوچرہال لین میں اپنے میکے چلی گئی۔ تاکہ ماں باپ سے ایک رات کی غیر حاضری کے لئے کسی بہانہ چھٹی لے سکے۔ اور لیڈی سیک ولی اپنے کمرہ میں جا کر اس خیال سے خوش ہونے لگی کہ قدرت مہربان ہے۔ ساری تجویز مکمل ہو چکی اور اب صرف اس کو عمل میں لانا باقی رہا ہے۔

آہ۔ مورکھ انسان! جو ہمیشہ اپنی دانائی کو سب سے افضل سمجھتا آیا ہے۔ حالانکہ وہ قدرت کی نادیدہ طاقتوں کے ہاتھ میں ایک بے حقیقت کھلونا ہے... زندگی کے بہتے دریا کی سطح پر ایک بے حیثیت تنکا جس کو پانی کی رو جدھر اس کا جی چاہے بہا کر لیجا سکتی ہے۔ اور اس کی اپنی کوششیں اور کاوشیں اس بارہ میں کچھ بھی نہیں کر سکتیں...

قریبًا آدھا گھنٹہ اسی طرح گزر گیا۔ اس کے بعد کمرہ کا دروازہ کھلا۔ اور لیڈی سیک ولی کا شوہر ہورلیس داخل ہوا۔ جس نے آتے ہی پوچھا۔ کیوں ونیشیا میں نے جو کام تمہارے ذمہ ڈالا تھا۔ کیا اس کو پورا کیا؟"

"ہاں کر دیا" عورت نے پانچ ہزار پونڈ کے وہ بنک نوٹ جو اس نے باقی رقم سے علیحدہ کر کے پرس میں رکھے تھے۔ شوہر کو پیش کرتے ہوئے جواب دیا اور اس کے بعد دلفریب تبسم پیدا کر کے پیار کی شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

" ہورلیس میری جان کے مالک میں اس بارہ میں اتنا ہی اور کہنا چاہتی ہوں کہ تم ادھر کچھ عرصہ سے غیر معمولی فضول خرچ بنتے جا رہے ہو۔ یہ کیا اس شخص کپتان ٹیش کی صحبت کا اثر تو نہیں ہے۔ جس نے شاید تمہارے دل میں شرطیں بدلنے یا جوا کھیلنے کا شوق پیدا کر دیا ہو۔۔۔"

" وینیشیا لارڈ سیک ولی نے فاخرانہ گردن اٹھا کر قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ اگر اس رقم کے ساتھ ساتھ اس قسم کا ناصحانہ لیکچر دینا ضروری ہے۔ تو میں یہ عطیہ خوشی سے واپس کرتا ہوں۔ شاید تم بھول گئیں۔ ہمارے درمیان یہ معاہدہ عمل میں آیا تھا۔ کہ ظاہرداری اس طرح برقرار رکھتے ہوئے کہ کسی کو ہمارے برخلاف شک و شبہ پیدا نہ ہو۔ ہم دو تو ہر حال میں اپنی مرضی کے مالک ہوں گے۔ اور جس طرح جس کا جی چاہے کرتا رہے گا۔۔۔"

وینیشیا کی مسکراہٹ اور بھی زیادہ شیریں اور دلفریب ہو گئی۔ " میرے سرتاج آپ ناحق برا مان گئے۔ میں نے تو یونہی ایک بات سرسری کہی تھی۔ ورنہ میں اس معاہدہ کو بھولی نہیں ہوں۔ بہرحال چونکہ میں نے اس مرد آوارہ مزاج کو بارہا تمہارے ساتھ ساتھ دیکھا ہے۔ اور اس کی عادات کو جانتے ہوئے مجھ کو معلوم ہے کہ وہ ۔۔۔"

" بس میری جان زیادہ تفصیل میں جانے کی حاجت نہیں۔" ہورلیس نے فوراً جواب دیا۔ " آخر میں دودھ پیتا بچہ نہیں کہ ان باتوں کو نہ سمجھ سکوں۔ لیکن رفع تکدر لازم ہے۔ ہمارے درمیان تلخ گوئی کا موقعہ کسی حال میں نہ آنا چاہیئے۔"

اتنا کہہ کر اس نے بنک نوٹوں کی تھیلی کوٹ کی جیب میں ڈالی۔ بیوی کو آغوش محبت میں لے کر پیار کیا۔ اور اس کی بروقت امداد کا

پھر ایکبارگی شکریہ ادا کر کے کمرہ سے رخصت ہو گیا۔

کتاب اوّل ختم ہوئی

کتاب دوم

تقدیر و تدبیر

منظر ۲

تدبیر کند بندہ و تقدیر زند خندہ

با قضا پنجہ مزن اے تند و تیز — تا نگیرد ہم قضا با تو ستیز

چوں قضا بیروں کند از چرخ سر — عاقلاں گردند جملہ کور و کر

چوں قضا آید شود دانش بخواب — مہ سیاہ گردد بگیرد آفتاب

غیر آنکہ در گریزی در قضا

ہیچ حیلہ نیست از وے رہا

مثنوی مولانا روم

چاک کو تقدیر کے کرنا نہیں ممکن رفو، سوزنِ تدبیر گو لاکھوں برس سیتی رہے

باب - ۱

خوشبودار چٹھی

رات کے ساڑھے دس بجے تھے۔اور لیڈی سیک ولی کے مکان کے ایک کمرہ خاص میں تین آدمی کراکوا پنچ کی تیز شراب کے گلاس سامنے رکھے ایک گول میز کے گرد بیٹھے تاش کی مدد سے جوا کھیل رہے تھے۔ان اصحاب العاض میں سے ایک لارڈ سیک ولی تھا۔دوسرا گرامی قدر شہزادہ اور تیسرا آدمی وہی کپتان ٹیش جس کا ذکر اس سے پہلے کئی موقعوں پر آچکا ہے اور جس کی تحریک خاص پر ہی لارڈ سیک ولی کو قمار بازی کا چسکا پڑا تھا۔

اتنے میں ایک نوکر حاضر ہوا۔اور ایک بند خط ہورلیس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے دبی آواز میں کہنے لگا" بے حد ضروری معاملہ ہے "

لارڈ سیک ولی نے فوراً خط پہچان کر چٹھی کھولی۔پھر اسے جلد جلد پڑھ کر اپنی کرسی سے اٹھا اور کھڑا ہو گیا۔اس کے بعد مہمانوں سے عذر خواہی کرتے ہوئے بولا۔

" میں ایک اشد ضروری کام سے جانے پر مجبور ہوں۔معاف کیجئے گا. کھیل ادھورا رہ گیا۔ورنہ میں ... "

" بھائی تم بیشک مجبور ہو "شہزادہ نے قہقہہ ملا کر ہنستے ہوئے کہا" کسی

عورت کا بھیجا ہؤا خط ہے۔ پھر اسے کیونکر ٹالا جا سکتا ہے۔ سرنامہ کی تحریر صاف ظاہر کرتی ہے۔ وہ کسی عورت نے لکھ کر بھیجا ہے ... "

"جی سرکار میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں" کپتان ٹیش نے اپنی طرف سے کہا "حضور نے دیکھا کس خوشنمائی سے خط کا کاغذ تہ کیا ہؤا تھا۔ اور اگر میری قوت شامہ بالکل ہی مغالطہ نہیں دیتی تو لفافہ سے عطرِ گلاب کی مہک آتی تھی"

"جاؤ ہورلیس جاؤ" شہزادہ نے پھر ایک بار ہنستے ہوئے کہا "میں ایک ایسے ضروری کام سے روک نہیں سکتا۔ اتنے میں ہم دونو ٹیش اور میں بازی کھیلیں گے۔ آج میری قسمت یاور ہے اور میں اس سے قبل ایک ہزار پونڈ کے قریب تم سے جیت چکا ہوں"

"سرکار والا اطمینان فرمائیں" سیک ولی نے اس کے جواب میں مسکراتے ہوئے کہا "بہت جلد وقت آئے گا۔ جب میں اپنی کسر پوری کر لونگا۔ ممکن ہے میں اب بھی کچھ کر کے دکھا دیتا۔ لیکن اس ضروری کام کو روکنا چونکہ ممکن نہیں اس لئے رخصت کی اجازت چاہتا ہوں۔ امید ہے ایک گھنٹہ تک واپس آ جاؤں گا"

اس کے چلے جانے پر جب کمرہ کا دروازہ پھر بند ہو چکا۔ تو شہزادہ نے کپتان کو رازدارانہ مخاطب کرتے ہوئے کہا "اگر میرا اندازہ بالکل ہی غلط نہیں۔ تو ضرور کوئی عشقیہ گھات ہوگی۔ جس کے لئے ہمارے دوست کو اس قدر جلد رخصت ہونا پڑا ہے۔ کیوں بھلا تم کچھ اندازہ اس بارہ میں قائم کر سکتے ہو کہ یہ خط کس نے بھیجا تھا؟"

"نہیں سرکار مجھے اس کا حال بالکل معلوم نہیں" ٹیش نے جواب

دیا:" لارڈ سیک وِلی کی عادت ہے۔ اس طرح کے معاملات کو ہمیشہ پوشیدہ رکھتا ہے... اس لئے خنجر اور بندوق کی قسم میں اس کے متعلق کچھ بھی حال بیان نہیں کر سکتا۔"

"چلو خیر دیکھا جائے گا" شہزادہ نے خوش دلی سے جواب دیا:" لیکن گلاس خالی ہو چکے ہیں۔ ان کو دوبارہ پُر کرنا چاہیئے۔ آج کا پنچ بے حد لطیف ہے۔"
کپتان نے فوراً تعمیل کی۔ بلکہ اپنا گلاس اسی وقت منہ سے لگا کر پی بھی گیا۔ پھر خالی گلاس کو دوبارہ میز پر رکھتے اور منہ کو رومال سے پونچھتے ہوئے بولا۔

"حضور آج اس چیز کو پی کر مزا آگیا۔ لیجئے ایک گلاس اور میں اس نازنین کے جام صحت کے لئے پیتا ہوں۔ جس کی طلب پر سیک وِلی رخصت ہوا ہے۔ گو خدا کو ہی بہتر معلوم ہے کہ وہ ہے کون" اور اس کے بعد گلاس کو دوبارہ منہ سے لگاتے ہوئے کہنے لگا:" اس کے ساتھ ہی دعا کرتا ہوں۔ کہ ہمارے دوست کو اپنے عشق میں کامیابی ہو اور کسی حاسد رقیب سے واسطہ نہ پڑے۔"

"آہ کپتان ٹیش اب جو تم نے عشق اور عورتوں کا ذکر چھیڑ دیا۔ تو ایک بات مجھ کو بھی یاد آگئی" شہزادہ نے پرخیال انداز سے کہا:" کیوں بھلا وہ جوان عورت کون تھی۔ جو آج سہ پہر لیڈی سیک وِلی سے ملنے یہاں آئی اور جسے رخصت کرتے وقت تم نے اس قدر جھک کر سلام کیا تھا؟ میں نے یہ واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کیونکہ حسن اتفاق سے میں ایک پاس والے کمرہ میں بیٹھا تھا۔"

"جی سرکار میں اس خاتون کو اچھی طرح جانتا ہوں" ٹیش نے جواب

دیا "وہ تھی مسز مال پاس"۔

"کیا کہتے ہو ۔۔۔ اس بدمعاش کرنیل کی بیوی جس کا نام سیاہ کاروں کی فہرست میں نمبر اول پہ ہے؟" شہزادہ نے حیرت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"جی حضور وہی" کپتان نے فوراً جواب دیا۔ "میں اس عورت کو اس زمانہ سے جانتا ہوں۔ جب اس کی شادی مال پاس سے نہ ہوئی تھی ۔۔ بلکہ آپ سے کیا پردہ۔ ایک زمانہ میں آپ کا یہ خادم بھی اس کے چاہنے والوں میں سے ایک تھا ۔۔۔"

"لیکن جو بات میری سمجھ میں نہیں آتی یہ ہے کہ یہ عورت مسز مال پاس لیڈی سیک ولی کے پاس کس مطلب کے لئے آئی تھی؟" شہزادہ نے پوچھا

"ممکن ہے اپنے شوہر کی طرف سے معافی مانگنے یا اس کے حق میں کوئی سفارش کرنے کے لئے آئی ہو" تبش نے جواب دیا۔ "بڑی ہی نرم مزاج نیک کردار عورت ہے ۔۔۔"

"اور اس کے ساتھ رہزن صبر و شکیب بھی" شہزادہ نے تعریفی لہجہ میں کہا "اس کے پاؤں اور ٹخنے کیسے نازک اور دلفریب ہیں۔ سچ کہتا ہوں۔ جب وہ ہال کمرہ سے گزر رہی تھی تو اس کے حسن جانفزا کو دیکھ کر میرے دل کو کچھ کچھ ہونے لگا"

"حضور کا فرمانا بجا اور درست ہے" کپتان تبش نے ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا "بے شک اچھی قبول صورت عورت ہے ۔۔۔ لیکن ٹھہریئے میں اس کا بھی جام صحت پی لوں ۔۔۔"

اتنا کہہ کر کپتان نے ایک اور گلاس پُر کیا اور اس طرح ایک ہی سانس

میں خالی کر دیا گویا شراب کے بدلے پانی پی رہا تھا۔

"اس کے دانت بھی کتنے ہموار اور چمکیلے ہیں"۔ شہزادہ نے اپنی دھن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔" یہ اس وقت کی بات ہے۔ جب تم نے اسکو سلام کیا اور وہ تمہیں دیکھ کر مسکرائی تھی"۔

"اوہو۔ سرکار اس کے در دندان کا ذکر کرتے ہیں!" کپتان نے جو اس طرح کے موقعوں پر لعب کے پل باندھنا خوب جانتا تھا۔ بلا تامل جواب دیا۔

"اے حضور سچ عرض کرتا ہوں۔ دو موتیوں کی لڑیاں ہیں۔ جن پر لوٹے شہوار بھی قربان کئے جا سکتے ہیں۔۔۔ سرکار والا کی طرح میں بھی خوش نما دانتوں کا شیدائی ہوں۔۔۔ اور اسی طرح پنچ شراب کا بھی"۔ یہ کہتے ہوئے اس نے پھر اپنا گلاس پر کر لیا اور اس کے بعد" لیکن کیوں حضور! اب کیا کھیل جاری نہ رکھئے گا؟"

"ذرا ٹھیرو۔ میرے خیالات اس وقت کھیل کی طرف سے اچٹ سے گئے ہیں"۔ شہزادہ نے سوچتے ہوئے کہا۔" فی الحال اس عورت مسز مالپاس کی تصویر میری نظروں کے سامنے پھر رہی ہے۔ میرے خدا وہ اسکا حسن شیریں۔ اس کا کھلا ہوا شباب اور دیوتاؤں کو لبھا لینے والا رنگ روپ اب بھی یاد آتا ہے تو جی بے قرار ہو جاتا ہے"۔

"لیکن سرکار میں اس کو۔۔۔ مسز مال پاس کو خوب اچھی طرح جانتا ہوں"۔ کپتان نے شہزادہ کے ارادوں کو سمجھتے ہوئے مستعدی سے جواب دیا۔"اس لئے اگر اس سلسلہ میں حضور کو میری خدمات درکار ہوں۔۔۔ لیکن آپ خود اس بات سے واقف ہیں! میں اس طرح کے کاموں میں پورا مشاق ہوں"۔

"لیکن بڑا سوال تو یہ ہے کہ وہ عورت کیا چلن رکھتی ہے؟" شہزادہ نے سوچتے ہوئے پوچھا۔ اور اس کے ساتھ ہی نظر جما کر کپتان کے چہرہ کو تکنے لگا "میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کیا صحیح معنوں میں ٹھیک کردار" با حیا، اور شرمیلی ہے... اور کیا اس کو راہ پر لانے میں کسی دقت کا سامنا تو نہ ہوگا؟"

"حضور کن فکروں میں پڑے ہیں"۔ بہادر کپتان نے فوراً جواب دیا۔

"دنیا میں ایسا کونسا مشکل کام ہے۔ جسے ہاتھ میں لیا جائے اور پورا نہ کیا جا سکے؟ اس لئے آپ سوال کے اس پہلو کو جانے دیں۔ پھر بھی اتنا میں ضرور عرض کروں گا۔ کہ بڑی نیک محضر فرشتہ سیرت خاتون ہے۔ لیکن بندگان عالی کا اشارہ ہو۔ تو ایسی ایک کیا دس عورتوں کو چٹکی میں رام کیا جا سکتا ہے۔ اور مسز مال پاس کے بارہ میں تو ایک بڑی حوصلہ افزا بات یہ بھی ہے کہ اس کا مزاج بے حد نرم واقع ہوا ہے۔ جدھر آپ چاہیں فوراً جھکا سکتے ہیں بلکہ میں تو یہاں تک خیال کرتا ہوں۔ کہ اگر کسی طرح اس کو سرکار والا کی قدر دانی کا حال معلوم ہو۔ تو مارے خوشی کے پھولی نہ سمائے کہ ایک ایسی والاتبار ہستی نامدار نے اسے پرشوق نظروں سے دیکھا ہے۔ لیکن" ادھر ادھر جھانکتے ہوئے "نہ جانے سیک ولی اپنے سگار کہاں رکھ گیا؟"

"ہاں بیشک سگار تلاش کرو۔ ہمیں بھی ان کی ضرورت ہے"۔ شہزادہ نے جواب دیا۔ "سگار پیتے ہوئے ہم مسز مال پاس کے بارہ میں بہتر تبادلہ خیالات کر سکیں گے"۔

اشارہ پاتے ہی کپتان اپنی جگہ سے اٹھا۔ پھر اس نے کمرہ کے اندر بنی ہوئی الماریوں کے اندر آتش دان پر اور کئی دیگر مقامات میں جہاں سگار رکھے جا سکتے تھے۔ ان کو تلاش کیا۔ لیکن سگاروں کا بکس نہ مل سکا۔

شہزادہ نے یہ حالت دیکھی تو فرمایا "اچھا ادھر آؤ میں تم کو بتاتا ہوں میرے کمرہ کی میز پر کچھ سگار رکھے ہیں۔ یا تو خود جاکر لے آؤ۔ یا گھنٹی بجادو۔ کوئی نوکر اٹھا لائے گا۔"

"جی نہیں کسی کو بلانے کی کیا حاجت؟ میں خود ہی لائے دیتا ہوں۔"
اتنا کہہ کر کپتان ٹیش شہزادہ کو اس کمرہ میں اکیلا چھوڑ کر باہر نکلا۔

باب ۔ ۲

اسرار

گیارہ بجنے کے قریب تھے کہ کپتان شہزادہ کے کمرہ کی طرف جانے کی غرض سے لمبی غلام گردش میں پہنچا۔ دفعتاً کیا دیکھتا ہے۔ مسز مالپاس اور لیڈی سیک وِل دونوں آخر اندر کے کمرہ خاص سے باہر نکلیں اور دو قدم چل کر ٹھہر گئیں۔ ادھران کو دیکھتے ہی کپتان جھٹ ایک سایہ دار مقام پر چھپ گیا۔ اس کے اندازہ کے مطابق وہ دونوں اسی قدر تھیں کہ مسز مالپاس نے یقیناً اس کو نہ پہچانا ہوگا۔ اس کے باوجود معلوم ہوتا ہے وہ اس کی موجودگی سے واقف ہوگئی تھیں کیونکہ ایک پل کے لئے مقابل رہ کر وہ پھر اس کمرہ میں واپس چلی گئیں جس سے باہر نکلی تھیں اور اس کا دروازہ اندر سے بند کرلیا۔

ان حالات کو دیکھ کر کپتان ٹیش سخت متعجب ہوا۔ سوچنے لگا۔ آدھی رات کے وقت یہ خاموش نقل و حرکت کیا معنے رکھ سکتی ہے۔ مسز مالپاس اس مکان میں دوبارہ کس مطلب کے لئے آئی۔ اور لیڈی سیک وِل کیوں اسکو اپنے

ساتھ لئے پھرتی ہے؟ پھر اس سے بھی زیادہ امر غور طلب یہ تھا کہ مسز مالپاس نو وتیشیا سے تعارف تک نہ رکھتی تھی۔ پھر کیونکر ممکن ہوا کہ ایک ہی دن کے عرصہ میں وہ دو مرتبہ اس سے ملنے آئی۔ اور اب رات کو بھی اس کے ساتھ لگی پھرتی تھی...

اس سوال نے قدرتی طور پر کپتان کے شوق تحقیق کو مزید ترقی دی۔ اور چونکہ وہ حال ہی میں اسی عورت کے متعلق شہزادہ سے باتیں کر چکا تھا۔ اس لئے یہ معلوم کرنے کے درپے ہوا کہ وہ کس غرض سے اس مکان پر آئی اور اب کیا کرنا چاہتی ہے۔ سگاروں کی تلاش کا فرض اب پس پشت ڈالا جا چکا تھا۔ امر دریافت طلب صرف یہ تھا کہ مسز مالپاس اور لیڈی سیک دلی کے تعلقات کی اصل حقیقت کیا ہے اور اس کا صحیح حال کیونکر معلوم کیا جا سکتا ہے۔ بہرصورت ایک بات جلدی ہی اس نے اپنے آپ میں طے کر لی۔ یعنی یہ کہ مسز مالپاس کا اس گھر میں آنا ضرور کسی گہری سازش کے سلسلہ کی ایک کڑی تھا۔ گو خدا کو بہتر معلوم ہے وہ سازش کیا تھی... کسی عاشقانہ ملاقات سے تعلق رکھتی تھی یا کسی اور ہی معاملہ سے؟ لیکن اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ دونو عورتوں نے جب اسے سامنے سے آتے دیکھا۔ تو فوراً ٹھٹھک گئیں اور اس کے بعد جھٹ اپنے کمرہ میں واپس چلی گئیں۔ اتنا ضرور ظاہر تھا۔ کہ معاملہ کی تہ میں کوئی گہرا راز پوشیدہ ہے۔

تھوڑی دیر وہ چپ چاپ کھڑا سوچتا رہا۔ سخت حیران کہ اب کیا کرے کسی نہ کسی طریقہ پر وہ راز جوئی کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ایسا کوئی مقام بھی نظر نہ آتا تھا۔ جہاں چھپ کر وہ ان عورتوں کی مزید نقل و حرکت کا حال معلوم کر سکے۔ کپتان نے ایک گھومتی ہوئی نظر چاروں طرف ڈالی اور اس وقت

دفعتاً ایک کمرہ کا دروازہ نیم باز نظر آیا۔ اس بات کی یکسر پروانہ کرکے کہ وہ کمرہ خالی ہے۔ یا کوئی اور اس کے اندر موجود ہوگا۔ ہر طرح کی مصلحت اندیشی کو پس انداز کرکے اور ان گوناگوں اندیشوں کو بھی دل سے نکال کر جو اس کی موجودگی کا حال ظاہر ہونے پر خود اس کے حق میں پیدا ہو سکتے تھے اس نے جھٹ اس کمرہ کا دروازہ کھولا۔ اور داخل ہوگیا۔

اندر گھپ اندھیرا تھا۔ نہ لیمپ نہ مومی شمع اس میں روشن تھی تاہم باہر کی غلام گردش میں جو سقفی لیمپ معلق تھا۔ اس کی روشنی کی ایک جھلک دروازہ کھولنے پر کمرہ میں گئی۔ تو اس سے کپتان ٹمش نے اتنا معلوم کرلیا۔ کہ یہ کمرہ خوابگاہ کا کام دیتا ہے۔ اس کے اندر ایک طرف پلنگ بچھا ہوا اور اس کے گرداگرد مسہری لگی تھی۔

کپتان نے اندر جاکر دروازہ کو بقدر ایک انچ کھلا چھوڑ دیا۔ اور اس کے بعد واقعات کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

دو تین منٹ اس حال میں گزرے۔ گہری خاموشی ہر طرف چھائی ہوئی تھی۔ کسی طرح کی آواز اس کے کانوں میں نہ پہنچی۔۔۔

اور اب پہلی مرتبہ کپتان کو یاد آیا۔ کہ وہ تو شہزادہ کے لئے سگار ڈھونڈنے آیا تھا۔ ادھر وہ بیٹھے اس کی واپسی کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ ادھر یہ ناحق وقت ضائع کرتا پھر رہا تھا۔ پس کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔ کہ اس لاحاصل مہم کا خیال دل سے نکال کر سگار تلاش کرے۔ اور انہیں لے کر شہزادہ کی خدمت میں حاضر ہو

لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس سلسلہ میں اگلا قدم اٹھاتا۔ پھر ایک بار اس کو غلام گردش کے سرے پر ایک دروازہ آہستہ سے کھلتا سنائی دیا۔ آواز

سنتے ہی کپتان ٹینش سانس کی آواز تک کو روک کر بت کی مانند بے حرکت رہتے ہوئے واقعات کا انتظار کرنے لگا۔ ناگاہ زنانہ کپڑوں کی سرسراہٹ اور پیروں کی مدھی چاپ اس طرف کو آتی سنائی دی۔ پھر اس نے دو عورتوں کو دبی آواز میں باتیں کرتے بھی سنا۔ جہاں تک ممکن تھا۔ دروازہ کی اوٹ میں رہ کر اور صرف اتنی سی درز کھلی چھوڑ کر کہ جس سے وہ باہر کا حال معلوم کر سکے۔ کپتان ٹینش انتظار کرنے لگا۔ اتنے میں دو عورتیں اس کی طرف کو آئیں۔ مگر عین اس کمرہ کے پاس پہنچکر جس میں وہ خود چھپا تھا۔ ایک پل کے لئے ٹھیر گئیں۔ پھر ان میں سے ایک نے دوسری کا بازو ہاتھ میں لے کر اس کمرہ کا رخ کیا جو اس کمرہ کے عین بالمقابل تھا۔ جس میں کپتان ٹینش فی الحال پوشیدہ تھا۔

اور اس کے بعد ایک آواز جسے کپتان نے فوراً پہچان لیا۔ لیڈی سیک ولی کی تھی۔ ساتھ والی عورت سے کہتے سنائی دی۔

"اس طرف چھوٹی بہن اس کمرہ میں" اور یہ کہتے ہوئے اس نے آگے بڑھ کر سامنے کمرہ کا دروازہ کھول دیا۔ اور کپتان ٹینش نے دیکھا۔ اندر لیمپ جلتا اور بستر بچھا ہوا تھا۔

دونو عورتیں اس کمرہ میں داخل ہو گئیں اور کپتان ٹینش نے جو اپنے کمرہ کے دروازہ کی درز سے برابر سامنے کمرے کا حال دیکھنا رہا تھا۔ لیمپ کی روشنی میں معلوم کیا کہ ونیشیا کے ساتھ والی دوسری عورت مسز مالیاس ہے۔ دونو نے اندر جا کر دروازہ بند کر لیا جس کے بعد قریباً پانچ منٹ گہری خاموشی رہی۔

لیکن کپتان ٹینش پھر بھی واقعات کے انتظار میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ یہ بات اب تک اس کی سمجھ میں نہ آتی تھی۔ کہ ان بڑھتے ہوئے اسرار کا کیا مطلب ہے۔ کیوں ونیشیا مسز مالیاس کو آدھی رات کے وقت اس طرح کے خفیہ حالات

میں ساتھ لئے پھرتی ہے۔ پھر اس کے علاوہ مسز مال پاس کا اس جگہ آنا کیا معنی رکھتا ہے؟ کیا وہ آج کی رات اسی مکان میں بسر کرنا چاہتی تھی؟ لیکن اگر ایسا ہو۔ تو ضرور اس معاملہ کی تہ میں کوئی خاص بات ہو گی۔ کیونکہ کپتان ٹینش کو اچھی طرح معلوم تھا۔ کہ آج سے پہلے لیڈی سیک وِلی اور مسز مال پاس میں گہرے تعلقات ایک طرف معمولی سا میل جول بھی نہ تھا۔ نیز دونو کے عادات و اطوار کو جانتے ہوئے اس کے لئے یہ معلوم کرنا مشکل نہ تھا۔ کہ ذہین اور مصلحت اندیش وینشیا ایک اس طرح کی آہستہ رو سادہ مزاج عورت کو جیسی مسز مال پاس تھی۔ اپنی سہیلی بنانے کے لئے عام حالات میں ہرگز آمادہ نہ ہو سکتی تھی۔ پس وہ کوئی خاص ہی بات ہو گی جس کو مدِ نظر رکھ کر وہ کرنیل کی بیوی کو حامی کار بنانا چاہتی تھی۔ ان سب باتوں کے علاوہ کوئی تو وجہ ہو گی کہ ان دونوں کی آمد و رفت نہایت پراسرار حالات میں ہو رہی تھی۔ غرض سارے پہلو سوچ کر کپتان کے لئے اس نتیجہ پر پہنچنا دشوار ثابت نہ ہوا۔ کہ ضرور اس دال میں کالا ہے۔ کوئی اس قسم کا گہرا بھید ضرور ہے جس کا حال سر دست معلوم نہیں کیا جا سکتا۔ اور جس کی حقیقت واقعات کی رفتار ہی سے ظاہر ہو گی۔۔۔

یہ خیالات تھے۔ جو یکے بعد دیگرے کپتان ٹینش کے دماغ میں پیدا ہوتے لیکن آدمی ہمت کا دھنی اور گھات کا پورا تھا۔ بدستور اپنی جگہ پر جم کر کھڑا رہا۔ اس کو یقین کامل تھا۔ کہ ضرور اس سلسلہ میں کوئی نیا واقعہ عنقریب پیش آئیگا اس طرح پانچ منٹ اور گزر گئے۔ اور اس وقت پھر کسی کے لمبی غلام گردش میں دبے پاؤں چلنے کی آواز سنائی دی۔

کپتان ٹینش نے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھتے ہوئے دروازہ کی اوٹ سے باہر نظر ڈالی۔ کیا دیکھتا ہے۔ لیڈی سیک وِلی کی پرستار خاص جیسیکا جو اس کی

کامل محرم راز تھی۔ اس طرف کو چلی آتی ہے۔ اور چونکہ وہ بھی لیڈی سیک ولی اور مسز مال پاس کی مانند دبے پاؤں چلتی اور محتاط نظروں سے ادھر ادھر دیکھتی جاتی تھی۔ اس لئے کپتان ٹینش کے شبہات کو اب مزید تقویت ہوئی یعنی اس کو یقین کامل ہوگیا۔ کہ ضرور کوئی گہری سازش عمل میں لائی جا رہی ہے اور ان دو عورتوں کی طرح جیسیکا بھی زندگی کے اس ناٹک میں اپنا پارٹ ادا کرنے والی ہے۔

اس کمرہ کے دروازہ کے پاس پہنچکر جس میں لیڈی سیک ولی اور مسز مالپاس فی الحال موجود تھیں جیسیکا کھڑی ہو گئی۔ اور اس کے بعد دو بار ہلکی دستک دی۔

ونیشیا نے اپنے ہاتھ سے دروازہ کھولا۔

"بانو میں اس لئے حاضر ہوئی ہوں" معتمد کنیز نے اس طرح کی دبی آواز میں جو بہر حال کپتان ٹینش کے کانوں تک پہنچ سکتی تھی۔ اپنی مالکن سے کہا "اگر کوئی اور خدمت میرے لائق ہو۔ تو فرما دی جائے"

"نہ بس فی الحال اور کوئی کام تمہارے کرنے کا نہیں" ونیشیا نے اس کو جواب دیا "میں نے خود ہی مسز مالپاس کو شب خوابی پہنا دی ہے۔ اور عنقریب فارغ ہو کر واپس آتی جاتی ہوں"

"تو کیا میں جاؤں؟" جیسیکا نے مودبانہ پوچھا

"ہاں سر دست تم واپس جا سکتی ہو۔ تاہم یاد رکھنا۔ اس وقت گیارہ بجے ہیں" لیڈی سیک ولی نے معنی خیز لہجہ میں کہا۔ جس کے بعد جیسیکا جدھر سے آئی تھی۔ اسی طرف کو واپس چلی گئی اور لیڈی سیک ولی نے پھر کمرہ کا دروازہ بند کر لیا۔

خادمہ کے رخصت ہونے کے قریباً ایک یا دو منٹ بعد وینشیا کمرہ سے باہر نکلی۔ لیکن چونکہ اسے کپتان ٹینش یا کسی دوسرے آدمی کی موجودگی کا گمان تک نہ تھا۔ اس لئے اس نے مزید رازداری سے کام نہ لیتے ہوئے کھلے دروازہ میں کھڑے ہو کر پیچھے دیکھا۔ اور بظاہر مسٹر مالپاس کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

"لو بہن اب میں جاتی ہوں شب بخیر۔۔ خدا چاہے سب کام ٹھیک ہو جائے گا۔"

اتنا کہہ کر وہ باہر نکلی۔ کواڑ بند کر دیئے۔ پھر ان میں قفل لگا دیا۔ اور کنجی نکال کر اس پائیدان کے نیچے رکھ دی جو کمرہ کے دروازہ کے باہر پڑا تھا۔

اتنا کر کے وہ بھی اسی طرف کو رخصت ہو گئی۔ جدھر اس کی نوکرانی جیسیکا ذرا دیر پہلے گئی تھی۔ کپتان ٹینش کان لگا کر اس کے پیروں کی مدھم ہوتی ہوئی چاپ سنتا رہا۔ آخر ایک مقام پر پہنچکر آواز سنائی دینی بند ہو گئی۔ پھر ایک دروازہ کھلا اور بند ہوا۔ اس کے بعد گہری خاموشی چھا گئی۔۔۔

باب - ۳

نوید جانفزا

اب کپتان ٹینش کے لئے حالات کی بنا پر یہ معلوم کرنا مشکل نہ تھا کہ لیڈی سبک دلی غالباً اپنے کمرہ خاص میں واپس چلی گئی ہے۔ وہی جس سے اس منے

چپٹیمنز اس کو مسز مالپاس کے ہمراہ باہر آتے دیکھا تھا۔ ہر طرح مطمئن ہو کر اس نے کمرہ کا دروازہ ذرا اور زیادہ کھولا۔ پھر گردن نکال کر چاروں طرف نظر ڈالی۔ اور آخرکار یہ معلوم کرنے کے بعد کہ جگہ حدِ نگاہ تک خالی ہے وہ بھی باہر نکل آیا۔ اور سیدھا اس کمرہ کی طرف چلا جس میں شہزادہ حالت انتظار میں بیٹھا تھا۔

کپتان کو واپس آتا دیکھ کر شہزادہ نے حیرت سے بھویں اٹھالیں اور اس کے بعد متعجبانہ کہا" تم نے سگار لانے میں بہت دیر کر دی۔ آخر کہاں گم ہو گئے تھے؟ کم و بیش بیس منٹ اس وقت کے بعد گزر چکے ہوں گے جب تم رخصت ہوئے تھے۔ اب میں سوچ ہی رہا تھا کیا گھنٹی بجا کر کسی نوکر کو بلاؤں اور اس کو تمہاری تلاش میں بھیجوں ..."

کپتان ٹیش نے پراسرار طریقہ پر ایک انگلی اپنے منہ پر رکھتے ہوئے دبی آواز میں کہا" چپ سرکار چپ۔ یہ وقت بے ضرورت باتوں میں ضائع کرنے کا نہیں۔ ذرا میری گزارش سنئے۔ ایک بڑا ہی عجیب اور پراسرار واقعہ جس کا سر پیر اب تک میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس وقت پیش آ رہا ہے ...."

"پراسرار واقعہ! ... کیسا؟ کس جگہ؟" شہزادہ نے حیرت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"حضور اسی مکان کی چار دیواری میں" کپتان ٹیش نے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا" اور اب سنئے خوشخبری عرض کرتا ہوں کہ مسز مالپاس جس کو حضور تھوڑی دیر پہلے یاد فرما رہے تھے از خود اس جگہ آ گئی اور غالباً آج کی رات اسی مکان میں رہنا چاہتی ہے۔ چنانچہ وہ اس وقت اپنے کمرہ خواب میں اکیلی ہے ... لیڈی سیک وِلی میرے سامنے اس کو

وہاں پہنچا کر چلی گئیں میں سامنے والے کمرہ میں چھپ کر سب کچھ دیکھتا اور سنتا رہا ہوں"

"آہ۔ کیا کہتے ہو... گھانس تو نہیں کھا گئے کیا؟" شہزادہ نے اور بھی زیادہ حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔

"حضور نہ میں نے گھانس کھائی۔ نہ میرے حواس میں فرق آیا ہے" کپتان ٹیش نے فوراً جواب دیا "یقین فرمائیے۔ جو کچھ میں عرض کرتا ہوں۔ امر واقعہ ہے۔ اور اب اتنا ہی اور گذارش کرنا باقی ہے کہ خدا نے ایک نادر موقعہ حضور والا کی راہ میں پیدا کیا ہے... وہ باب زریں جس کا انتظار تھا۔ خود بخود کھل گیا۔ اور خنجر اور لہو کی قسم! میں بمنت عرض کرتا ہوں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے میں پس و پیش نہ کیجئے"

"لیکن ٹھہرو۔ مجھ کو یقین نہیں آتا۔ جو کچھ تم کہہ رہے ہو۔ صحیح ہو سکتا ہے؟" شہزادہ نے کسی قدر بے تابی کی حالت میں کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ "سچ بتاؤ کپتان ٹیش مذاق تو نہیں کرتے ہو؟"

"حضور اس خادم کی ناچیز رائے پوچھیں تو ایک منٹ دیر نہ کریں" ٹیش نے بے صبری کے لہجہ میں جواب دیا "بھلا میری کیا حقیقت کہ سرکار والا کو مبتلائے غلط فہمی کرنے کی جرأت کر سکوں۔ بس آئیے میں حضور کو ساتھ لے کر چلتا ہوں۔ اگر چند منٹ کے اندر اندر آپ کی ملاقات اس نازنین سے نہ کرا دوں۔ جس کے لئے تھوڑی دیر پہلے آپ اتنی خواہش کر رہے تھے۔ تو میرا نام رولینڈ ٹیش نہیں"

شہزادہ کی رگوں میں کچھ تو پہلے ہی پنچ شراب پینے سے خون جوش مارنے لگا تھا۔ اب کپتان ٹیش کی باتوں نے اس کو اور بھی زیادہ مشتعل کر دیا۔

نفسانیت کا دبا ہوا شعلہ بھڑک اٹھا۔ سینہ میں تلملاہٹ ہونے لگی۔ تخیل نے صد ہا دلفریبیوں کا نظارہ پیش کیا۔ چنانچہ ہر طرح کی مصلحت اور پاس عزت کو نظر انداز کر کے حتیٰ کہ اس بات کو بھی یکسر دل سے نکال کر کہ اگر اس واقعہ کی خبر دنیشبا کو ہو گئی۔ تو وہ کیا کہے گی۔ حضرت آمادہ ہو گئے۔

کپتان تمیش ان کو اپنے ساتھ لیے اس گزرگاہ میں پہنچا۔ جہاں سے متر وہ سارے واقعات جو مذکور ہو چکے ہیں۔ پیش آ گئے تھے۔ اس کمرہ کے بند دروازہ کے پاس جا کر جس کے اندر مسز مالیاس بند تھی۔ اس نے چٹائی کو ایک طرف ہٹایا اور کنجی ہاتھ میں لے لی۔ اس سے شہزادہ کو قدرتی طور پر بڑا تعجب ہوا آخر کنجی کا دروازہ کے باہر رکھا جانا کیا معنی رکھ سکتا تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ کوئی سوال پوچھے کپتان نے پھر ہونٹوں پر انگلی رکھ کر چپ رہنے کا اشارہ کیا اور حضرت اپنے خیالات کو ضبط کرنے پر مجبور ہو گئے۔

اس کے بعد سب کام آناً فاناً ہو گیا۔ کپتان تمیش نے کنجی کی مدد سے جھٹ قفل کھولا۔ اور شہزادہ کو ایک طرح پر ہلکا سا دھکا دیتے ہوئے کمرہ میں داخل کر دیا...

پھر اس سے پہلے کہ شہزادہ معاملہ کی سنگینی پر غور کرنے یا حرف اعتراض منہ سے نکالنے کے قابل ہوتا۔ تمیش نے جھٹ دروازہ پھیر کر باہر سے قفل لگا دیا۔ اور کنجی اپنی جیب میں رکھ لی۔ یہ سب کچھ کر کے وہ پھر اسی سامنے والے کمرہ میں چھپ کر کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ اس کے دل کو یقین کامل ہو چکا تھا۔ کہ معاملہ اسی قدر نہیں۔ جتنا اس کے دیکھنے میں آ چکا تھا۔ ضرور اس کا تتمہ کچھ اور ہو گا... لیکن کیا؟ بہرحال وہ اس تماشہ کو حد آخر تک دیکھنے کی خواہش رکھتا تھا۔ بند دروازہ کی کنجی کا باہر کی چٹائی کے نیچے رکھا ہوا پایا جانا۔ اس بات کی دلیل تھا۔ کہ کسی کی

آمد کا انتظار ہے۔ لیکن کس کی اور کس مطلب کے لئے ؟ یہ سب باتیں دریافت طلب باقی تھیں۔ اور کپتان ٹیش ہرگز ایسا آدمی نہ تھا۔ جو رفع استعجاب کا شوق پورا کئے بغیر رہتا ...

باب ۔ ۴

ایک ڈر دو طرف

ادھر شہزادہ کا حال سنئے۔ جب وہ کمرہ میں داخل ہؤا تو کیا دیکھتا ہے۔ ایک جانب تپائی پر لیمپ روشن ہے۔ اور ایک خوشنما پلنگ جس کے گرد مسہری تنی ہوئی تھی۔ ایک کونے میں بچھا ہے۔ اس نے جھٹ آگے بڑھ کر پردہ اٹھایا اور فکرمند نظروں سے مسز مال پاس کو بستر پر لیٹے ہوئے دیکھا... فکرمند اس لئے کہ مرد فاسق و اباش ہونے کے باوجود یہ تشویش اس کے دل کو لگی تھی کہ وہ چونکہ مسز مالپاس کی رضامندی کے بغیر کمرہ میں گیا ہے۔ اس لئے نہ جانے وہ اسے دیکھ کر چیخیں مارنا یا شور و غل مچانا شروع کردے۔

لیکن واقعہ میں ایسی کوئی بات نہ ہوئی۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ خاتون لیڈی سیک ولی کے زیرِ تعلیم دوسری طرف منہ کرکے نیند کا بہانہ کرنے کو آنکھیں بند کئے پڑی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ ونیشیا نے رخصت ہونے سے پہلے اس کو خوب اچھی طرح سمجھا دیا تھا۔ کہ شوہر کی آمد کے انتظار میں اس طریقہ پر لیٹنا۔ کہ حمال پژمردہ بھی حسن جانفزا کی صورت اختیار کرلے۔ چنانچہ ان ہدایات کی تعمیل میں بھولی اور بیک جان مسز مال پاس جو درحقیقت اس طرح کی باتوں

کا بالکل تجربہ نہ رکھتی تھی۔ اس طرح بستر پر دراز ہوگئی کہ اپنی ذات میں حسن شیریں کی سحر انگیزیاں نہ رکھتے ہوئے بھی وہ محض اس ڈھنگ سے دیکھنے والے کے سینہ میں جوش عشق پیدا کر سکے۔ چنانچہ جس وقت شہزادہ کمرہ میں داخل ہوا۔ تو اس غریب نے یہی سوچا کہ اس کا شوہر ونیشیا کی تلاش میں اس جگہ آیا ہے۔ کیونکہ لیڈی سیک ولی کی طرف سے کچھ اسی طرح کا وعدہ کرنیل مالپاس کے ساتھ کیا جا چکا تھا۔ ہر چند مسز مالپاس کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اسکی ذات میں حسن و جمال کی وہ سحر طرازیاں موجود نہیں۔ جو فیاض قدرت نے ونیشیا کو عطا کی ہیں۔ پھر بھی اس کی دلی خواہش یہ تھی۔ کہ کرنیل اس کی نیم برہنہ صورت دیکھ کر اتنا وارفتہ ہو کہ ونیشیا کو فراموش کر دے۔ محو خواب ہونے کا بہانہ بھی اس نے اس غرض سے کیا تھا۔ کہ اس کے شوہر کو (کیونکہ اسے مالپاس کے سوا کسی اور کے اندر آنے کا گمان تک نہ تھا) اتنی مہلت مل جائے کہ وہ اپنے خیالات پر قابو پا کر اس مایوسی پر جو ایک طرح لازماً اس کو پیش آنی تھی بخوبی غالب آ سکے۔ نیز اس کی اپنی سادہ دلفریبیوں کو جنہیں اس نے تاحدامکان بڑھانے کی کوشش کی تھی۔ اور جن کے متعلق ونیشیا کے سمجھانے سے اسکو یقین ہونے لگا تھا۔ کہ وہ درجہ محدود میں اس کے اندر بھی موجود ہیں۔ پوری توجہ کے ساتھ دیکھ سکے۔ یہ خیال اس کے دل میں پوری طرح جاگزیں کر دیا جا چکا تھا۔ کہ جب اس کا شوہر عرصہ دراز کے بعد ناگہاں اس کی پامال جوانی دیکھے گا تو یقیناً اس کے سینہ میں جوش محبت از سر نو تازہ ہو جائے گا۔

لیکن جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے۔ شہزادہ ان باتوں سے قطعاً بے خبر اور سوال کے اس پہلو سے کسی طرح کی واقفیت نہ رکھتا تھا۔ کہ مسز مالپاس کو اپنے شوہر کی آمد کا انتظار ہے۔ فی الحقیقت اسے بالکل معلوم نہ تھا۔ کیوں وہ اس کمرہ میں

آئی اور کس غرض سے اس مکان کی چار دیواری میں رات بسر کرنا چاہتی تھی۔ اس کے علاوہ یہ بھی اس کو معلوم نہ تھا کہ مسز الیاس نے خواب کا محض بہانہ کر رکھا ہے۔ لیمپ کی روشنی میں اس نے یہی دیکھا کہ وہ بے خبر پڑی سو رہی ہے ہر حال اس ایک نظر میں جو اس نے اس محو خواب نازنین پر ڈالی اس کے سینہ کا دبا ہوا جوش نفسانیت پورے زور سے بھڑک اٹھا۔ عورت کا ایک برہنہ بازو سر کے نیچے دبا ہوا خوشنما سیاہی مائل۔ بھورے بال بے ترتیبی سے ناز بالش پر کھسکے ہوئے اور شانے اور چھاتی کا کچھ حصہ برہنہ تھا۔ اس کا دوسرا سفید اور سڈول بازو اس لحاف پر رکھا ہوا تھا جس کے نیچے اس کی قامت موزوں کا صحیح اندازہ کرنا بوالہوس شہزادہ کی نگاہ پر شوق کے لیے غیر ممکن نہ تھا۔ لیکن چونکہ مسز الیاس واقعہ میں بیدار تھی۔ اور اس نے نیند کا محض بہانہ کر رکھا تھا۔ اس لئے اب اپنے خیال کے مطابق شوہر کو کمرہ میں آتا جان کر اس کے رخساروں پر جوش کی ہلکی سرخی پیدا ہو گئی۔ وہ اس کے خوشنما مرطوب ہونٹ (جیسا نیند کی حالت میں اکثر ہوا کرتا ہے) اتنے سے وا ہو گئے کہ ان کے اندر وہ خوشنما چمکیلے اور ہموار دانت جنہیں دیکھ کر شہزادہ سو جان سے مفتون ہو چکا تھا۔ ایک حد خاص تک نظر آنے لگے۔

قصہ مختصر یہ وہ دلکش نظارہ تھا۔ جو شہزادہ نے مسہری کا پردہ ہٹا کر ایک پل کے لئے دیکھا۔ لیکن اتنے میں ہی اس کا خون رگوں میں جوش مارنے لگا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ ایک نہایت تیز آگ اس کے سینہ میں مشتعل ہے۔ اور واقعہ میں کوئی نئی بات نہ تھی۔ عیش پرست شہزادہ جب کسی موقعہ پر نئی عشقیہ مہم میں فتح حاصل کرنے کے قریب ہو تو اس کی حالت اسی طرح ہو جایا کرتی تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ عجیب دبدا میں پڑا تھا۔ اس لئے

کہ جہاں ایک طرف اس زریں موقعہ سے فائدہ اٹھانے کو بیتاب تھا وہیں مقابلہ میں یہ حوصلہ فرسا حقیقت بھی نظروں کے سامنے تھی۔ کہ جب یہ عورت بیدار ہو کر اسے کمرہ میں کھڑا دیکھے گی۔ تو عین ممکن بلکہ لازم ہے۔ شور و غل مچانا شروع کردے۔ جس کے بعد گھر کے نوکر چاکر اور دوسرے لوگ جمع ہو جائینگے۔ اور کچھ بنائے نہ بن پڑے گا۔ بلکہ الٹا ندامت اور فضیحت ہو گی... پھر اب کیا کیا جائے؟

تھوڑی دیر۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ صرف ایک یا دو ثانیہ کے عرصہ قلیل تک وہ خوب گہری سوچ میں پڑا رہا۔ پھر کسی فیصلہ پر پہنچکر اس تپائی کی طرف گیا۔ جس پر لیمپ روشن تھا۔ اور جاتے ہی اس کو گل کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی مسز مالپاس نے جو درحقیقت سوتی ہوئی نہیں بلکہ نیند کا محض بہانہ کر رہی تھی۔ فقط احساس سے ہی کمرہ کی فضا میں تبدیلی معلوم کر کے جھٹ آنکھیں کھول دیں۔ اس وقت اس نے دیکھا۔ گھپ اندھیرا ہر طرف چھایا ہے۔ اور ایک دراز قد صورت تپائی کے قریب کھڑی ہے لیکن اس سے زیادہ وہ نو وارد کی شخصیت کے بارہ میں کوئی اندازہ قائم نہ کر سکی۔

لیکن چونکہ اس کو یقین کامل تھا۔ کہ اس کا شوہر ہی ونیشیا کی تلاش میں آیا ہے وہ اس شخص کے انداز سے جو سوتے میں دفعتاً جاگ اٹھا ہو۔ ذرا سی حرکت کر کے نرم لہجہ میں بولی "میری جان کے مالک پرسی... کیا تم ہو اتنسکر ہے ہم پھر ایک دوسرے سے ملے۔ لیکن جہاں تک میرا خیال ہے۔ تمہیں اس کمرہ کے اندر میری موجودگی کا گمان نہ تھا" یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے لہجہ میں ملامت کا ہلکا سا اثر پیدا کر لیا۔ "اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں۔ کہ تمہارے دل کو اس وقت فرط حیرت سے بھاری صدمہ پہنچا ہوگا۔ جب تم

نے لیڈی سیک ولی کی بجائے جس سے ملنے تم اس جگہ آئے تھے مجھے ... اپنی فرمانبردار بیوی کو جس سے تم نے ہمیشہ تغافل برتا۔ اور جسے شاید تم اپنا دشمن سمجھتے رہے ہو۔ پڑے پایا۔ لیکن میرے والی میں کہتی ہوں۔ کیوں تم نے روشنی گل کر دی؟ کیا تمہیں میری صورت پسند نہیں آتی۔ یا میں اتنی ہی قابلِ نفرت معلوم ہوتی ہوں۔ کہ تم مجھے دیکھنا گوارا نہیں کر سکتے؟... یا سچ کہنا ایسا تو نہیں کہ تمہارا اپنا ضمیر پچھلی بدسلوکیوں کے لئے تم کو ملامت کرنے لگتا ہے اور تم مجھ سے چار آنکھیں کرنے کی جراٗت نہیں کر سکتے! آہ اگر سچ مچ ایسا ہے... اور میں خدا سے دست بدعا ہوں کہ یہی اصلی حقیقت ہو۔ تو پھر میرے دل کو کم از کم یہ اطمینان حاصل ہو گیا۔ کہ تمہاری سابقہ نیک خصلت کا کچھ اثر اب تک تمہاری ذات میں باقی ہے۔ اور تم واقعہ میں اتنے بے رحم نہیں جتنا میں حالات کی بنا پر سمجھنے پر مجبور تھی... لیکن کیوں تم چپ چاپ کھڑے ہو؟ کیوں میری باتوں کا جواب نہیں دیتے؟ کیا اس خلاف امید ملاقات سے تمہارے دل کو ایسا ہی بھاری صدمہ پہنچا ہے۔ کہ تم اب تک اس کے اثرات پر غالب نہیں آ سکے؟ یا کیا تم میرے الفاظ کو نفرت اور حقارت کے ساتھ سنتے ہوئے قابلِ نظر اندازی خیال کرتے ہو؟ لیکن پیارے پرسی۔ میں ایک عجیب خوشخبری تم کو سناتی ہوں... ایسی اچھی جسے سن کر تمہارا دل باغ باغ ہو جائیگا آرام اور دولت حاصل کرنے کے بارہ میں ایک بڑی نیک خبر... کیا اب بھی تم میری باتوں کا جواب نہ دو گے...؟"

اس داستان کے پڑھنے والے غالباً ہماری تحریر سے بہت زیادہ اپنے تخیل کی مدد سے اس گہری پریشانی اور ناقابل ضبط اضطراب کا اندازہ کر سکتے ہیں جو شہزادہ کے دل کو اس وقت لاحق ہوا۔ جب مسز الپاس نے یہ لمبی تقریر

شروع کی۔ فی الحقیقت جب پہلا ہی لفظ "پرسی" کا جو کرنیل مالیاس کا ذاتی نام تھا۔ شہزادہ کے کانوں میں پہنچا۔ تو جس طرح اندھیری رات میں بجلی کی چمک آن واحد کے لئے روشنی پیدا کر دیتی ہے۔ اسی طرح شہزادہ کے دماغ میں بھی واقعات کی اصلیت کی جھلک پیدا ہو گئی۔ صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ مسز مالیاس کو اپنے شوہر کی آمد کا انتظار تھا۔ اس کے بعد جوں جوں عورت نے سلسلہ تقریر جاری رکھا۔ شہزادہ کی پریشانی زیادہ بڑھتی گئی۔ اس نے معلوم کر لیا۔ کہ وہ ساری باتیں اسے اپنا شوہر سمجھ کر کہتی ہے۔ اور ان باتوں کے ذریعہ سے روٹھے کو منانے اور عفو و درگزر حاصل کرنے کی توقع کرتی ہے۔ اب یہ جاننا اس کے لئے دشوار نہ تھا۔ کہ جب عنقریب اس کو معلوم ہوگا۔ کہ جو شخص کمرہ میں داخل ہوا در حقیقت اس کا شوہر نہیں جس کا اس کو انتظار تھا۔ بلکہ ایک مرد غیر ہے جو موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اس کی لاعلمی میں کمرہ کے اندر گھس آیا ہے۔ اور اندھیرے میں چپ چاپ کھڑا اس کی باتیں سنتا ہے۔ تو اس کے دل کی کیا کیفیت ہو گی اور اس وقت حالت جوش میں نہ جانے وہ کن پریشان کن حرکات کی مرتکب ہونے لگے گی۔

لیکن تیر جو کمان سے نکل گیا ہو۔ اس کو واپس لانا غیر ممکن ہوتا ہے اس لئے اب قابل غور بات یہ تھی۔ کہ پیش آمدہ حالات میں کیا کیا جائے؟ ہر چند شہزادہ اس طرح کے کاموں میں بے خوف اور دیدہ دلیر مشہور تھا۔ پھر بھی ایک ستم رسیدہ مظلوم عورت کی زبانی وہ فریادی الفاظ سن کر جو وہ غائبانہ اپنے شوہر سے کہہ رہی تھی۔ اس کا دل اتنا بے قرار ہوا۔ کہ ایک بار جی میں آئی دروازہ کھول کر باہر نکل جائے۔ لیکن پھر اس کو یاد آیا۔ کہ ناہنجار ٹیش دروازہ کو باہر سے بند اور مقفل کر گیا ہے۔ اس لئے خواہش رکھتے ہوئے بھی اس کے لئے باہر

نکلنا غیر ممکن تھا۔ بعداز وقت عیاش شہزادے نے دل ہی دل میں کپتان کو لاکھوں صلواتیں سنائیں۔ اور اس خیال سے بُرا بھلا کہا۔ کہ اس کمبخت نے ایک ایسی سخت مصیبت اس کے سامنے کھڑی کر دی جس سے نجات حاصل کرنے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔

خیر ایک بات چونکہ ظاہر تھی۔ یعنی پیچھے ہٹنے کی اب کوئی صورت ممکن نہیں رہی۔ اس لئے اگلا سوال دہ چند شدت کے ساتھ یہ پیدا ہوا۔ کہ اس طرح کے حالات میں کیا کیا جائے؟ اس عرصہ میں بے خبر عورت واقعات کی صحیح نوعیت سے بے خبر لیڈی سیک ولی کے زیر تعلیم شوہر کے روبرو پند و نصیحت کا دفتر کھولے تقریر کئے جاتی تھی۔ مگر شہزادہ جوں جوں اس کی باتیں سنتا۔ اور زیادہ دہشت زدہ ہوتا تھا۔ عورت نے پوچھا تھا۔ کیوں تم نے لیمپ بجھا دیا؟ اب شہزادہ سوچتا ہے۔ اس کا کیا جواب دے۔ پھر اس نے دریافت کیا۔ کیوں تم میری باتوں کا جواب نہیں دیتے؟ شہزادہ سخت حیران کہ جواب دے تو کیا۔ اور عذر پیش کرے تو کس پیرایہ میں؟ حالت سخت تشویشناک ہونے لگی تھی۔ اگر وہ اپنی حقیقت ظاہر کرتا ہے۔ تو گھر بھر میں طوفان بے تمیزی برپا ہونے کا اندیشہ ہے اور چپ رہنے کی صورت میں بھی بات بنتی نظر نہیں آتی . . .

باب ۔ ۵

بھول بھلیاں کا ناٹک

یکایک شہزادہ کو کپتان ٹیش کے وہ الفاظ یاد آئے۔ جو اس نے عورت کی

نرم مزاجی اور منکسر طبیعت کے بارہ میں کہے تھے۔ اور جن کے سلسلہ میں یہ بھی کپتان نے اس کو بتایا تھا کہ جب آپ نے اس سے اظہار محبت کیا۔ تو یقیناً وہ اسے داخل قدر افزائی سمجھے گی۔ اس امید کا سہارا لے کر شہزادہ نے آخری فیصلہ یہ کیا کہ جو ہو سو ہو۔ رفتہ رفتہ اپنے آپ کو ظاہر کر کے عورت کو بس میں لانا اور رام کرنا چاہیئے۔ یہی ایک آخری صورت تھی۔ جس کے سوا اور کوئی چارہ کار نظر نہ آتا تھا۔

اس نتیجے پر پہنچکر وہ دبے پاؤں چلتا مسہری کے پاس پہنچا۔ پھر اپنا ہاتھ آگے نکال کر اس نازنین کا ہاتھ پکڑا۔ اور ایک لفظ تک منہ سے کہے بغیر اسے اپنے ہونٹوں سے لگالیا۔ گویا محبت کا بوسہ دیا۔ یہی وہ موقعہ تھا۔ جب عورت اپنی پہلی تقریر ختم کر کے جواب کا انتظار کرنے لگی تھی۔

بہر حال اب جو شہزادہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس کو پیار کیا۔ اور چوما۔ تو وہ پھر ایک بار پر مسرت لہجہ میں بولی "آہ میں یہ دیکھ کر خوش ہوں۔ کہ تمہارے دل کو پیش آمدہ مایوسی کی وجہ سے رنج و کدورت نہیں ہے۔۔۔ لیکن کیوں تم مجھ سے دور دور رہنے کی کوشش کر رہے ہو؟ اس جگہ پلنگ پر میرے پاس بیٹھ جاؤ۔ تاکہ ہم اچھی طرح تبادلہ خیالات کر سکیں۔ لیکن کیا بات ہے" وہ دفعتاً گفتگو کا رخ ایک اور ہی پہلو میں لے جاتے ہوئے بولی "تم تو مونچھیں رکھا کرتے تھے۔ پھر انہیں منڈوا کیوں ڈالا؟" (واقعہ یہ ہے کہ شہزادہ کا بالائی ہونٹ چونکہ صاف تھا۔ اس لئے اب جو اس نے مسز مالیاس کا ہاتھ منہ سے لگایا۔ تو اس کو یہ جاننے کا موقعہ مل گیا۔ کہ چومنے والے کی مونچھیں ندارد ہیں۔ بات حالانکہ بہت معمولی تھی۔ اور لیڈی سیک ولی نے ہدایات دیتے وقت سختی سے تاکید بھی کر دی تھی۔ کہ وہ دوران گفتگو میں غیر متعلق

باتوں پر دھیان نہ دے۔ لیکن انسان کی عادتیں دبائے نہیں دبتیں مسز مالپاس اپنی سادگی کے باعث یہ جملہ معترضہ کہنے پر مجبور ہو گئی" پھر اس کے علاوہ میں یہ بھی دیکھتی ہوں۔ تمہارا ہاتھ اتنا ملائم نہیں۔ جتنا پیشتر ہوا کرتا تھا... ارے اس میں تو جھریاں پڑنے لگی ہیں... میرے خدا نہ جانے تم اس عرصہ میں کس قسم کی آوارہ زندگی بسر کرتے رہے ہو۔ کہ چند ماہ کے اندر اندر تمہاری یہ حالت ہو گئی ٹھیرو مجھے سوچ لینے دو۔ غالباً پچھلے اکتوبر کی بات ہے۔ تم مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے اور اب اپریل کے آخری دن ہیں... مگر ایں! پھر تم نے اپنا ہاتھ کیوں کھینچ لیا... ؟"

واقعہ میں شہزادہ نے اس کی نئی باتیں سن کر اور اس نتیجہ پر پہنچکر کہ ابھی اس کے لئے اپنی شخصیت ظاہر کرنے کا وقت نہیں آیا حالت اضطراب میں ہاتھ پیچھے ہٹا لیا تھا۔ لیکن پھر جب عورت نے ملامت آمیز لہجہ میں آخری الفاظ کہے تو اس نے دلجوئی کی غرض سے تین چار مرتبہ اس کے رخسار مصفا پر ہاتھ پھیرا۔ اور اس کے بعد ایک کرسی لے کر اس کے پلنگ کے پاس بیٹھ گیا۔

یہ حالت دیکھ کر عورت نے پھر کہنا شروع کیا" سنو پرسی میں ایک بڑی دل خوش کن خبر تمہیں دیتی ہوں۔ مجھ کو یقین ہے تم ضرور میری تجویز قبول کرو گے کیونکہ انکار میں ہم دونوں کا نقصان ہے۔ اور ماننے میں سب سے زیادہ تمہارا اپنا فائدہ بحث کی خاطر یہ بھی مان لیا جائے۔ کہ تمہیں مجھ سے کسی طرح کی محبت نہیں ہے تو بھی کیا جگ ہنسائی سے بچنے کے لئے اس کی ضرورت نہیں۔ کہ ہم میاں بیوی کی سی زندگی بسر کریں۔ بلا سے ہمارے تعلقات کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ دنیا پر تو یہی ظاہر ہو کہ آرام سے مل کر رہتے ہیں۔ لیکن شاید تم کہو گے۔ کہ تاہل کی زندگی بسر کرنے کو روپیہ کہاں سے آئے گا؟ تو اس کا جواب میں دیتی ہوں قسمت

کی یاوری سے میری مالی حالت بہتر ہو چکی ہے۔ خدا نے پانچہزار پونڈ سے میری امداد کی ہے اور میں یہ روپیہ اپنے ساتھ لیتی آئی ہوں۔ تاکہ تم اسے دیکھ کر اس بات کا اطمینان کر سکو کہ میں غلط نہیں کہتی۔ لیکن میرے خدا یہ تم نے بیٹھے بٹھائے کیا سوچا کہ لیمپ گل کر دیا۔ بات اب تک میری سمجھ میں نہیں آئی کہ آخر کس لئے۔۔۔؟"

اس عرصہ میں رفتہ رفتہ شہزادہ نے نہ صرف اپنے حواس منتشر پر اچھی طرح قابو پالیا تھا۔ بلکہ اب جو اس کا ہاتھ مسز مالپاس کے دست نازک اور اس کے سڈول بدن سے مس ہوا تو اس کی سالخوردہ رگوں کے اندر دبا ہوا جوش بھی تازہ ہو گیا۔ جذبات کا دریا امنڈ پڑا۔ فاسد خواہشوں نے مجنونانہ تندی حاصل کر لی شہزادہ کی چشم تخیل کو وہ صدہا دلفریبیوں کے ساتھ نظر آئی۔ آرزوئے وصل میں زندگی پر بہار دکھائی دینے لگی۔ خوبی تقدیر سے وہ اب اس کے بالکل قریب تھی اور ان کے تعلق میں صرف اتنی سی بات مزاحم تھی۔ کہ عورت کی طرف سے کسی طرح کا ہنگامہ برپا نہ ہو۔ تو اس کے لئے اگر مصلحت کوشی برتی جائے۔ اور سب کام آہستگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ ہو کہ عورت کی طرف سے مزاحمت کا اندیشہ باقی نہ رہے۔ تو پھر اس کے برابر خوش نصیب آدمی اور کون ہو سکتا تھا۔۔۔

اس نتیجہ پر پہنچکر شہزادہ نے پھر ایک بار مسز مال پاس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس کو شوق محبت سے چوما۔ پھر اور بھی دلیر ہو کر اس کی پیشانی اور رخساروں کو بوسے دیئے۔ لیکن اس وقت دفعتاً عورت بڑے زور کے ساتھ تڑپی۔ اور اس طرح کی اضطرابی حرکات اس نے کیں۔ گویا کوئی اس کے درپے ہلاکت تھا۔ وجہ یہ ہوئی۔ کہ شہزادہ نے چونکہ گلے میں جواہرات سے مزین نشان پہن رکھا تھا۔ وہ جھک کر بوسہ دینے کے موقعہ پر عورت کے بدن کو چھو گیا۔ اس ٹھنڈی چیز کے بدن سے لگتے ہی مسز مالپاس بڑے زور سے

تھرتھرائی۔ پھر تڑپی اور اب پہلی مرتبہ اس کے دل میں یہ شک پیدا ہوا۔ کہ یہ آدمی درحقیقت اس کا شوہر کرنیل مالپاس نہیں کوئی اور ہے۔

"میرے خدا... یہ کیا چیز تھی جو میرے بدن کو لگی" اس نے بدحواسی کے لہجہ میں کہا۔ "اور تم کون ہو؟ کیوں نہیں تم میرے سوالوں کا جواب دیتے ؟... پرسی! پرسی!... کیا تم پرسی نہیں ہو ؟"

اور اسی پر کفایت نہ کر کے عورت نے جواب اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔ دونو ہاتھوں سے شہزادہ کو دھکا دے کر پرے ہٹا دیا۔

خاموشی کی مصلحت برقرار رکھنا اب بعد از وقت اور بے سود تھا۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو سکا۔ اپنے آپ پر قابو پاکر اوباش شہزادہ نے رکتی ہوئی آواز سے کہا۔

"نہ ڈرو میری جان۔ میں کوئی غیر نہیں شہزادہ ہوں۔ اور تیرے دربار حسن میں خراج عقیدت لیکر آیا ہوں"

"کیا کہتے ہو!" مسز مالپاس نے پر ہراس لہجہ میں پوچھا "شہزادہ؟... لیکن میرے کمرے میں تمہارا کیا کام... اور تم کس کی اجازت سے یہاں آئے؟"

"ماہ وش حسینہ۔ میں ایک مدت سے تیرا مداح اور پرستار تھا۔ شکر خدا کہ آج اظہار عقیدت کا موقعہ ملا ہے" یہ کہتے ہوئے شہزادہ نے پھر مسز مال پاس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر پر محبت طریق پر سینہ کے ساتھ لگایا۔ پھر اس سے پیار کرتے ہوئے کہنے لگا "جان سے پیاری نازنین! تو نہیں جانتی کس مدت دراز سے میں تیری دید کا تمنائی تھا۔ نہ میں خود ہی بیان کر سکتا ہوں۔ کتنی گہری محبت مجھ کو شاہزادہ تجھ سے تھی۔ آج حسن اتفاق سے ایک موقعہ نذر عقیدت پیش کرنے کا مجھ کو ملا۔ اطمینان رکھ میرے ساتھ رہ کر۔ میری آرزوئے تشنہ کو سیراب کر

کے تو دنیا بھر کی نعمتیں اور آسائش حاصل کرے گی۔ میں تجھے حلقہ فیشن میں ایک معزز اور ممتاز درجہ تک پہنچاؤں گا۔ اور میری دلی کوشش یہ ہوگی۔ کہ تجھ سے سچی محبت کرتا رہوں۔ اپنی طرف سے تو بھی کچھ جواب دے۔ کیا تو میری نذر محبت قبول کرتی ہے؟ کیا تو اس عشق حقیقی کی قدر کرتی ہے۔ جو تیرے نالائق شوہر کی بدسلوکیوں کے مقابلہ میں لاکھ درجے پرخلوص اور بہتر ہے"

"آہ۔ لیکن آپ نے کیا غضب کر دیا!" مسز مالیاس دہشت زدہ ہو کر بولی "کیا میرے شوہر کو معلوم ہے کہ آپ اس جگہ آئے ہیں؟"

"بالکل نہیں۔۔۔ اور خدا نہ کرے مجھ سے ایسی کوئی حرکت سرزد ہو جس سے تمہاری آن میں فرق آئے" شہزادہ نے فوراً جواب دیا "اسے کسی طرح کا حال معلوم نہیں اور نہ کسی صورت میں ہو سکتا"

"لیکن میرے خدا۔ وہ تو ضرور اس جگہ آئے گا۔۔۔ اس کے آنے کا ہر لحظہ انتظار ہے۔ خداوندا یہ کیا ہو گیا!۔۔۔ اب میں کیا کروں؟ کدھر جاؤں؟" عورت نے بڑھتی ہوئی پریشانی کی حالت میں کہا۔

"میری دلنواز حسینہ اپنے آپ کو ناحق بیتاب نہ ہونے دو" شہزادہ نے اب رفتہ رفتہ اس سے دراز دستی کا آغاز کرتے ہوئے جس کے ذریعہ سے وہ اس کے سینہ میں بھی شوق محبت پیدا کرنا چاہتا تھا۔ جواب دیا "اگر مالیاس آتا ہے۔ تو آنے دو۔ دروازہ بند ہے۔ وہ کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔ اور تمہارا کام اس موقعہ پر محض یہ ہوگا۔ کہ اندر سے جواب دے دو۔ کہ میں نے اپنے سابقہ فیصلہ پر غور کر کے آخر کار یہی سوچا ہے۔ کہ تمہیں اندر نہ آنے دوں گی۔ اپنے آپ چلا جائے گا"

"لیکن وہ تو اس بھول میں پڑا ہے۔ کہ لیڈی سیک ولی اس کمرہ کے اندر

موجود ہیں۔" مسز مال پاس نے اپنے بڑھے ہوئے اضطراب کی وجہ سے اس بات کا مطلق خیال نہ کر کے کہ وہ راز کی کچھ ایسی باتیں کہہ رہی ہے۔ جو کسی حال میں نہ کہنی چاہئیں۔ جواب دیا۔ "آپ کو شاید معلوم نہیں۔ میرے شریر النفس شوہر نے لیڈی سیک ولی کو مجبور کرنا چاہا تھا۔ اور انہی لئے اس کو غلط راہ پر ڈالنے کے لئے مجھے اس جگہ بلایا۔ اور اپنی بجائے اس کمرہ میں سلانے کا انتظام کیا تھا۔"

" بیشک اسی طرح ہُوا ہوگا۔" شہزادہ نے جو کسی طرح ان مبادیات کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ جلدی سے کہا۔ "تم نے شروع میں جو باتیں اپنے شوہر کو مخاطب کر کے کہی تھیں۔ ان سے بھی یہی ظاہر ہُوا تھا۔ لیکن ... چپ! خاموش! کوئی اس طرف کو چلا آتا ہے۔"

اس پر شہزادہ اور مسز مال پاس دونو دھڑکتے ہوئے دل سینوں میں لئے چپ چاپ کان لگا کر سننے لگے۔ رفتہ رفتہ ان کو معلوم ہُوا کوئی غلام گردش کے دور افتادہ حصہ سے چل کر ٹھیک ان کے کمرہ کی طرف آیا۔ اور دروازہ کے باہر کھڑا ہو گیا۔ اس کے بعد زنانہ کپڑوں کی سرسراہٹ سنائی دی۔ پھر ایسا معلوم ہُوا۔ کہ دروازہ کے باہر جو میٹ رکھی تھی۔ کوئی اس کے نیچے ہاتھ ڈال کر کوئی چیز تلاش کر رہا ہے۔ پھر دو شخصوں کے دبی آواز میں باتیں کرنے کی صدا کانوں میں آئی۔ آخری چارہ کار کے طور پر کسی نے دروازہ کو دھکیل کر بھی دیکھا کہ شاید کھلا ہو۔ لیکن اسے بند پا کر ایک ہلکی سی دستک اس پر دی گئی ...

یہ صورت حال دیکھ کر شہزادہ نے دبی آواز میں مسز مال پاس کو جو اس کے پہلو میں کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی۔ جلد جلد چند ہدایات دیں۔ جنہیں پا کر وہ اندھیرے میں دروازہ کی طرف گئی اور پاس جا کر تھرتھرائی آواز میں

بولی۔

"کون ہے؟"

"میں ہوں جیسیکا... اور کرنیل صاحب میرے ساتھ آئے ہیں" لیڈی سیک ولی کی خادمہ نے دوسری طرف سے جواب دیا۔

"تو کرنیل صاحب سے کہہ دو جس طرح آئے ہیں اسی طرح واپس چلے جائیں میں ان سے کوئی سروکار نہ رکھوں گی" مسز مالپاس نے بند دروازہ کے اندر سے اس طرح کی دبی آواز میں کہا۔ کہ کرنیل جو باہر جیسیکا کے پہلو میں کھڑا تھا۔ یقیناً معلوم نہ کرسکا۔ کہ آواز اس کی بیوی کی ہے۔ یا لیڈی سیک ولی کی۔

اتنا کہہ کر مسز مالپاس پیچھے مڑی۔ اور اس وقت اندھیرے میں شہزادہ نے جھٹ اس کو آغوش محبت میں لے لیا۔ لیکن جب اس نے اس کو اپنے سینہ سے لگایا۔ تو معلوم ہوا۔ اس کا بدن تھر تھر کانپتا۔ دل بڑے زور سے دھڑکتا اور چھاتی بحر امواج کی مانند متلاطم تھی۔

"اب ساری دنیا کو جہنم واصل ہونے دو" شہزادہ نے دبی لیکن پرجوش آواز میں مسز مالپاس سے کہا۔ "یقین ہے اب کوئی ہم کو پریشان کرنے نہ آئیگا"

لیکن الفاظ اس کے منہ سے نکلے ہی تھے۔ کہ دروازہ کے دوسری جانب یعنی غلام گردش کے اندر اس طرح کی آواز پیدا ہوئی۔ گویا دو شخص ہاتھا پائی کرتے ہوں۔ نہ شہزادہ اور نہ مسز مال پاس تحقیق معلوم کرسکی۔ کہ یہ کیسی آواز تھی۔ اور اس کے معنی کیا سمجھے جا سکتے تھے؟ بہرحال وہ دونوں دم روکے سنتے رہے۔ لیکن آواز پھر نہ سنائی دی۔ ایک بار سامنے والے کمرے کا دروازہ باآواز کھلا اور بند ہوگیا۔ اس کے بعد گہری خاموشی چھا گئی۔

"اے میرے خدا یہ کیا آواز تھی" مسز مال پاس نے سہم گیں ہو کر پوچھا۔

اور اس کا دل پہلے سے بھی زیادہ زور سے دھک دھک کرنے لگا۔

"جانے تیری بلا" شہزادہ نے دکھاوے کی بیفکری سے جواب دیا اور اس نازنین کو پھر ایک مرتبہ زور سے اپنے ساتھ لپٹا لیا۔

لیکن دل میں اس کے بھی یہ دھڑکا ضرور تھا۔ کہ اس رات کے پر اسرار ناٹک میں یہ کوئی انوکھا ہی سین پیش آیا ہے۔ اگرچہ سامنے والے دروازہ کے بند ہونے سے اتنا ضرور اس نے معلوم کیا کہ اس نئے واقعہ میں بے دھڑک کپتان ٹمیش کی شرکت کسی نہ کسی پہلو سے ضرور ہے۔

باب - ۶

گور حسرت

قدرت کو ایسا ہی منظور تھا۔ کہ اس دن کرنیل مالیاس کی گھڑی چلتے چلتے بند ہو گئی اور وہ وقت کا صحیح اندازہ نہ کر سکا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ وہ لیڈی سیک ولی کے مکان پر وقت مقررہ سے بیس منٹ بعد پہنچا۔ خادمہ جلیبیکا اس کے استقبال کو موجود تھی۔ اور اس نے کرنیل کو اس تاخیر کے لئے ہلکی ملامت بھی کی۔ مگر اس نے گھڑی بند ہونے کا واقعہ بیان کر کے مناسب لفظوں میں عذر خواہی کر دی۔

اس کے بعد جلیبیکا اس کو ساتھ لے کر پہلے کے طے کردہ انتظام کے مطابق اس کمرہ کے دروازہ کی طرف لے گئی۔ جس میں مسز مالیاس اور شہزادہ بند تھے لیڈی سیک ولی نے چونکہ اس کو بتا رکھا تھا۔ کہ کنجی ڈور میٹ کے نیچے رکھی ہے

اسلئے جیسیکا نے وہیں اس کو تلاش کیا۔ چنانچہ وہ جیسیکا ہی تھی جس کے کپڑوں کی سرسراہٹ سنائی دی۔ جب وہ دروازہ کے باہر جھک کر کنجی تلاش کر رہی تھی۔ لیکن کنجی وہاں کیونکر ملتی؟ وہ تو کپتان ٹیش کی جیب میں پڑی تھی۔ جو خود واقعات کی رفتار دیکھنے کی غرض سے سامنے والے کمرہ کے اندر چھپا ہُوا کھڑا تھا۔ کنجی نہ پاکر جیسیکا کو حیرت تو بے حد ہوئی۔ تاہم اس نے سوچا۔ یا تو لیڈی سیک ولی اس کو رکھنا بھول گئیں یا ممکن ہے انہوں نے کنجی مسز مالیاس ہی کے حوالہ کر دی ہو۔ اور اس نے دروازہ اندر سے مقفل کر لیا ہو۔ اس پر کرنیل مالیاس نے دبی آواز میں جیسیکا سے اس کی پریشانی کی وجہ پوچھی۔ جس نے دبے لفظوں میں کنجی نہ ملنے کا حال بیان کیا۔ چنانچہ وہ اس گفتگو کی آوازیں تھیں جو شہزادہ اور مسز مالیاس نے بند کمرہ کے اندر کھڑے کھڑے سنی تھیں۔

آخر میں جیسا اس داستان کے پڑھنے والوں کو معلوم ہے۔ جیسیکا نے دروازہ کو اندر کی طرف دھکیل کر یہ جاننے کی بھی کوشش کی۔ کہ وہ بند ہے یا کھلا۔ لیکن دروازہ چونکہ باہر سے مقفل تھا۔ اس لئے بالکل نہ کھلا۔ انجام کار اس نے ہلکی دستک بھی دی۔ اور اس وقت جب اندر سے مسز مالیاس نے پوچھا۔ "کون ہے"؟ تو اس نے اس خیال سے کہ مسز مالیاس سارے حالات سے واقف ہے۔ اس کو بتایا میں ہوں جیسیکا۔ اور کرنیل مالیاس کو ساتھ لاتی ہوں۔ مگر جب اس کے جواب میں اندر سے وہ جواب ملا۔ جو پیشتر مذکور ہو چکا ہے۔ تو اس سے خود جیسیکا کو جو حیرت اور کرنیل کے دل کو غم و غصہ اور رنج کا جو احساس ہُوا۔ اس کا حال محتاج بیان نہیں۔ ناظرین خود ہی اُن کی ذہنی کیفیتوں کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ مسز مالپاس کا یہ جواب سن کر کہ اس نے اپنا ارادہ تبدیل کر لیا ہے اور کرنیل جدھر سے آیا ہے ادھر ہی کو واپس چلا جائے۔ خادمہ جیسیکا کے دل کو اتنا بھاری صدمہ پہنچا کہ وہ لڑکھڑا کر دروازہ سے دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔ اس موقعہ پر جب اس نے کرنیل پر نظر ڈالی تو دیکھا۔ کہ اس کے چہرہ کی رنگت فرط غضب سے پیلی پڑ چکی تھی اور وہ دبے ہوئے غصہ اور جوش کی وجہ سے سر سے پاؤں تک کانپ رہا تھا۔

تاہم جیسیکا ایک بڑی ہوشیار اور زمانہ شناس لڑکی تھی۔ جلد ہی اپنی بدحواسی پر غالب آ کر کرنیل سے کہنے لگی۔

"صاحب میرے خیال میں ضرور کچھ غلط فہمی ہوئی ہے میں ابھی جا کر اس کے متعلق دریافت کرتی ہوں۔ آپ ایک منٹ یہیں ٹھہریں اور اگر اس دوران میں کسی سے ملنے کا اتفاق ہو تو کہہ دیں کہ میں لارڈ سیک دلی سے ملنے آیا ہوں۔ ... یا گھر کے بڈھے داروغہ کا نام لے دیں۔ یا جو عذر آپ کو معقول نظر آئے کر دیں۔ بہر حال اصل راز کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں۔"

یہ ساری ہدایات کرنیل مالپاس کو دینے کے بعد جیسیکا اس جگہ سے رخصت ہوئی اور تیز چلتی اس کمرہ خاص کی طرف ہو لی۔ جس میں ونیشیا کی سکونت تھی۔ کیونکہ وہ سب حال اس کے روبرو بیان کر کے اپنے طرز عمل کے بارہ میں مزید ہدایات لینا چاہتی تھی۔

باب - ۷

حجرۂ تاریک

لیکن کینز جیسیکا کو رخصت ہوئے مشکل سے ایک یا دو منٹ گزرے تھے۔ اور شاید وہ اپنی مالکن کے کمرہ میں داخل ہونے کے قابل بھی نہ ہوئی ہوگی۔ کہ ناگہاں کرنیل مالپاس کو جو یاس و پریشانی کی حالت میں کھڑا سوچ رہا تھا۔ کہ اب اسے کیا کرنا چاہیئے۔ ایسا معلوم ہوا گویا کسی خونخوار وحشی حیوان نے پیچھے سے آکر اس پر حملہ کر دیا۔ ایک زور کا دھکا ناگہاں اس کو لگا۔ اور اس کے ساتھ ہی دو طاقتور بازوؤں نے اس کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ پھر اس سے پہلے کہ دہشت کی چیخ یا مدد کے لئے کسی طرح کی آواز اس کے منہ سے نکلتی۔ حملہ آور نے اپنا ایک مضبوط ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔ اس وقت پہلی مرتبہ کرنیل مالپاس کو پیچھے مڑکر دیکھنے کا موقعہ ملا۔ تو یہ جان کر کہ اس کا حملہ آور پلی ہوئی بھاری موچھوں اور سرخ و سفید چہرہ کا بے دھڑک کپتان ٹیش ہے بدنصیب آدمی کو سچ مچ ایسا معلوم ہوا۔ گویا زمین اس کے پیروں تلے سے نکلی جاتی ہے...

ایک منٹ کے لئے اس نے کپتان ٹمش کی گرفت سے نکلنے کی زوردار کوشش کی۔ لیکن ایک مرد واماندہ اور دیو کا کیا مقابلہ! کپتان نے آن واحد میں اسے دونوں ہاتھوں پر یوں اونچا اٹھا لیا۔ گویا ایک خوردسال بچہ تھا۔ پھر سابق کی طرح ایک ہاتھ سے اس کے منہ کو دبائے اس کی جدوجہد کی مطلق پروا نہ کر کے اس اندھیری کوٹھڑی کے اندر لے گیا۔ جس سے وہ دفعتاً باہر نکلا

اور جس میں وہ اس سے پیشتر چھپکر سب کچھ دیکھتا رہا تھا۔
مسز مالپاس اور شہزادہ کو بند دروازہ کے باہر جس دھینگا مشتی یا جدوجہد کا گمان ہوا تھا۔ وہ اسی مختصر مقابلہ کی تھی۔ جو کرنیل اور کپتان کے درمیان ہوا۔ بہرحال اندھیری کوٹھڑی میں لے جاکر کپتان نے دروازہ جھٹ اندر سے بند کر لیا۔ اور اس کے بعد پہلی مرتبہ اپنی گرفت ڈھیلی کر کے دبی آواز سے بھیانک لہجہ میں کرنیل سے کہا۔
" او کمینے یاد رکھ۔ اگر تو نے ذرا سی کوشش بھی شور و غل مچانے کے لئے کی۔ تو میں تیرے ناپاک بدن کا یہیں قیمہ کر دوں گا۔ ہوں! "
مال پاس فطرتاً ڈرپوک اور بزدل آدمی۔ ان لفظوں کو سن کر مریض تپ کی مانند زور زور سے کانپنے لگا۔ وہ سخت حیران تھا کہ معاملہ کیا ہے۔ کہاں تو وہ بڑی بڑی آرزوئیں لے کر ونیشیا کے وصل کے خواب دیکھتا شاداں و فرحاں اس جگہ آیا تھا۔ لیکن آتے ہی شومیِ تقدیر سے پری کے مقابلہ میں دیو سے واسطہ پڑ گیا۔ جو نہ جانے اس کے برخلاف کیا کیا ارادے رکھتا تھا کوئی گہری سازش ونیشیا ہی کی تحریک پر اس کے برخلاف سوچی گئی تھی اور یہ لوگ اس سازش کے سلسلہ میں اس کی ہلاکت کے درپے تھے۔ کم از کم ہر ایک واقعہ جو اس وقت تک اس کو پیش آیا۔ اس خیال کی تائید کرتا تھا کہ ضرور اس کے برخلاف کسی قسم کی غداری سوچی گئی ہے۔ شروع میں جبیبکا کا کمرہ کے دروازہ کے باہر میٹ کے نیچے کنجی تلاش کرنا۔ پھر دروازہ کھلوانے سے قاصر رہنا آخرکار ونیشیا کا صاف لفظوں میں ملاقات سے انکار کرنا (ناظرین اس بات کو ملحوظ خاطر رکھیں کہ مسز مالپاس کی آواز سن کر اس نے ہرگز معلوم نہ کیا تھا۔ کہ وہ اس کی اپنی بیوی کی آواز ہے۔ جس کے اس جگہ موجود ہونے کا اس کو گمان

تک نہ تھا۔ وہ تو اسی بھول میں پڑا تھا کہ دینتیا نے کسی نئی سازش کے سلسلہ میں ملنے سے انکار کر کے اسے ایک بے رحم موذی کے حوالہ کر دیا ہے) اس کے بعد جسیدکا کا حیلہ سازی کر کے رخصت ہونا۔ کپتان ٹیش کا بلائے بے درمان کی طرح ٹوٹ پڑنا اور اس کو زبردستی اٹھا کر گھپ اندھیری کوٹھڑی میں لے جانا یہ ساری باتیں اور ان کے ساتھ ملا ہوا یقین کامل کہ اس مرد سیاہ کار سے کسی طرح کا جرم بعید نہیں۔ خصوصاً ان حالات میں کہ وہ اس سے سخت نفرت کرتا اور جوش رقابت میں ہر وقت اس کے درپے آزار رہتا تھا...ہم کہتے ہیں۔ یہ ساری باتیں کیا فرداً فرداً اور کیا مجموعی طور پر مال پاس تو ایک طرف کسی غیر معمولی دلیر اور بے خوف آدمی کے دل میں بھی دہشت پیدا کرنے کے لئے کافی تھیں۔

تھوڑے عرصہ کے لئے کچھ اس طرح کی بدحواسی کرنیل مالپاس پر طاری ہوئی کہ زبان کو یارائے تکلم ہی نہ رہا۔ لیکن آخرکار بڑی مشکل سے اپنے آپ پر قابو پا کر اس نے نہایت مختصر کانپتے ہوئے التجائی لہجہ میں کہا "خدا کے لئے کپتان ٹیش میرے حال پر رحم کرو... میں نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا۔ اور تم جس طرح چاہو میں اسی طرح کرنے کا وعدہ کرتا ہوں"

"چپ رہ پاجی۔ بے ایمان۔ قابل نفرت ڈرپوک آدمی" ٹیش نے عالم طیش میں اس کو جواب دیا۔ کیونکہ یہ امر واقعہ ہے کہ کرنیل سے اسکو بے حد نفرت تھی "افسوس میں اس اندھیرے میں تیری ناپاک صورت دیکھنے کے ناقابل ہوں۔ ورنہ اس دہشت کے عالم میں تیری حالت دیکھنے لائق ہوتی"

"او کپتان ٹیش... میں بمنت التجا کرتا ہوں کہیں سے روشنی کا انتظام

کیجئے "مال پاس نے جواندھیرے میں نظر آنے والی دہشتوں سے اور بھی زیادہ سہما جاتا تھا۔ اور جس کو ہر لحظہ کسی نامعلوم مقام سے قاتلانہ وار ہونے کی فکر دامنگیر تھی۔ مدُ کتے رُکتے کہا: میں نے بہت برا کیا۔ کہ اس جگہ آنے کی جرأت کی اب میں کان کو ہاتھ لگاتا ہوں۔ آئندہ کبھی اس مکان کا رخ نہ کروں گا . . . دیکھو میں ہاتھ جوڑتا ہوں۔ اب کی بار میری جان بخش دو۔ اور میں خدا کو حاضر جان کر کہتا ہوں۔ پھر کبھی کسی موقعہ پر لیڈی سیک وِلی کو پریشان نہ کروں گا۔"

"آہ بدباطن آدمی میرے خیال میں تم ایسی بیسیوں جھوٹی قسمیں کھانے کو تیار ہو گے"، کپتان نے حقارت آمیز لہجہ میں کہا۔ اور ہرچند وہ معاملہ کی اصل حقیقت سے لاعلم تھا۔ تاہم اب رفتہ رفتہ کچھ دھندلی سی معلومات اصلیت کے بارہ میں اس کو بھی ہونے لگی تھیں۔ کم از کم اتنا ضرور اس نے جان لیا تھا کہ پہلے مالپاس نے کوئی سازش کی تھی۔ جس کے بعد ونیشیا نے توڑ سوچا اور چونکہ اس مقابلہ میں وہ کرنیل سے نفرت اور لیڈی سیک وِلی کی حمایت کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے بولا "ہاں تو اب اس بات کی قسم کھاؤ گے۔ کہ میں آئندہ کسی موقعہ پر اس معزز خاتون کو تکلیف نہ دوں گا؟"

"ہاں میں قسم کھاتا ہوں . . . سو بار قسم کھاتا ہوں . . . خدائے واحد لاشریک کی قسم کھاتا ہوں"۔ بدنصیب کرنیل نے جس کے مارے دہشت کے اوسان خطا ہو رہے تھے۔ گھبرائے ہوئے لہجہ میں جواب دیا: "لیکن دیکھو میں ہاتھ جوڑتا ہوں۔ میری جان بچا لو! . . . میں نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا! . . . اور سچ کہتا ہوں میں آپ کا احسان عمر بھر نہ بھولوں گا!"

"اچھا تو خیر میں تیری منت سماجت دیکھ کر جان بخشی کئے دیتا ہوں"۔ کپتان ٹیش نے جو اس بدنصیب بزدل کو ذہنی اذیت دیکر دل ہی دل میں خوش ہو رہا

تھا اس کی دہشت سے فائدہ اٹھا کر کہا۔" ورنہ سچ کہتا ہوں۔ آج میں نے فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ خواہ کچھ ہو تیرا گلا ایک کان سے لے کر دوسرے تک سر بسر کاٹ ڈالوں گا!"

"او۔ رحم خدا!" کرنیل کے منہ سے کراہتے ہوئے نکلا اور کپتان نے اندھیرے میں ایسا معلوم کیا۔ کہ وہ اس کے قدموں میں دو زانو ہو کر بیٹھ گیا ہے۔" اے صاحب میں تمہارے پاؤں پڑتا۔ سر جھکاتا اور ہاتھ جوڑتا ہوں اب کی بار میری جان بخش دو!"

اور یہ کہتے وقت اس کے دانت بہ آواز بجتے سنائی دیئے۔

"افسوس! تم دیکھ نہیں سکتے۔ لیکن اس وقت بھی میرے ہاتھ میں اس قسم کا تیز چھرا ہے جس سے بڑ قصاب کام لیتے ہیں!" ٹیش نے جواب دیا۔ "لیکن بالفرض میں تمہارے لفظوں سے پسیج کر اس کو ہاتھ سے رکھ دینا۔ اور تمہاری جان بچانا منظور کر لوں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ موقعہ ملنے پر تم اسی طرح پھر . . . "

"نہیں، میرے خدا بالکل نہیں"۔ بدنصیب کرنیل نے مارے خوف کے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ اس وقت اس کے سر کے بال حقیقی معنوں میں کھڑے ہو گئے اور پیشانی پر سرد پسینے کے بڑے بڑے قطرے نکل آئے تھے "میری توبہ ہے . . . میں کبھی کسی موقعہ پر . . . "

یہ اتنا تیز چھرا ہے۔ کہ صرف ایک وار میں تمہارا قصہ پاک کر سکتا ہے۔ ٹیش نے اس بے رحمانہ انتقام کو جو وہ اپنے دشمن سے لے رہا تھا۔ قصداً طول دیتے ہوئے کہا۔

لیکن کرنیل نے جس کا فرط اضطراب دہراس سے بُرا حال ہو رہا تھا

کانپتی ہوئی آواز سے پھر منت کرنی شروع کی: "مجھ بدنصیب کو ہلاک نہ کرو۔ میں نے کبھی تم کو شکایت کا موقع نہیں دیا۔۔۔ لیکن ٹھیرو کیا لیڈی سیک ولی نے آپ سے کہہ رکھا تھا۔ کہ جب وہ یہاں آئے تو اس کو قتل کر دینا"

"چپ رہ موذی کس منہ سے اس معزز خاتون کا نام لیتا ہے" ٹمیش نے کڑکتی ہوئی آواز سے کہا "پھانسی اور خنجر کی قسم۔۔۔ اور کوڑے اور زخموں کی قسم۔ کیا وہ دن بھول گئے۔ جب میں نے تمہیں مارتے مارتے ادھ موا کر دیا تھا پھر کیونکر تمہیں اس شریف خاتون کو پریشان کرنے کی جرأت ہوئی؟

"صاحب میں آپ کی ساری شرطیں ماننے کو تیار ہوں۔ آپ جو حکم دیں گے اس کی تعمیل کروں گا" کرنیل نے گڑگڑاتے ہوئے کہا: "خواہ کیسی ہی کڑی پابندی آپ مجھ پر لگائیں۔ میں اس کو منظور کر لوں گا۔۔۔ لیکن مجھ کو ہلاک نہ کرنا!"

"بڑی مشکل یہ درپیش ہے" ٹمیش نے تھوڑے تامل کے بعد کہا۔ "کہ تمہارا کوئی لفظ قابل اعتبار نہیں۔ اگر میں نے اب تم کو چھوڑ دیا۔ تو تم ساری باتوں کو فوراً بھول جاؤ گے۔ اور موقع ملتے ہی پھر اسی طرح کی شرارتیں شروع کر دو گے۔ لیکن ٹھیرو یہ دیا سلائی کا بکس میرے پاس ہے۔ میں شمع جلا کر روشن کر لوں پھر اس سوال پر غور کروں گا"

اتنا کہکر بے باک کپتان نے ایک دیا سلائی جلائی اور اس کی روشنی میں ایک جانب رکھی ہوئی موم شمع دیکھ کر اس کو روشن کر لیا۔ اس وقت جب اس نے گھومتی ہوئی نظر کمرہ میں ڈالی۔ تو معلوم ہوا۔ اس کا پہلا اندازہ صحیح تھا۔ اور یہ کمرہ واقعی خواب گاہ کا کام دیتا تھا۔ بہرحال وہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جو ہر چند صاف ستھرا تھا۔ تاہم اس میں آرائش کی چیزیں بہت کم تھیں۔ ایک جانب زنانہ پوشش کی چیزیں مثلاً سوتی گون۔ زنانہ ٹوپی وغیرہ رکھی تھیں۔ جس سے معلوم ہوتا تھا۔

غالباً کسی خادمہ کے سونے کا کمرہ ہے۔ اور وہ خادمہ لیڈی سیک وِلی کے عملے سے ہی تعلق رکھتی ہے۔

شمع کے اجالے میں کپتان نے یہ بھی دیکھا کہ بدنصیب کرنیل بدستور فرش زمین پر دو زانو بیٹھا ہے۔ اس کے چہرے کی رنگت بھیانک زرد تھی۔ ہونٹ تھر تھر کانپ رہے تھے۔ دونوں ہاتھ جوڑے ہوئے اور اس کی عام حالت ظاہر کرتی تھی۔ کہ اسے سہم کر رہ جاتا ہے۔ لیکن روشنی میں آدمی کی دہشت کم کرنے کی عجیب تاثیر پائی جاتی ہے۔ شمع کے اجالے میں کرنیل نے بھی یہ بات دیکھی کہ کمرہ زنانہ خوابگاہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ کم از کم وہ ایسی جگہ نہ تھی جو انسانی معشوق کا کام دیتی ہو۔ پھر اس کے علاوہ وہ پُر چہرا عبس کا ذکر کپتان نے تھوڑی دیر پیشتر کیا تھا۔ وہ بھی کہیں نظر نہ آتا تھا۔

ان باتوں سے گویا کرنیل کی جان میں جان آ گئی۔ جو لوگ فطرتاً بزدل ہوں وہ ذرا سا موقعہ پاکر فوراً دلیر بھی بن جاتے ہیں اور کرنیل مادریہ اس کلیہ سے کسی طرح مستثنیٰ نہ تھا۔

باب ۔

عورت کا عبس

بہرحال اب جو کمرہ میں روشنی ہونے سے اس کی سابقہ دہشت کم ہوئی اور اس نے یہ بھی دیکھا کہ کسی طرح کا آلۂ ہلاکت کپتان کے ہاتھ میں نہیں ہے تو وہ گھٹنوں کی گرد جھاڑ کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اور ادھر ادھر نظر ڈال کر سابق

کے مقابلہ میں زیادہ پر اطمینان لہجہ میں کہنے لگا۔

"واہ صاحب اچھا مذاق کیا آپ نے۔ میری تو جان ہی نکلنے لگی تھی۔ حالانکہ صاف دکھائی دیتا ہے۔ آپ مجھ بدنصیب کو فرضی باتوں سے ڈرا رہے تھے۔"

"دیکھو اس بھول میں نہ رہنا۔" کپتان نے فوراً قہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں اس طرح ہاتھ ڈال کر کہا۔ گویا پھر وہی تیز چھرا برآمد کرنے لگا ہے۔ "وہ تو میں نے تمہارے حال پر رحم کھا کر بتی جلانے سے پہلے اس کو جیب میں رکھ لیا تھا۔ لیکن اگر تم اس کو مذاق ہی سمجھے بیٹھے ہو۔ تو دنیا بھر کی توپوں اور سنگینوں کی قسم میں ابھی ساری غلط فہمیاں رفع کرنے کو تیار ہوں۔" اور ساتھ ہی اس طرح کی حرکت کی گویا پھر سے چھرا نکالنے لگا ہے۔

کرنیل کی آنکھیں زور زور سے ہلنے لگی تھیں سہم گیں ہو کر بولا۔ "نہ نہ خدا کے لئے ایسا اندھیر نہ کرنا۔ فرمائیے میرے لئے کیا ارشاد ہے۔ میں آپ کا بندہ فرمان ہر طرح کا حکم بسر و چشم قبول کرنے کو تیار ہوں۔"

کپتان ٹمش سوچنے لگا کہ اب کس نئے طریقہ پر اس موذی کو اور زیادہ ذلیل کیا جا سکتا ہے۔ دفعتاً ایک خیال اس کے دل میں پیدا ہوا اس پر عمل کر کے وہ دشمن سے انتقام لیتے ہوئے ساتھ ہی ساتھ دل لگی اور تفریح کا موقعہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔ مقصد اس کا یہ تھا۔ کہ اس بزدل شخص کو اتنا ذلیل و رسوا کیا جائے۔ کہ وہ دوبارہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ خیال کے آتے ہی اس نے عمل کا ارادہ کر لیا۔ چنانچہ نہایت تیز اور تند صورت بنا کر قہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے اس

نے کہا ۔" سنو میں صرف ایک شرط پر تمہاری جان بخشی کرتا ہوں "۔
"فرمایئے حکم دیجئے میں آمادہ تعمیل ہوں" کرنیل نے فوراً سے پیشتر جواب دیا۔
"شرط یہ ہے کہ تم زنانہ لباس پہن لو" ٹیش نے کمرہ میں رکھے ہوئے سامان پوشش کے انبار کی طرف اشارہ کر کے کہا " اور زنانہ گون اور کیپ میں ہی اس مکان سے رخصت ہو "۔
کرنیل کے ہونٹ تھراتے اور آنکھیں تارا بنی ہوئی اس مقام کی طرف دیکھ رہی تھیں۔
"میرے خدا"۔ اس نے سہمی ہوئی آواز سے کہا "اب آپ نے پھر مذاق کرنا شروع کر دیا "۔
" دس ہزار مچھلیوں کی قسم !" کپتان نے کڑک کر کہا۔ "کون تم سے مذاق کرتا ہے۔ دیکھو میں پوری سنجیدگی کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ تم ان کپڑوں کو پہن کر ہی باہر جا سکو گے اس لئے جلدی کرو۔ ورنہ پھر مجھے وہی تیز چھرا نکالنا پڑیگا "
"ورنہ نہ خدا کے لئے ایسا نہ کرنا "۔ کرنیل نے جس کے بدن میں دہشت کی تھرتھری پھر رہی تھی۔ گھبرا کر کہا۔
"تو پھر جس طرح میں کہتا ہوں کرو اور دیر بالکل نہ ہو" اتنا کہہ کر کپتان نے پھر وہی فرضی چھرا نکالنے کو کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔
"اچھا بہت اچھا" بدنصیب مال پاس نے اس بات سے ڈر کر کہ کپتان پھر ناراض نہ ہو جائے۔ فوراً جواب دیا " جس طرح آپ کہتے ہیں۔ اسی طرح منظور ہے "۔
"تو لاؤ میں اپنے ہاتھ سے تمہیں نئی پوشاک پہناتا ہوں" ٹیش نے

بمشکل اپنی خوشی پر غالب آ کر کہا۔ اور اس کے بعد جھٹ کرنیل کا کوٹ اور واسکٹ اتار کر دونو چیزیں ایک طرف ڈال دیں۔ اور وہ گاؤن اس کو پہنا دی۔ جو کمرہ کی دیوار کے ساتھ لٹک رہی تھی۔ پھر ایک اس طرح کی ٹوپی جیسی گھر کی نوکرانیاں پہنا کرتی ہیں اور جس میں خوشنما فیتے لگے تھے۔ اس کے سر پر اوڑھا دی۔

اس طریقہ پر اس کو مرد سے عورت بنا کر اور اس کی عجیب مضحکہ انگیز صورت کو سر سے پاؤں تک دیکھ کر مِس تھقہہ مار کر ہنسا۔ یہ کر کے اس نے ستم رسیدہ کرنیل کو ہلکا سا دھکا دے کر دروازہ سے باہر نکال دیا اور اس کے ساتھ ہی طعن آمیز لہجہ میں کہا۔

جا۔ زنخے مردار۔ اب اگر تیری آنکھوں میں ذرا بھی شرم باقی ہے۔ تو غیرت سے ڈوب مر۔ جا۔ لیکن جا اب میری نظروں سے دور ہو جا۔ ایک رات کے لئے اتنی ہی ذلت تیرے لئے کافی ہے!"

باب ۔ ۹

گم گشتہ کی تلاش

ناظرین کو یاد ہوگا۔ خادمہ جیسیکا کرنیل مالیاس کو بند دروازہ کے پاس چھوڑ کر واقعات کی اطلاع دینے لیڈی سیکس وِلی کے کمرہ میں گئی تھی وہاں جا کر اس نے دیکھا کہ ونیشیا کمرہ میں اکیلی ہے۔ اس کے خوشنما چہرہ پر گہرے اطمینان کے آثار پیدا تھے۔ بہر حال اس کو گمان تک نہ تھا کہ اس نے بھولے

والی رات کو واقعات نے حالات کے زیر اثر کس قدر الجھی ہوئی صورت اختیار کرنی شروع کر دی ہے۔

خادمہ کو اندر آتے دیکھ کر ونیشیا نے جو ایک مکلف صوفے پر نیم درازی کی حالت میں پڑی تھی۔ ذرا سی حرکت کی اور اس کے بعد رسمی لہجہ میں کہنے لگی۔

"کیوں جیسیکا۔ سب کام خاطر خواہ ہو گیا؟"

"نہیں بانو۔ بالکل نہیں!! اور خدا کو بہتر معلوم ہے کہ اب کیا ہو گا" نوکرانی نے پریشانی کے لہجہ میں جواب دیا۔

ونیشیا بے تاب ہو کر اٹھی اور وفادار جیسیکا کے چہرہ پر آثار اضطراب دیکھ کر گھبرائے ہوئے لہجہ میں کہنے لگی "کیوں کیا ہوا؟ میں تو سارا انتظام مکمل کر کے آئی تھی"

"بانو میری اپنی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ہو گیا" خادمہ نے گھبرائے ہوئے لہجہ میں جواب دیا "آپ بے شک سارا انتظام مکمل کر کے آئی تھیں لیکن میں نے جا کر دیکھا تو ہر بات درہم برہم ہو چکی تھی۔ اول تو کنجی ہی پائیدان کے نیچے نہ ملی۔ دوسرے یہ کہ دروازہ بند اور مقفل تھا۔ اور تیسری عجیب بات جو ان دونوں سے بڑھ کر عجیب اور ناقابل یقین سمجھی جا سکتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ مسز مال پاس کمرہ کے اندر سے کہہ رہی ہیں۔ جاؤ میں نے اپنا ارادہ بدل لیا!"

"کیا کہتی ہو؟" ونیشیا نے اور بھی زیادہ گھبراہٹ کے لہجہ میں پوچھا "یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے؟"

"بانو میں جھوٹ نہیں کہتی" جیسیکا نے جواب دیا "میں نے خود

اپنے کانوں سے سنا کہ مسز مالپاس کہہ رہی تھیں کرنیل سے کہہ دو کہ وہ جدھر سے آیا ہے ادھر ہی کو واپس چلا جائے۔"

لیڈی سیک وِلی نے پریشانی کے عالم میں اپنی خوشنما پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور اس کے بعد کہا۔" لیکن جیسیکا ضرور تم کو غلط فہمی ہوئی ہے... کہیں بھول میں کسی دوسرے کمرہ کے پاس تو نہ چلی گئی تھیں؟"

"بالکل نہیں مائی لیڈی۔ وہی زنانہ کمرہ ہے جو آپ نے بتایا تھا۔"

"تو پھر تمہیں مسز مالپاس کے الفاظ سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔" وِنیشیا نے ڈوبتے آدمی کی طرح تنکے کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں بہ ادب گذارش کرتی ہوں کہ یہی الفاظ مسز مالپاس نے کہے۔ اور میں نے اپنے کانوں سے اچھی طرح سنے تھے۔"

"پھر تم کرنیل کو کہاں چھوڑ آئیں؟" وِنیشیا نے بےتابانہ پوچھا۔

"میں انہیں کمرہ کے باہر چھوڑ آئی تھی۔ اور کہا تھا۔ کہ عنقریب دریافت حال کر کے واپس آتی ہوں۔ اب جس طرح آپ حکم دیں کیا جائے۔"

"میں اس کا کیا جواب دوں... میرے تو دماغ میں گویا چکر آنے لگا ہے۔" وِنیشیا نے پریشانی کے لہجہ میں کہا۔ "مگر کچھ ہو۔ کرنیل کو اس جگہ چھوڑنا واجب نہ تھا۔ جاؤ جس طرح ممکن ہو کوئی حیلہ بہانہ کر کے اسے واپس بھیج دو۔ کوئی بات جو تمہارے ذہن میں آ جائے۔ کہہ دینا... یا کہنا کل دن میں کسی وقت مجھ سے ملے۔ جاؤ اب دیر نہ کرو۔ اس آدمی کا مکان میں بے مدعا پھرتے پایا جانا خطرناک ہے۔"

جیسیکا رخصت ہونے کے لئے مڑی اور باہر نکل کر کمرہ کا دروازہ بند کر دیا۔ لیکن جب اس نے غلام گردش میں جا کر دیکھا۔ تو جگہ حد نگاہ تک خالی تھی

کرنیل تو گیا۔ اس کا سایہ تک کہیں نظر نہ آتا تھا۔ اب وہ پھر سوچ میں پڑی۔
کہ کیا کرے۔ آیا پہلے جی میں آئی تھی واپس جاکر مالکن کو اس کی خبر دے اور پوچھے
کہ اب کیا کروں۔ لیکن چونکہ عورت بے حد وفادار اور خدمت گزار تھی۔ اور
لیڈی سیک ولی کے لئے تا حد امکان پریشانی کا موقعہ پیدا کرنا نہ چاہتی تھی۔
اس لئے سوچنے لگی۔ کہ کرنیل یقیناً کہیں گم ہوا ہوگا۔ یہی ممکن ہوسکتا ہے۔
کہ ادھر سے مایوس ہو کر رخصت ہونے کے خیال سے اس پچھلے دروازہ کی
جانب چلا گیا ہو جس کی راہ سے اس کو داخل کیا گیا تھا۔ لیکن پھر اسکو یاد
آیا۔ کہ مال پاس کو دروازہ سے گزارنے کے بعد اس نے بڑی احتیاط سے
اس میں قفل لگا دیا تھا۔ اور کنجی اب تک اس کے پاس تھی۔ پھر وہ باہر کیونکر
جا سکتا تھا؟ لیکن اس پر بھی رفع شک کے خیال سے اس نے ایک نظر اس
دروازہ کو دیکھ لینا ضروری سمجھا۔

لیکن دروازہ جوں کا توں بند اور مقفل تھا۔ اور کرنیل مال پاس ڈیوڑھی
میں نہ رستہ میں کسی مقام پر نظر آیا۔ آخری خیال جو خادمہ کے دل میں پیدا ہوا
تھا کہ وہ ادھر ادھر پھرتے رستہ بھول گیا ہے یہی اغلب صورت نظر آتی تھی
بہرحال لیڈی سیک ولی کے پاس جانے سے پہلے جیسیکا نے رفع شک کر لینا
ضروری سمجھا۔ چنانچہ وہ اس کو جگہ جگہ ڈھونڈتی پھرتی رہی۔ کبھی مکان کے
ایک حصہ میں۔ کبھی کسی دوسرے میں۔ وہ ہر طرف اس کو تلاش کرتی پھرتی تھی
لیکن مال پاس کہیں نظر نہ آتا تھا۔

اور آتا بھی کیسے؟ وہ تو اس وقت سامنے والی کوٹھری میں کپتان ٹمش
کے قابو آیا ہوا تھا۔ بہرحال اس طریقہ پر جتنا وقت کرنیل اور کپتان میں باتیں
کرتے اور شرطیں مانتے منواتے گزرا۔ قریباً اتنا ہی عرصہ جیسیکا نے اس کی

تلاش بے سود میں جگہ جگہ پھرتے ہوئے ضائع کیا...

باب - ۱۰

فکر و تشویش

لیکن آیئے اب ہم ذرا وینیشیا کے کمرہ میں چل کر دیکھیں کہ خادمہ کی زبانی یہ منحوس خبر سن کر اس کے دل کی کیا کیفیت ہوئی۔

جیسیکا کے چلے جانے کے بعد وہ صوفے پر سیدھی بیٹھ کر سوچنے لگی کہ آخر ہوا کیا؟ اور مسز مالپاس کو کیا سوجھی کہ اس نے بالکل ہی الٹا طریقہ اختیار کر لیا۔ وہ تو بڑی نرم مزاج اور ملائم نظر آتی تھی۔ اور کسی حال میں اس کی طرف سے بے وفائی یا غداری کا احتمال ممکن نہ تھا۔ پھر اسے بیٹھے بیٹھے کیا سوجھی۔ کہ اس نے یہ نئی چال اختیار کی۔

اس کو اچھی طرح یاد تھا کہ جب وہ مسز مال پاس کو کمرہ میں چھوڑ کر واپس آئی۔ تو اس کی طرف سے ہر معاملہ میں پوری متابعت کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اور حالات کو دیکھتے ہوئے لیڈی سیک وِلی کو یقین کامل تھا۔ کہ سب کام خاطر خواہ ہو جائے گا۔ لیکن یہ تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ عورت اپنی دلی کمزوریوں کی وجہ سے کسی حال میں لائق اعتماد نہیں سمجھی جا سکتی تھی۔

رفتہ رفتہ اس کا خیال اس کنجی کی طرف گیا۔ جسے اس نے اپنے ہاتھ سے پائیدان کے نیچے دبا کر رکھا تھا۔ آخر وہ کیسے گم ہوئی؟ یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ مسز مالپاس نے تنہائی میں سارے حالات پر غور کرنے کے بعد اپنا پہلا ارادہ

تبدیل کر لیا اور دم آخر یہی سوچا تھا کہ وہ اس سازش سے کوئی سروکار نہ رکھے گی۔ جو اس کی شرکت سے سوچی گئی تھی۔ لیکن دروازہ تو باہر سے بند تھا۔ پھر وہ اگر چاہتی بھی۔ تو کنجی پر قبضہ نہ کر سکتی تھی۔ معاملہ کا یہ پہلو سب سے زیادہ عجیب و پراسرار تھا۔ عقل کام نہ کرتی تھی کہ وہ کدھر غائب ہو گئی!

کافی دیر تک ونیشیا بحر تفکرات میں غرق ان ساری باتوں پر غور کرتی رہی۔ حتے کہ آخر کار ایک دھندلا سا شبہ موسم سرما کے دن کی ابتدائی روشنی کی مانند نا قابل احساس مگر یقینی۔ اس کے ذہن میں پیدا ہونا شروع ہوا۔ اور وہ شبہ یہ تھا۔ کہ معاملات کی اصل حقیقت وہ نہیں جو بظاہر معلوم ہوتی ہے۔ ضرور اس کی تہ میں کوئی گہرا راز پوشیدہ ہے۔ اور وہ گہرا راز اس بات سے تعلق رکھتا ہے۔ کہ کسی مرد نامعلوم نے یا تو اسے کنجی رکھتے دیکھ لیا یا وہ کسی اور طریقہ پر کنجی کو پانے میں کامیاب ہو گیا۔ بعد ازاں وہی شخص نامعلوم دروازہ کھول کر اس کمرہ میں داخل ہوا جس میں مسز مالپاس بند تھی۔ دونو کا کچھ سمجھوتا ہو گیا۔ یہی وجہ مسز مالپاس کے حرف انکار منہ سے نکالنے اور کنجی کے نہ پائے جانے کی ممکن سمجھی جا سکتی تھی۔ چونکہ لیڈی سیک ویل بڑی دوراندیش اور زیرک خاتون تھی۔ اس لئے اس کے خیالات تھوڑے عرصہ میں ہی اصل حقیقت کی تہ تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ حالانکہ عام حالات میں کسی کا ذہن سوال کے اس پہلو کی طرف بمشکل جا سکتا تھا۔

ایک بار اس نتیجہ پر پہنچنے کے بعد ونیشیا نے طے کر لیا کہ اب کوئی طریقہ ایسا اختیار کرنا چاہئیے۔ جس سے یا تو اس کا شبہ یقین کی صورت اختیار کرے یا اس کی تردید ہی ممکن ہو۔ اس خیال کو دل میں لیکر وہ کمرہ سے باہر نکلی۔ اور دبے پاؤں برآمدہ سے گزر کر مسز مالپاس کے کمرہ کے دروازہ کے پاس جا کر

کھڑی ہوگئی۔ ہرچند اس کمرہ میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ مگر عین اس موقعہ پر ونیشیا کو دو مردوں کے آپس میں حجت و تکرار کرنے کی آوازیں سنائی دیں۔ جو سامنے والے کمرہ سے آتی معلوم ہوتی تھیں۔ ان آوازوں نے اس کے نازک دل کو سہا دیا۔ جیسا کہ اس داستان کے پڑھنے والوں کو معلوم ہے یہ آوازیں درحقیقت کرنیل مالیاس اور کپتان ٹلمش کی تھیں۔ لیکن دروازہ چونکہ بند تھا۔ اس لئے ونیشیا نے اندازہ سے گو اتنا معلوم کرلیا۔ کہ آوازیں مردانہ ہیں۔ تاہم یہ بات کہ وہ کس کس کی آوازیں ہیں۔ بالکل معلوم نہ ہوسکی۔ لیکن قدرتی طور پر یہ بات اس کو بے حد عجیب معلوم ہوئی۔ کہ اس کمرہ کے اندر جو اس کی خادماؤں میں سے ایک کے سونے کے لئے مخصوص تھا مردوں کی تکرار کا کیا مطلب؟ اور یہ دو آدمی ہیں کون۔ جو اس کے اندر چھپے بیٹھے ہیں۔ بہرحال اس نے یہی مناسب جانا۔ کہ واپس اپنے کمرہ خاص میں چلی جائے کیونکہ اگر کسی نے اس کو آدھی رات کے وقت بے مدعا پھرتے دیکھا۔ تو نہ جانے اس کو کیا بدگمانی ہو۔۔۔

اب وہ اس خیال سے اور بھی زیادہ بیتاب ہونے لگی۔ کہ جیسیکا نے کیوں اتنی دیر لگا دی۔ وہ تو کہہ کر آئی تھی۔ میں کرنیل کو رخصت کر کے واپس آئی جاتی ہوں۔ پھر وہ کہاں گم ہوگئی؟ اور اتنا عرصہ کہاں بیٹھ رہی۔ پاؤ گھنٹہ ۔۔۔ بیس منٹ کا عرصہ گزر گیا۔ لیکن جب وہ پھر بھی واپس نہ آئی تو لیڈی سیک دلی کی بے صبری اور بیقراری نے مزید ترقی کی۔ کئی طرح کے مبہم اندیشے ان آوازوں کے متعلق جو اس نے اپنی کنیز کی خوابگاہ سے آتے سنی تھیں اس کے دل میں پیدا ہونے لگے۔ اور بعد از وقت اس کو اس خیال سے افسوس بھی ہوا۔ کہ کیوں نہ اس نے دروازہ کھلوا کر اصل حقیقت معلوم کرلی۔ مکان

آخر اس کا تھا۔ اور وہ سارے حالات جاننے کی متقاضی تھی۔ بہر صورت اسکی بیتابی جیسیکا کی بڑھتی ہوئی تاخیر سے ہر لحظہ بڑھتی ہی چلی گئی۔ حتے کہ اس کیلئے اپنے کمرہ میں چلا بیٹھنا غیر ممکن ہو گیا۔ ناچار یہ سوچکر اٹھی کہ باہر جاکر دیکھے۔ نوکرانی کو کیا افتاد پیش آئی۔ اور اس کے ساتھ بند کمرہ کی اصل حقیقت بھی معلوم کرے۔

اس نتیجہ پر پہنچکر وہ پھر اپنے کمرہ کا دروازہ کھول کے باہر نکلا چاہتی تھی کہ عین اس موقعہ پر اسی کوٹھڑی کے دروازہ سے جس کے اندر اس کو پراسرار آوازیں سنائی دی تھیں۔ ایک زنانہ صورت نکلتی دکھائی دی۔ چونکہ سوتی گاؤن اور ٹوپی اس کی اپنی نوکرانی کی تھی۔ اس لئے ونیشیا نے اسے اپنی دوسری خادمہ سمجھ کر اس کی زبانی اصل حقیقت معلوم کرنے کے خیال سے اسکا نام لے کر آواز دی۔ اور اس کے بعد پھر اپنے کمرہ میں چلی گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ اب حالات کی بنا پر یہ معلوم کرنے کے بعد کہ جس وقت اس نے دو مردوں کی تکرار کی آوازیں سنیں۔ تو اس کی اپنی نوکرانی بھی کمرہ کے اندر موجود تھی۔ اسکی وحشت اور پریشانی ناقابل برداشت ہونے لگی تھی۔ چنانچہ وہ اس کو بلا کر تحقیق کرنا چاہتی تھی۔ کہ آخر معاملہ کیا تھا۔ وہ دو آدمی کون تھے۔ جو اس کے کمرہ میں داخل ہوئے۔ اور جھگڑا کس بات پر ہو رہا تھا۔۔۔

باب ۔ ۱۱

نوکرانی کے بھیس میں کون؟

غیر معمولی جوش کی حالتوں میں آدمی اپنی قوت فیصلہ اکثر کھو بیٹھتا ہے اگر

لیڈی سیک ولی کے دل پر اتنا جوش اضطراب طاری نہ ہوتا اور وہ صحیح الدماغ ہو کر سارے حالات کا پوری طرح جائزہ لے سکتی۔ تو اس کے لئے یہ جاننا غیر ممکن نہ ہوتا۔ کہ جس نوکرانی کو اس نے کمرہ خواب سے نکلتے دیکھا۔ قد میں غیر معمولی لمبی اور چال کے اعتبار سے بھی بھدی تھی۔ لیکن تقدیر کو چونکہ اور ہی کچھ منظور تھا۔ اس لئے ہر طرح دور اندیش ہوتے ہوئے بھی وہ اس وقت ایک نہایت معمولی بات پر غور نہ کر سکی۔ لیکن دوسری طرف جب کرنیل مالیاس نے . . .

کیونکہ زنانہ پوشاک میں ملبوس درحقیقت یہ وہی مرد فاسق تھا۔ جس نے عشق حرام کے شوق میں ہر طرح کی ذلتیں سہیں۔ ملامتیں سنیں۔ منتیں کیں اور ہاتھ جوڑے تھے۔ انتہا یہ کہ وہ کپتان ٹمش کے بوٹ کی مضبوط ٹھوکر کھا کر کمرہ سے باہر نکلا تھا۔ ہاں تو جب اس نے لیڈی سیک ولی کو اپنے کمرہ خاص کے اندر کھڑے دیکھا۔ تو لازمی طور پر اس کو سوچکر بڑی حیرت ہوئی۔ کہ اس نے تو سامنے والے کمرہ میں انتظار کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ پھر اب اس کی موجودگی اپنے کمرہ کے آس پاس کیا معنی رکھ سکتی ہے؟ بہرحال جب اس نے لیڈی سیک ولی کو کسی زنانہ نام سے اس کو مخاطب کرتے اور آواز دیتے سنا۔ "ادھر آؤ۔ کیا کرتی پھر رہی ہو"۔ تو کرنیل نے فوراً معلوم کر لیا۔ کہ ونیشیا نے اسے اپنی کوئی خادمہ سمجھا ہے۔

اور اب آن واحد میں اس مرد کج نہاد و رند منش کے سینہ میں ایک فوری تبدیلی پیدا ہوگئی۔ وہ جو ذرا سی دیر پہلے کپتان ٹمش کے حضور میں تھر تھر کانپتا گڑگڑاتا اور سو سو قسمیں کھا کر لیڈی سیک ولی کا نام تک نہ لینے کے اقرار کر رہا تھا۔ اب یہ سوچ کر خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ کہ قدرت از خود مہربان ہونے لگی ہے۔ اور اس نے ایک ایسا نادر موقعہ اس کی راہ میں ڈال دیا ہے جس کی

اسے بھول کر بھی توقع نہ ہوسکتی تھی۔ ایک بار اس نے سہمی ہوئی نظروں سے مڑ کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ لیکن کپتان ٹیش نے اس کو ذلیل ورسوا کرنے کے بعد دروازہ کو پھر سے بند کر لیا تھا۔ کیونکہ وہ اس وقت تک کے لئے کمرہ میں پوشیدہ رہ کر حالات کا انتظار کرنا چاہتا تھا۔ جبکہ جو کچھ دوسرے کمرہ میں ہو رہا تھا وہ کسی خاتمہ تک پہنچ جائے دوسری وجہ اس کے دروازہ بند کر کے چھپے رہنے کی یہ بھی تھی۔ کہ وہ نہیں چاہتا تھا۔ کسی کے دل میں یہ شبہ پیدا ہو۔ کہ اس نے کرنیل مالیاس سے اس قسم کا عملی مذاق کیا ہے۔

غرض حالات کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ اس ایک حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ تقدیر کی دیوی نے اس وقت اچانک کرنیل کا ساتھ دینا منظور کیا۔ کپتان ٹیش اپنے کمرہ میں چھپا بیٹھا تھا۔ جبکہ کرنیل کی تلاش میں کہیں کہیں ماری پھر رہی تھی۔ اور ونیشیا بالکل اکیلی ایک قریبی کمرہ کے اندر موجود تھی... پھر کیوں نہ وہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائے...؟

آنے والی کامیابی کی خوشی میں وہ تمام اندیشے اور ذلت ورسوائی کے وہ سارے محسوسات جو اب تک اس کے دل کو پریشان کرتے رہے تھے۔ آن واحد میں کرنیل کے سینہ سے زائل ہو گئے۔ اور وہ سیدھا ونیشیا کے کمرہ کی طرف مڑ لیا۔ لیکن جونہی اس نے دروازہ کھول کر اپنی عجیب اور مضحکہ انگیز صورت دکھائی اور ونیشیا کو پہلی مرتبہ یہ جاننے کا موقعہ ملا کہ یہ اس کی نوکرانی نہیں۔ بلکہ کوئی مرد وا عورت کا بھیس بدلے سامنے کھڑا ہے تو حیرت اور وحشت کی ایک ہلکی سی چیخ اس کے منہ سے نکلنے لگی۔ لیکن اس کے فوراً بعد جب وہ معلوم کرنے کے قابل ہوئی۔ کہ زنانہ پوشاک میں ملبوس درحقیقت اس کا دشمن جانی کرنیل مالیاس کھڑا ہے۔ تو پریشانی اور بدحواسی کے مارے

اس کی چیخ وہیں کی وہیں رک گئی۔ دنیا اس کی نظروں میں اندھیر ہونے لگی۔ ٹانگیں لڑکھڑا گئیں اور سخت ضعف جانی کی حالت میں وہ پاس رکھے ہوئے ایک صوفے پر گر پڑی۔

ادھر شوریدہ سر کرنیل نے جھٹ دروازہ بند کر کے اس میں اندر کی طرف قفل لگا لیا۔ پھر اپنے سر سے زنانہ ٹوپی اور گلے سے گون اتار کر ایک طرف پھینکتے ہوئے کنجی اپنی برجس کی جیب میں ڈال لی۔ اور کینہ آمیز مسرت کے لہجہ میں فاخرانہ کہنے لگا۔

"وٹیشیا اب بتا۔ اب تو مجھ سے بچ کر کہاں جائے گی!"

باب۔ ۱۲

دیو و پری

ہر چند اس مرد جفاکار و فتنہ انگیز کی صورت دیکھ کر لیڈی سیک و ِلی زرد رو اور نیم جان نظر آنے لگی تھی۔ تاہم ظاہرداری کے لئے دلیرانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے وہ بے تعلقانہ انداز سے بولی: "ارے یہ تم کیا کرتے پھر رہے ہو۔۔۔ اور زنانہ پوشاک پہننے کا شوق کب سے تم کو سمایا ہے؟"

"بےرحم بانو" کرنیل نے غم و غصہ کے لہجہ میں جواب دیا۔ "مجھ بدنصیب کے حق میں خود پریشانیاں پیدا کر کے آپ ان کا مزا لیتے ہوئے الٹا مجھی سے سوال پوچھتی ہیں۔ آخر میں نے کسی کا کیا بگاڑا تھا۔ کہ آپ نے اس بدگہر ٹیش کو میرے پیچھے لگایا۔۔۔ لیکن خیر جو ہونا تھا ہوا۔ اب ہمیں ماضی کا ذکر چھوڑ کر حال کی

باتوں پر دھیان دینا چاہیئے۔"

"کیا کہتے ہو... ٹیش!" وینیشیا نے جو اصل حقیقت سے بالکل بےخبر تھی بڑھتی ہوئی حیرت کے لہجہ میں پوچھا: "کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ کپتان ٹیش اس جگہ میرے مکان کے اندر کہیں موجود ہے؟"

"کیا خوب۔ بھولا بننا کوئی آپ سے سیکھے۔" مالپاس نے طنز آمیز لفظوں میں جواب دیا۔ "کیا وہ آپ ہی کی نظرِ عنایت نہ تھی۔ جس کی بدولت اس ناہنجار کو سامنے والے کمرہ سے نکل کر مجھ پر اچانک حملہ کرنے کا موقعہ ملا؟ بانو میں کہتا ہوں آپ کی یہی نوازش کیا کم تھی۔ کہ مجھے باتوں میں لگا کر احمق اور الو بنایا۔ اور اسی پر کفایت نہ کر کے دروازہ کے اندر سے یہ جواب صاف مجھ کو سنایا کہ میں نے اپنا ارادہ بدل لیا۔ اب تم جدھر سے آئے ہو۔ ادھر ہی کو چلے جاؤ۔ لیکن اگر اسی پر بس ہوتا۔ تو ایک بات تھی۔ سنگدلی کی انتہا یہ ہے کہ آپ نے اس موذی کو جو مدت دراز سے میرے برخلاف بغض و کینہ لئے پھرتا ہے۔ سامنے والے کمرہ میں چھپا کر کھڑا کر دیا۔ اور اس کو ہدایت کی۔ کہ موقعہ پاتے ہی مجھ کو بےخبری میں دبوچ لے۔ چنانچہ ادھر آپ کی خادمہ جبیکا بہانہ کر کے رخصت ہوئی۔ ادھر وہ نابکار بلائے بے درمان کی طرح مجھ پر ٹوٹ پڑا۔ اور کھینچتا ہوا اندھیری کوٹھڑی کے اندر لے گیا۔ کیا کیا واہی تباہی باتیں تھیں۔ جو اس نے نہ کہیں۔ ناجائز دھمکیاں الگ دیں۔ اور آخرکار انہی دھمکیوں کے سلسلہ میں مجھ کو یہ زنانہ پوشاک پہننے پر مجبور کیا... آہ لیڈی سیک وِلی بےرحم تو تم پہلے دن سے مشہور تھیں۔ لیکن آج رات مجھ سے جو بدسلوکیاں روا رکھی گئی ہیں۔ ان کو شاید میں زندگی میں نہ بھول سکوں گا۔ خیر کوئی بات نہیں۔ آدمی پر وقت آیا ہی کرتے ہیں۔ اب مجھ کو بھی موقعہ نصیب

ہوا ہے۔ تو ان ساری برائیوں کا خوب سا بدلہ لیکر چھوڑوں گا"

اور اتنا کہہ کر اپنی اس دھمکی کو عملی صورت دینے کے خیال سے اس نے جھٹ آگے بڑھ کر لیڈی سیک ولی کو اپنے بازوؤں کی گرفت میں لے لیا۔ ہر چند وہ تڑپی اور جدوجہد کرنے لگی۔ لیکن جوش میں آئے ہوئے کرنیل نے اندھا دھند اس کے رخساروں۔ شانوں اور بازوؤں کو پے در پے بوسے دینے شروع کر دیئے ...

"تم کتنے شوخ دیدہ ہو" خاتون نے آخر کار اپنی بدحواسی پر غالب آکر کہا۔ "ایک تنہا خاتون پر اس طرح مجرمانہ حملہ کرتے ذرا شرم نہیں آتی۔ چھوڑو! ... مجھے چھوڑ دو۔ ورنہ بخدا میں چیخنا چلانا شروع کر دوں گی"

"تو بیشک ایسا کیجئے۔ مجھے رتی بھر پروا نہیں" مال پاس نے لہجہ کثیف میں جواب دیا" اس چیخ چنگھاڑ کا نتیجہ اس کے سوا کیا ہوگا۔ کہ نوکر چاکر جمع ہو جائینگے۔ اور اس وقت میں سب کے سامنے برملا کہہ دوں گا۔ کہ آپ نے خود ہی دعوت دے کر مجھ کو بلایا تھا۔ اور اب یہ شور برپا کیا جا رہا ہے ... ہاں اور اس کے علاوہ کارون سے تمہارے تعلق کا راز بھی ظاہر کردوں گا"

"یہ تو خیر میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ تم پورے بدگہر بدنہاد آدمی ہو جس سے کوئی حرکت بعید نہیں" ونیشیا نے جو ذرا سی دیر پہلے مجروح مغلوب دول ریش نظر آتی تھی۔ اب دفعتاً غصہ اور جوش کی حالت میں شیرنی کیطرح بپھرتے ہوئے کہا" تاہم جان لو میں اس آسانی سے تمہارے ہاتھ نہ آؤنگی..."

اور اتنا کہہ کر اس نے کرنیل مالپاس کو جو بودا اور بزدل ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی مسلسل عیاشیوں کی وجہ سے بدنی طاقت بھی کھو چکا تھا۔ اس زور کا دھکا دیا۔ کہ وہ کئی قدم پیچھے جا رہا۔ پھر جھٹ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر

وہ میز پر رکھے ہوئے پھل کاٹنے کے ایک چاقو کو ہاتھ میں لینے کی غرض سے اس طرف کو لپکی۔

لیکن مالپاس کے سر پر بھی اس وقت جوش ناکامی کا بھوت سوار تھا۔ اس کی خواہشات حد انتہا تک مشتعل ہو چکی تھیں عام حالات میں وہ شاید مقابلہ کی جرأت نہ کرسکتا۔ لیکن اب جب کہ وہ اپنے جوش نفسانی کے زیر اثر آگ ہو رہا تھا۔ لیڈی سیک وِلی کا منشائے دلی سمجھ کر وہ بھی فوراً دوسری طرف سے اس میز کی طرف گیا اور ونیشیا سے پہلے جا کر چاقو اٹھا لیا۔

پھر اس تیز چاقو کو ہاتھ میں لے کر دیوانوں کی طرح اس کو زور زور سے ہلاتے ہوئے اس نے کہا "بے سمجھ خاتون آج دو میں سے ایک بات ضرور ہو کر رہے گی۔ یا تم کو رضامند ہونا پڑے گا۔ ورنہ میری یا تمہاری کسی ایک کی جان ضائع ہو گی۔ یقین کرو میں اس وقت اپنے آپ میں نہیں ہوں۔ مجھ پر دیوانگی کی حالت طاری ہے اور میں نہیں کہہ سکتا۔ بے خبری میں کیا کر بیٹھوں گا۔"

ونیشیا نے کرنیل کی بدلی ہوئی صورت دیکھی تو مارے خوف کے پھر کمزوری کا اثر غالب آنے لگا۔ نڈھال اور پریشان خاطر ہو کر سابق کے مقابلہ میں نرم لہجہ میں بولی "مالپاس خدا کے لئے ہوش میں آؤ۔ ایسا نہ ہو تم سے کوئی ایسا جرم سرزد ہو۔ جس کے لئے ہمیشہ تم کو کف افسوس ملنا پڑے!"

"سنو! مجھ کو نہ اس وقت بدنامی کا ڈر ہے۔ نہ قید و حراست کا" مالپاس نے سخت جوش کی حالت میں کہا "میں تو دو ہی باتیں جانتا ہوں یا اپنا اقرار پورا کرو۔ ورنہ دوزخ کی طاقتوں کی قسم۔۔۔"

"دیکھو میں منت تم سے کہتی ہوں چاقو ہاتھ سے رکھ۔۔۔" ونیشیا نے

اس ڈر کے مارے کہ وہ سچ مچ دیوانہ ہو رہا تھا۔ نرم لہجہ میں کہا۔
"نہیں میں نے اس سے پہلے بارہا تمہارے ہاتھوں فریب کھایا ہے لیکن اب میں دھوکے میں نہ آؤں گا۔" مال پاس نے جس کا ارادہ اس وقت نوشتہ تقدیر کی مانند اٹل تھا۔ جواب دیا۔ "تم اگر مانو گی تو مارے خوف کے ورنہ تو میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم کو میری ذات سے ذرا بھی محبت نہیں ہے۔"
"اچھا سنو۔" ونیشیا نے جو آخر کار مایوسی کا شکار ہونے لگی تھی۔ مجبوری کے لہجہ میں کہا۔ "فرض کرلو میں تمہارا کہا مان لوں۔ تو پھر کیا تم میرے ہر ایک راز کو چھپائے رکھنے کا وعدہ کروگے؟"
"ہاں مگر اس صورت میں کہ تم بھی مجھ سے دوستانہ رویہ اختیار کرو۔" مالپاس نے بھی سابق کے مقابلہ میں نرم ہوکر کہا۔ "معزز اور مغرور خاتون۔ بس میں تو اتنا ہی جانتا ہوں کہ اگر ہم ماضی کو فراموش کرکے صرف حال کو مدنظر رکھیں تو مستقبل کے بارہ میں کبھی آپ کو حرف شکایت منہ پر لانے کا موقعہ نہ ملیگا۔"
"تو جان لو میں نے ہار مان لی۔" ونیشیا نے اس آدمی کی سی حالت میں جسے تختہ دار پر لئے جاتے ہوں بھیانک آواز سے کہا۔ "افسوس۔ افسوس۔ تقدیر کے سامنے آدمی کا کوئی چارہ نہیں۔۔۔ لیکن آہ! کس نے دروازہ کھٹکھٹا دیا!"
"بلا سے کوئی ہو مجھے اس کی پروا نہیں۔" مالپاس نے آواز دبا کر پرجوش لہجہ میں کہا۔ "پھر مال اتنا جان لیجئے۔ کہ اگر یہ بھی کسی طرح کا فریب ہے۔ تو مجھ سے تو جیتے جی سمجھ لوں گا۔ لیکن تمہیں کسی حال میں زندہ چھوڑ کر نہ جاؤں گا۔"
"نادان نہ بنو جو کوئی بھی ہے میں اسے رخصت کئے دیتی ہوں۔" ونیشیا نے آہستہ سے جواب دیا۔ مگر عین اس وقت کسی نے پھر دروازہ پہ ہلکی

دستک دیا۔

"جیسیکا... تم ہو؟" ونیشیا نے رسمی لہجہ میں پوچھا۔

"ہاں بانو میں ہوں"۔ نوکرانی نے جواب دیا۔

"اچھا تو جاؤ۔ اب رات زیادہ گئی ہے۔ جاکر آرام کرو۔ صبح جیسا ہوگا دیکھا جائے گا"۔

اتنا کہہ کر اور جیسیکا کو بہانہ سے رخصت کر کے حسین۔ نظر فریب اور حلقہ فیشن کی مغرور لیڈی سیک دلی حسرت و یاس کے عالم میں اس آدمی کی طرف مڑی جس کی صورت تک سے اس کو سخت نفرت تھی۔ لیکن کیا کرتی ؎

کیا تھا بیکسی نے سخت مجبور

زمیں تو سخت تھی اور آسماں دور

صاف دکھائی دیتا تھا۔ کہ صدہا تدبیروں کے باوجود قسمت آخر جواب دے گئی۔ ؎

بخت بد با کسے کہ یار شود

سگ گزد گر شتر سوار شود

کتاب دوم ختم ہوئی

قدم سنبھال کے رکھنا کہ راہِ عشق میں ہیں
ہزاروں اے دلِ اندوہگیں نشیب و فراز

ظفر

عشق ہا کہ در پے رنگے بود ؛ عشق نبود عاقبت ننگے بود

مثنوی

چین دنیا میں کہاں عشق کے بیماروں کو
نت نئے رنج فلک دیتا ہے بیچاروں کو

ذکی

ادماں نہ ہار دو تیا مقتل میں عشق بازو ؛ تیغیں ہیں دھار والی خنجر ہیں بان والے

باب ۔ ا

دو گنہگار

اس قصے کے ناظرین کو غالباً یاد ہوگا کہ اس نہ بھولنے والی رات کو جس کے واقعات عظیم اس وقت تک بیان کئے گئے ہیں۔ ساڑھے دس بجے کے عمل پر ایک پرائیویٹ خط لارڈ سیک ولی کے نام موصول ہوا تھا۔ جس کی نسبت کپتان مجیش اور شہزادہ نے اس کو چھیڑتے ہوئے کہا تھا۔ کہ وہ کسی نازنین کا بھیجا ہوا خط ہے۔ کیونکہ نہ صرف اس کی تحریر جو سرنامہ پر دیکھی گئی زنانہ اور دلکش تھی بلکہ کپتان کے لفظوں میں اس سے عطر گلاب کی مہک بھی آتی تھی واقعہ میں یہ رقعہ لارڈ سیک ولی کی دلربا معشوقہ کونٹس آف کاردن کا لکھا ہوا تھا۔ ... اسی اول آف کاردن کی بیوی کا جو کرنیل مالیاس کے ساتھ ساتھ شہزادی کے برخلاف سازشیں کرنے کی غرض سے لیڈی سیک ولی کی امداد و تحریک پر جنوا گیا تھا۔

لیکن سلسلہ داستان کو آگے چلانے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس خط کا مضمون بجنسہ درج کر دیا جائے۔

وقت دس بجے رات

جان سے پیارے ہو دیس میں جلد از جلد تم سے ملنے کو بیتاب ہوں معاملہ

چونکہ اشد ضروری اور باتیں بہت سی ہیں۔ اس لیے تم اگر چند گھنٹوں کی فرصت نکال کر مجھ سے مل سکو۔ تو داخل عنایت ہوگا۔ ملاقات کے بارہ میں ہمیشہ کی طرح ضروری انتظامات کر لئے گئے ہیں اور کسی کو اس کا حال معلوم نہ ہوگا۔ میں نے اپنی خادمہ گرٹروڈ کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ اس خط کو تمہارے ہاتھوں تک پہنچا کر سیدھی نارتھ آڈلے سٹریٹ میں جائے۔ جہاں میری عزیز سہیلی اور محسنہ لیڈی کشمیر کا مکان ہے۔ وہی جس میں ہم عموماً ملا کرتے ہیں میں خود بھی عنقریب وہاں پہنچ جاؤں گی۔ امید ہے تم اتنے ہی سے سب کچھ سمجھ گئے ہو گے۔ زیادہ تفصیل میں جانے کی حاجت نہیں۔

لیکن اگر کسی سخت مجبوری کی وجہ سے تم آج رات نہ مل سکو تو پھر مجھ کو جواب ضرور لکھنا۔ تاکہ ہم کل کسی وقت ملاقات کر سکیں۔ ہر حال اتنا جان لو کہ معاملہ بے حد ضروری ہے اور اس کو جس قدر جلد ممکن ہو طے کرنا چاہیئے۔

تمہاری صادق اور وفادار

ایڈیتھا

یہ مضمون تھا اس خط کا جو لارڈ سیک ولی کے ہاتھوں میں اس وقت پہنچایا گیا۔ جب وہ شہزادہ اور پرنس بش کے ساتھ تاش پر جوا کھیل رہا تھا چونکہ خط میں جلد از جلد ملنے کی تاکید اکید کر دی گئی تھی۔ اس لئے جیسا ہمارے ناظرین کو معلوم ہے۔ اس نے بازی بیچ میں ہی چھوڑی اور اپنے دونو دوستوں کی اجازت حاصل کر کے اپنے مکان سے رخصت ہوا۔ اس کی عدم حاضری میں اس مکان کے اندر جو گوناگون واقعات ظہور میں آئے۔ ان کا حال بیشتر مذکور ہو چکا ہے۔ اس لئے اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ مکان سے چلے آنے

کے بعد خود لارڈ سیک وِلی پر کیا بیتی۔

بازار پال مال میں پہنچکر اس نے ایک بند گاڑی کرایہ کی اور ڈرائیور کو تارنتھ آڈے سٹریٹ چلنے کے لئے کہا۔ اس جگہ پہنچکر اس نے ایک تنگ گلی کا رخ کیا۔ جس میں لیڈی الثمبر کے مکان کا بغلی دروازہ واقع تھا۔ کیونکہ یہی وہ رستہ تھا۔ جس سے ان خفیہ ملاقاتوں کے موقعہ پر کام لیا جاتا تھا۔

لارڈ سیک وِلی کے دروازہ کھٹکھٹانے پر کسی عورت نے اندر سے آکر اسے کھول دیا۔ لیکن گو وہ عورت گرٹروڈ کا لباس اور اس کی موٹی نقاب پہنے ہوئے تھی۔ تاہم اس کی دلفریب قامت اور عام چال ڈھال سے یہ معلوم کرنا ذرا بھی دشوار نہ تھا۔ کہ گرٹروڈ کے بھیس میں خود لیڈی کارون یعنی ائیڈ تھا ہے۔ سیک وِلی اس کو سہارا دے کر پھر اسی کرایے کی گاڑی کی طرف طرح جس پر وہ اس جگہ تک آیا تھا۔ اور اب اس نے ڈرائیور کو آکسفورڈ سٹریٹ کی طرف چلنے کی ہدایت کی۔ آخر جس وقت گاڑی چلنی شروع ہو گئی۔ تو ہوریس اور ائیڈ تھا بھی تبادلہ خیالات کے لئے آمادہ ہوئے۔ لیکن ان کی گفتگو کا حال بیان کرنے سے پہلے ایک چھوٹا سا واقعہ اور قابل ذکر ہے جس کا حال لگے ہاتھوں درج کر دیا جاتا ہے۔ یعنی جونہی یہ دونو گاڑی پر سوار ہوئے ایک نوجوان جو تھوڑے فاصلہ پر چھپا ہوا غالباً کسی قسم کی نگرانی کر رہا تھا۔ اپنے پوشیدہ مقام سے باہر آیا اور ان کی گاڑی کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔

اس اثنا میں عاشق و معشوق اس بات سے بالکل بےخبر کہ کوئی ان کے پیچھے لگا ہے۔ پہلے تھوڑی دیر اظہار محبت میں مشغول رہے۔ پھر جب دو نو اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ تو کونٹس جو گاڑی پر سوار ہونے کے بعد نقاب ہٹا چکی تھی۔ کسی قدر اضطراب کے لہجہ میں بولی۔

"میری جان کے مالک۔ بڑا نازک وقت درپیش ہے۔"

"آہ میں سمجھ گیا" سیک ولی نے خاتون کو پھر ایک بار آغوش محبت میں لیتے اور اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا "غالباً تمہارے کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ میاں شوہر باہر سے واپس آ گئے ہیں۔"

"ہاں میرے نام اس کا ایک خط آج ہی موصول ہوا ہے۔" ایڈیتھا نے جواب دیا جس میں اس نے لکھا ہے۔ کہ میں کل رات پہنچ جاؤں گا۔ یہ خط غالباً اس نے اپنے کسی شناسا کے ذریعہ سے دستی بھیجا تھا۔۔۔"

"اور وہ کس وقت تم کو ملا؟"

"آج رات نو بجے کے قریب۔"

"چلا کس مقام سے تھا؟"

"ڈوور سے ارل نے اس میں لکھا ہے کہ میں آسٹنڈ ہوتا ہوا بلجیم کی راہ سے واپس آیا ہوں۔۔۔"

"اور کل رات مکان پر پہنچ جاؤں گا۔" سیک ولی نے فقرہ پورا کرتے ہوئے کہا۔ مگر اس کا لہجہ تلخ اور دل گرفتگی کا مظہر تھا۔

"ہاں یہی اس نے لکھا ہے۔" ایڈیتھا نے جواب دیا۔" اس کے علاوہ اتنا اور تحریر کیا ہے۔ کہ رود بار کے تلاطم سے میری طبیعت چونکہ خراب ہو گئی تھی۔ اس لئے میں آرام کرنے ایک دن ڈوور ٹھہر گیا ہوں۔"

"ایڈیتھا میری جان۔" لارڈ سیک ولی نے سب حال سن کر پریشانی کے لہجہ میں کہا۔" تم اس خط کے متعلق خواہ کچھ ہی خیال کرو۔ میں تو اتنا ہی جانتا ہوں۔ کہ ارل کسی طریقہ پر ہمیں دھوکا دینا چاہتا ہے۔"

"آہ تم نے تو مجھ کو اور بھی زیادہ سہما دیا۔" کانٹس پریشانی کے لہجہ میں بولی۔

"ٹھہرو میں پوچھتا ہوں۔ کیا تمہارے اپنے دل میں اس خط کو پاکر یا اس کا مضمون پڑھ کر کسی طرح کا شبہ پیدا نہ ہوا تھا؟" لارڈ بیک ولی نے دریافت کیا "جس صورت میں تمہارا اپنے شوہر سے مدت دراز سے بگاڑ ہے تو بھلا اس کو کیا پڑی تھی۔ کہ تمہیں اپنی آمد کی خوشخبری سنانے بیٹھتا۔ اس کا مطلب صریحاً یہ ہے کہ اس نے کوئی گہری سازش سوچی ہے۔ اور اس کے سلسلہ میں یہ اطلاع بھیجنی ضروری سمجھی ہے... بھلا یہ تو بتاؤ۔ اس پانچ ماہ کے لمبے عرصہ میں کہ اس کو رخصت ہوئے گزرا۔ کتنی چٹھیاں اس نے تمہارے نام لکھ کر بھیجی تھیں؟"

"صرف دو جن کا مضمون غایت درجہ مختصر تھا۔ ایک میلان سے روانہ کی گئی تھی اور دوسری جنوا سے غالباً میں نے وہ دو نو چٹھیاں تم کو دکھائی تھیں؟"

"یاد ہے تم نے دکھائی تھیں اور ان میں تحریر تھا کہ ان چٹھیوں کا جواب بھیجنے کی حاجت نہیں۔ کیونکہ میری نقل و حرکت غیر یقینی ہے۔ میں آج کہیں ہوں کل کسی دوسری جگہ چلا جاؤں گا۔ ان حالات میں تم اگر کوئی خط روانہ بھی کرو۔ تو اندیشہ ہے میرے ہاتھوں تک نہ پہنچ سکے گا۔"

"یہی وجہ تھی۔ کہ میں نے اس لمبے عرصہ میں اس کے کسی خط کا جواب نہ بھیجا۔" ایڈتھا نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو معلوم نہ ہو سکا۔ کہ اس لمبی غیر حاضری کا مطلب کیا تھا۔ اور یہ سفر کس غرض سے اختیار کیا گیا تھا؟"

"بالکل نہیں۔ یہ دونو باتیں میرے لئے اب تک پردہ راز میں پوشیدہ ہیں۔ لیکن مجھے اس بارہ میں کسی طرح کی شکایت نہیں اسلئے کہ... مگر میں کیا بیان کروں تم خود ہی سب کچھ سمجھ سکتے ہو۔" یہ کہتے ہوئے ایڈتھا نے پُرمحبت

نظروں سے اپنے چاہنے والے کی طرف دیکھا۔ گو اس کی نگاہ میں درد کا ہلکا سا اثر بھی شامل تھا۔

"پیاری ایڈیتھا میں تمہارا مطلب اچھی طرح سمجھ گیا" سیک ولی نے جواب دیا۔" لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمارا آئندہ طرز عمل کیا ہونا چاہیئے۔ اتنا میں ضرور محسوس کرتا ہوں کہ کوئی بھاری خطرہ ہمیں پیش آنے والا ہے۔ اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو ارل نے ہماری راہ میں کسی طرح کا دام فریب پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں۔ کہ ممکن ہے اس نے کل کا قصد بہانہ کیا ہو اور وہ آج ہی رات واپس آ پہنچے۔۔ ہاں یہی بات مجھ کو زیادہ اغلب نظر آتی ہے۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ اس وقت تک لندن پہنچ چکا ہے یا نہیں۔ میرے خیال میں اس نے یہ خط بھی محض اس نیت سے تمہیں لکھ کر بھیجا ہے۔ کہ تم سمجھ لو۔ اس کی فوری آمد کا کوئی احتمال نہیں اور اس کی واپسی سے پہلے جو تھوڑا سا وقت فرصت حاصل ہے اس کو خوشی کے ساتھ بسر کر سکو۔"

"ممکن ہے۔ یہی بات ہو" ایڈیتھا نے بھی اب اور زیادہ پریشانی کے لہجہ میں کہا" اور اگر میرے دل کی پوچھتے ہو۔ تو جب سے یہ چٹھی موصول ہوئی ہے۔ میرے سینہ میں طرح طرح کے وسوسے پیدا ہو رہے ہیں۔ اور یہی کیفیت میری وفادار خادمہ گرٹروڈ کی ہے۔ چنانچہ وہ تو یہاں تک کہتی تھی۔ کہ مجھے آج کی رات حد سے زیادہ محتاط رہنا چاہیئے۔ اسلئے بہتر یہی تھا۔ کہ میں تم سے ملنے کی کوشش نہ کرتی۔ لیکن کیا کروں میرا ہی دل نہ مانتا تھا۔ طرح طرح کے اندیشے جی کو ہلکان کر رہے تھے۔ کسی طرح تم سے گفتگو کر کے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتی تھی۔ اس لئے تم کو یاد کئے بغیر نہ رہ سکی"

باب ۔ ۲

بارِ عصیاں

ناظرین کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ گفتگو جو اوپر درج ہوئی ہے ۔ دونو میں اس وقت ہو رہی تھی ۔ جب وہ گاڑی جس پر لارڈ سیک ولی اور اس کی معشوقہ سوار تھے ۔ آکسفورڈ سٹریٹ کی سمت میں چلی جا رہی تھی ۔ چونکہ اس سے بہتر خلوت کا موقع اور نہ ہو سکتا تھا ۔ اس لئے وہ گاڑی کی تنہائی میں تبادلۂ خیالات کر رہے تھے ۔ تھوڑی دیر کے لئے وقفہ سکوت حائل ہو گیا ۔ جس کے بعد ہورِیس لمبا سانس لے کر کہنے لگا ۔

" میری جان ایڈ تھا ۔ جو ہونا تھا ہُوا ۔ اب بعد از وقت ملامت ملنے سے کیا فائدہ ہے "

" یہ بالکل صحیح ہے " بدنصیب عورت نے تسلیم کیا " اور بعض اوقات تو مجھ کو یہ بھی خیال آتا ہے ۔ کہ شاید میرے دل کی پریشانیاں سراسر بے بنیاد ہیں ۔ یہ ممکن ہے ۔ ارل نے یونہی چٹھی لکھ کر بھیج دی ۔ اور وہ سر دست واپس آنے کا ارادہ نہیں رکھتا ۔ لیکن بالفرض ایسا ہو بھی ۔ تو پھر کیا ؟ ۔ انجام کا خطرہ تو ہمارے دلوں کو ہر وقت لگا رہے گا ۔ جلدی یا کچھ عرصہ کے بعد جب میرا راز افشا ہُوا ۔ تو ضرور مجھ بدنصیب کو تباہی اور بربادی کا منہ دیکھنا پڑیگا ۔"

" جان سے پیاری ایڈ تھا ۔ عشق و محبت کی دنیا میں اس طرح کے مرحلے اکثر پیش آیا کرتے ہیں ۔ مگر عاشقانِ صادق ان سے گھبرا نہیں جاتے ۔" پھر یہ دیکھ کر کہ عورت کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے ۔ اس نے اس کو بزور اپنے سینہ

سے لپٹا لیا۔ پیار کرتے ہوئے اس کے آنسو چومے۔ پھر تسلی بخش لہجہ میں کہنے لگا: "دیکھو ہمیں چاہیئے۔ صرف تصویر کے خوشگوار پہلو کو مدنظر رکھیں۔ ارل کی غیر حاضری میں ساڑھے چار مہینے تک ہم نے جو لطف عیش حاصل کیا۔ وہ کیا کم باعث راحت ہے؟"

"لیکن مجھ بدنصیب کی حالت میں تو یہ راحت بھی اس خیال سے تلف ہوئی جاتی ہے کہ میں پچھلے تین ماہ سے دوسرے حال میں ہوں" ایڈتھا نے جواب بکیاں لے لے کر رونے لگی تھی۔ عاشق کے گلے لگ کر دبی آواز سے کہا: "آخر جب۔ بچہ پیدا ہُوا تو کس طرح ممکن ہے کہ ارل اسے اپنی اولاد ماننے پر رضامند ہوگا۔ اس کے علاوہ تم سے پوشیدہ نہیں کہ اس کے دل میں میرے برخلاف پہلے ہی کئی طرح کے شبہات جاگزین تھے۔ اب میرے گناہ کا زندہ ثبوت دیکھ کر۔۔۔"

"ٹھہرو میں ایک بات کہتا ہوں" سیک وِلی نے کسی طرح گفتگو کا رخ بدلنے کے خیال سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا: "اس کا ہمیں کیونکر یقین ہو کہ ارل سچ مچ لندن سے باہر گیا تھا۔ کیا تعجب وہ چٹھیاں جو تمہارے نام موصول ہوئیں اس نے یہیں سے لکھ کر اپنے دوستوں کے نام جنیوا اور میلان روانہ کر دی ہوں۔ اور انہیں لکھ بھیجا ہو کہ وہ انہیں ڈاک میں ڈال دیں اگر سچ مچ ایسا ہُوا ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ وہ اتنا عرصہ لندن ہی میں رہ کر سفر کا محض بہانہ کرتا رہا تھا۔"

"لیکن میں اسے قرین قیاس نہیں سمجھتی کہ ایسا ہُوا ہو" عورت نے جواب دیا۔ "اس کے علاوہ اگر اصل حقیقت یہی ہے۔ تو بھی ہم نے اپنے لئے جو احتیاط ہمیشہ ملحوظ رکھی۔ اس کی وجہ سے ناممکن ہے۔ کہ ارل کو ہمارے تعلق کا حال معلوم ہو سکا ہو۔ ڈر تو صرف اس بات کا لگا ہے۔ کہ میں جو اپنی کمزوری کا

زندہ ثبوت خانہ شکم میں لئے پھرتی ہوں - اسے کیونکر چھپایا جا سکے گا؟"

"تو پھر اب تمہاری رائے میں کیا کرنا واجب ہے؟" لارڈ سیک ولی نے پریشانی کی حالت میں پوچھا "تم اس کے متعلق کیا مشورہ دیتی ہو"

"افسوس میں کچھ بھی نہیں جانتی" بدنصیب عورت نے عاشق کے آغوش محبت میں زار زار روتے ہوئے جواب دیا "مگر سچ کہتی ہوں ہورلیس اپنی زندگی میں میں کبھی اتنی پریشان خاطر نہ ہوئی تھی - جتنی اب ہوں - میری ہمت اور طاقت یکسر جواب دے گئی ہے - اس سے پہلے میری کچھ بہنیں اپنی الہڑ ہی کمزوریوں کی وجہ سے بدنام ہوئی تھیں - اب معلوم ہوتا ہے وہ وقت دور نہیں جب مجھ بدنصیب کا نام بھی انہی کی فہرست میں شامل ہو جائیگا"

"ہمت کرو ایڈیتھا" لارڈ سیک ولی نے دلاسہ دے کر کہا "اگر اوسان ہار بیٹھو گی - تو پھر کچھ بھی تو نہ بنے گا - بس میں التجا کرتا ہوں - اپنے دل کو مضبوط بنانے کی کوشش کرو - اور میری طرف دیکھو - جو ہر مشکل میں تمہارا مددگار رہوں" یہ کہتے ہوئے ہورلیس نے پھر اس کو پیار سے گلے لگا لیا -

اس کے تھوڑی دیر بعد گاڑی آکسفورڈ سٹریٹ کے اس حصہ میں جا کر کھڑی ہوگئی - جو سوہو سکوئر کے قریب واقع ہے - اس پر لیڈی کارون نے پھر اپنے خوشنما چہرہ پر نقاب ڈال لی اور لارڈ سیک ولی کے بازو کا سہارا لیکر گاڑی سے اتری - گاڑی بان کو رخصت کر دیا گیا - اور یہ دونو بازو میں بازو ڈالے سوہو کے اس خرافات خانہ کی طرف چلے - جس کی وجہ سے یہ محلہ بدنام تھا -

مگر آکسفورڈ سٹریٹ سے چل کر اس مکان کی طرف جاتے ہوئے لارڈ سیک ولی نے رستہ میں دو تین بار یہ معلوم کرنے کے لئے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ کوئی انکے تعاقب میں تو نہیں آتا - اس قسم کی احتیاط ان دونوں کی طرف سے عموماً

برتی جلتی تھی۔ مگر اس کے باوجود یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ وہ نوجوان جو لیڈی لشمیر کے مکان سے ان کے پیچھے چلا۔ اور سارا راستہ سائیکل پر ان کی گاڑی کے پیچھے پیچھے رہا تھا۔ اب بھی ایک مقام پر پوشیدہ ان کی نقل و حرکت دیکھ رہا تھا۔ ہر چند لارڈ سیک وِلی یا اس کی گنہگار رفیقہ کو اس کی موجودگی کا علم نہ ہو سکا۔ تاہم اس نوجوان کو اچھی طرح معلوم ہو گیا۔ کہ دونو گاڑی سے اتر کر مسز گیل کے مکان میں داخل ہوئے۔ گویا جہاں تک اس کی نگرانی کا تعلق تھا اس نے انہیں ایک پل کے لئے نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیا۔

باب ۔ ۳

شوہر میدان عمل میں

لیکن ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو مسز گیل کے مکان پر چھوڑ کر ہم پھر ایک بار تاریتھا ڈلے سٹریٹ کی طرف واپس چلیں۔ جہاں چند خاص واقعات پیش آرہے تھے۔

لارڈ سیک ولی اور ایڈیتھا کو گاڑی پر سوار ہو کر اس جگہ سے رخصت ہوئے اور اس نوجوان کو جوان کی نقل و حرکت کا نگران تھا۔ ان کے پیچھے گئے بمشکل سے چند منٹ گزرے ہوں گے کہ ارل آف کارون نے لیڈی لشمیر کے مکان کے دروازہ پہ دستک دی اور جب نوکر دروازہ کھولنے کے لئے آیا۔ تو اس سے پوچھا۔

"تمہاری بیگم کیا گھر پہ موجود ہیں؟"

"ہاں مائی لارڈ گھر ہی پر ہیں۔ فرمائیے۔"

" تو غالباً کونٹس آف کارون بھی ان کے پاس ہوں گی" ارل نے سرسری لہجہ میں پوچھا۔

" ہاں سرکار وہ بھی موجود ہیں"۔ نوکر نے بھولے پن سے جواب دیا۔ کیونکہ اس بے چارہ کوتہ کے حالات کا کچھ بھی علم نہ تھا۔" تقریباً پاؤ گھنٹہ گزرا۔ کونٹس تشریف لائیں تھیں . . . "

" آہ۔ بیشک یہی بات ہو گی۔ مجھے اپنے مکان پر ایسا ہی بتایا گیا تھا" ارل نے پرخیال انداز سے کہا۔ بات یہ ہے۔ میں ابھی ابھی ممالک غیر کے سفر سے واپس آیا ہوں۔ گھر پہنچا تو معلوم ہوا۔ کہ بیگم لیڈی اشمیر سے ملاقات کرنے گئی ہیں" پھر تھوڑا سوچ کر کہا یہ بھی تم کو معلوم ہے۔ کونٹس نے کے بجے واپس جانے کو گاڑی طلب کی تھی ؟"

" مائی لارڈ انہوں نے گاڑی بان کو آدھی رات کے وقت آنے کے لئے کہا تھا" وردی پوش نوکر نے جواب دیا" لیکن دیکھئے بیگم صاحب خود تشریف لا رہی ہیں"

اس موقعہ پر لیڈی اشمیر جس نے دروازہ کی دستک سن لی تھی۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کون آیا ہے۔ بڑے زینہ سے اترتی دکھائی دی۔ لیکن جب اس نے لارڈ کارون کو دروازہ پر کھڑے دیکھا تو اس کے چہرہ کی رنگت آن واحد میں پیلی پڑ گئی تاہم فوراً ضبط کر کے اس نے مسکراتے ہوئے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ پیش کیا اور بولی" اوہ مائی لارڈ آپ سفر سے واپس آ گئے . . . لیکن یوں تشریف لائیے" وہ کمرہ نشست کی طرف مڑتے ہوئے کہنے لگی۔

ارل اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ مگر کمرہ میں داخل ہو کر کہنے لگا۔

"میں آپ کی عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن . . ."

"آہ اگر آپ کو کسی کام کی جلدی ہے۔ تو میں آپ کو روکنا نہیں چاہتی" لیڈی کشمیر نے جس کے دل میں ایک عجیب دھڑکن پیدا ہو رہی تھی۔ خود ضبطی کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔" تاہم یہ فرمائیے آپ کب تشریف لائے۔ اگر میری معلومات غلط نہیں۔ تو سننے میں آیا تھا۔ آپ کا ارادہ کل واپس آنے کا تھا۔"

"ہاں لیکن حالات کچھ ایسے ہی پیش آئے کہ مجھے قبل از وقت آنا پڑا۔" ارل نے جس کے ظاہری تبسم میں کینہ اور طنز کی جھلک چھپی تھی کہا۔ میرے خیال میں ایڈیتا آپ ہی کے مکان پر ہے . . ."

"جی بیشک تھوڑی دیر گزری وہ مجھ سے ملاقات کرنے آئی تھیں۔ اور ان کا ارادہ نصف شب تک یہیں ٹھہرنے کا تھا۔" لیڈی کشمیر نے اپنی گھبراہٹ کو مشکل سے چھپاتے ہوئے جواب دیا۔" لیکن . . . کیا عرض کروں کونٹس کو جو مجھے اپنی دختر کی طرح عزیز ہیں۔ مکان پر آتے ہی کچھ تکلیف پیدا ہو گئی۔ . . . بہرحال گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ ایک وقتی شکایت ہے۔ جو امید ہے جلد رفع ہو جائے گی۔ فی الحال وہ اوپر کی منزل پر آرام سے لیٹی ہوئی ہیں۔"

"اوہو۔ معلوم ہوتا ہے تکلیف آناً فاناً پیدا ہو گئی!" ارل نے چھبتے ہوئے لہجہ میں کہا۔" کیونکہ جہاں تک مجھ کو معلوم ہوا ہے۔ کونٹس صرف پاؤ گھنٹہ پہلے آپ کے مکان پر آئی تھیں۔ اور غالباً اس وقت انہیں کوئی بیماری لاحق نہ تھی۔"

"جی بے شک۔ ان کی حالت دفعتاً خراب ہو گئی تھی۔" عیار عورت نے کہا اور ظاہر کر دی

نے جو اپنے عہد شباب میں بہت سی رنگ رلیاں منانے کے بعد اب وروں کو گناہ کی زندگی بسر کرنے میں مدد دے کر خوش ہوتی تھی۔ جواب دیا: "تاہم کیا بات ہے۔ آپ کچھ کھوئے ہوئے سے نظر آتے ہیں۔ تھوڑی شراب منگاؤں ... لذیذ شامپین ہے"

"نہ بس۔ نوازش کا شکریہ" ارل نے سرد رسمی لہجہ میں جواب دیا: "فی الحال مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ لیکن آپ کی اس اطلاع نے کہ بیگم کاجی ماندہ ہے میرے دل میں بڑا ہراس پیدا کر دیا ہے۔ اس لئے میں ایک بار مزدران کی حالت دیکھا چاہتا ہوں ..."

"لیکن وہ تو اس وقت پڑی سوتی ہیں" لیڈی کشمیر نے اپنی بڑھتی ہوئی دہشت چھپانے کی ناکام کوشش کرکے کہا: "ابھی ان کی آنکھ لگی ہے اور میرے خیال میں اس طرح کے حالات میں ان کو جگانا ٹھیک نہ ہوگا"

"آپ کا فرمانا بیشک صحیح ہے" ارل نے ضد کرتے ہوتے جواب دیا: "اور میں خود بھی یہی چاہتا ہوں کہ وہ آرام سے لیٹی رہیں۔ لیکن میرے خیال میں اگر میں دبے پاؤں ان کے کمرہ میں جاکر دور ہی سے ایک نظر دیکھ لوں۔ تو غالباً اس میں کوئی حرج نہ ہوگا"

ارل کا بڑھتا ہوا اصرار دیکھ کر لیڈی کشمیر کے بدن میں ہلکی تھرتھری پیدا ہوئی اس لئے کہ وہ اب ڈرنے لگی تھی۔ کہ یہ راز افشا ہوئے بغیر نہ رہے گا: تاہم جس طرح ممکن ہو سکا۔ وہ اپنے آپ پر قابو پاکر بولی۔

"مائی لارڈ۔ آپ نے شاید اس کا خیال نہیں فرمایا۔ کہ اوپر کی منزل پر سونے کے کمرے واقع ہیں۔ اگر میں آپ کو اپنے ساتھ وہاں لے چلوں اور رستہ میں کوئی نوکر دیکھ لے۔ تو... خیال فرمائیے اس کے دل میں کیا بدگمانیاں پیدا نہ ہونگی"

"لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کسی کے دل میں کیوں بدگمانیاں پیدا ہوں"
لارڈ کارون نے طنز آمیز تبسم کرتے ہوئے کہا۔" وہ تو یہی سمجھیں گے۔ ان کی بیگم چونکہ اوپر بیمار پڑی ہیں۔ اس لئے اس کو دیکھنے گئے ہیں"
"آہ مگر آپ سمجھے نہیں۔ دنیا بہت بد باطن اور بدگو واقع ہوئی ہے" لیڈی شمیر نے اس کے جواب میں کہا " لوگ نہایت معمولی باتوں کا مطلب کچھ اور سمجھنے لگتے ہیں"
"بانو آپ کا استدلال غایت درجہ مضحکہ انگیز ہے" ارل نے جس کے لئے اپنے غصہ کو چھپانا اب غیر ممکن ہونے لگا تھا۔ صاف گوئی کرتے ہوئے کہا "آج سے دس یا پندرہ سال پیشتر ممکن ہے کسی کے دل میں اس طرح کا خیال پیدا ہونا ممکن ہوتا۔ جس کی طرف آپ اشارہ کر رہی ہیں۔ لیکن ... وہ زمانہ بیت گیا"

اور یہ کہتے ہوئے اس نے معنی خیز نظروں سے اس خاتون کی طرف دیکھا۔ گویا جتلانا چاہتا تھا۔ کہ اب تمہاری جوانی ڈھل چکی۔ اب کسی کو کیا بدگمانی ہوگی۔
عورت کے دل کو بھاری چوٹ لگی۔ کسی قدر تلخ لہجہ میں بولی۔
" مائی لارڈ۔ کس قدر رنج و افسوس کا مقام ہے کہ آپ اپنے بڑھتے ہوئے اصرار کی وجہ سے بعض ایسی باتیں کہہ رہے ہیں۔ جو کسی مرد شریف کو زیب نہیں دیتیں۔ صریحاً آپ کے لفظوں کا مطلب یہی ہے کہ میں اب بڈھی ہوگئی ہوں ..."
ارل نے ایک ہاتھ سے بے صبری کا اشارہ کیا۔ اس کے بعد کہا "میڈم ہم اصل مضمون سے بہت دور جا پہنچے۔ اگر آپ کو سچ مچ کسی بدگمانی کا اندیشہ ہے۔ تو اپنی ایک خادمہ کو ساتھ لے لیجئے۔ وہ یہ دیکھنے کو پاس موجود ہوگی۔ کہ میں صرف ایڈتھا کو ایک نظر دیکھنے اوپر جا رہا ہوں"

"عقل حیران ہے میں کس طرح آپ کو سمجھاؤں" لیڈی لشمیر نے جو ایک بڑا جھوٹ بول چکنے کے بعد اب کسی نہ کسی طریقہ پر اس کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی کہا۔
"ڈاکٹر نے اس بات کی سختی سے تاکید کی تھی۔ کہ مریضہ اگر سو جائے تو اسکو کسی حال میں بیدار نہ کرنا چاہیئے۔ مگر آپ ہیں کہ ضد پر ضد کئے جاتے ہیں۔"
"اوہو! تو کیا میری بیوی کی حالت اتنی خراب ہے۔ کہ آپ کو اس کے لئے ایک ڈاکٹر کی خدمات بھی حاصل کرنی پڑیں!" لارڈ کارزون نے بے اعتباری کے لہجہ میں کہا۔
"صاحب میں حقیقت عرض کرتی ہوں" لیڈی لشمیر نے دوبارہ ہمت کر کے ارل کی نگاہ کا پورے استقلال سے مقابلہ کرتے ہوئے جواب دیا۔
"بھئی واللہ میں نے اس قسم کا تماشہ عمر بھر میں نہ دیکھا تھا" یہ کہتے ہوئے ارل نے زور کا قہقہہ لگایا۔ "ایک طرف مجھ کو بتایا جا رہا ہے۔ کہ ایڈتھا کو اس جگہ آئے مشکل سے پندرہ منٹ گزرے ہیں۔ لیکن دوسری طرف آپ یہ بھی جتلانا چاہتی ہیں۔ کہ اس عرصہ قلیل کے اندر وہ سخت بیمار پڑ گئی۔ اوپر کے کمرہ میں پہنچائی گئی۔ ڈاکٹر بھی اس کی حالت دیکھنے کو آ گیا پھر وہ سو بھی گئی۔ اور شاید اب آپ کہیں گی کہ ڈاکٹر اس کے بعد ہر طرح مطمئن ہو کر رخصت بھی ہو گیا ہے۔ . . . معاف کیجئے بانو۔ عقل نہیں مانتی کہ یہ ساری باتیں اس تھوڑے عرصہ میں ظہور پذیر ہوئی ہوں"
لیڈی لشمیر نے ارل کے طریق گفتگو سے اتنا معلوم کر لیا تھا کہ اب نرمی اور ترکیب سے کام نہ بنے گا۔ بس آخری چارہ کے طور پر اس نے غصہ اور جوش کی نمائش ضروری سمجھ کر بدلے ہوئے لہجہ میں کہا "مائی لارڈ آپ کا انداز گفتگو حد ادب سے بڑھا جا رہا ہے۔ حیرت ہے آپ اتنا نہیں سمجھتے

کہ آخر مجھے کیا غرض پڑی تھی۔ آپ کو دھوکا دینے بیٹھتی"! پھر بڑھتے ہوئے جوش کی حالت میں "آخر آپ مجھے سمجھے کیا ہیں۔ کہ میرے ہی مکان میں کھڑے ہو کر میری توہین کر رہے ہیں"!

لیکن ارل بھی کچی گولیاں نہ کھیلا تھا۔ برابر کا کڑا لہجہ اختیار کر کے کہنے لگا۔ "میڈم چونکہ آپ اب صاف گوئی پر اتر آئی ہیں۔ اس لئے مجھ کو بھی یہی طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔ ایک نہایت معمولی بات کے لئے ہمیں ایک دوسرے سے لفظی تکرار کرتے کافی عرصہ گزر گیا۔ اب اس تو تو میں میں کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔ اس لئے میری آخری گزارش خوب اچھی طرح سن لیجئے۔ میری بیوی اگر آپ کے مکان کے اندر موجود ہے۔ تو میں فوراً اس سے ملنا چاہتا ہوں اور اس بارہ میں کوئی مزید کلمہ انکار سننے کو تیار نہیں"۔

"اور میرا جواب یہ ہے"۔ لیڈی شمیر نے بھی پُر استقلال لہجہ میں جواب دیا۔ "کہ میرے مکان کے اندر آ کر آپ کسی حال میں مجھ کو دھمکانے یا مجبور کرنے کے مجاز نہیں ہیں"۔

"آہ تب معلوم ہوتا ہے۔ مجھے آخری چارہ کار کے طور پر زبردستی سے کام لینا پڑے گا"۔ ارل نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا۔ "آپ کہہ چکی ہیں کہ میری بیوی اوپر کے کمرہ میں پڑی آرام کرتی ہے۔ میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ آپ میرے ساتھ جانے کو تیار نہیں۔ اس صورت میں میں خود اپنی مرضی سے اکیلا وہاں جاتا ہوں۔ اور دیکھوں گا کون میرا راستہ روک سکتا ہے"۔

اتنا کہہ کر ارل نے اپنی ہیٹ جو اس نے اندر آ کر ایک کرسی پر رکھ دی تھی۔ ہاتھ میں لے لی۔ اور اس مقام کی طرف بڑھا۔ جدھر سے بالائی منزل کو رستہ جاتا تھا۔

لیڈی شمیر اب بے حد ہراساں ہونے لگی تھی۔ گھبراتے ہوئے لہجہ میں بولی۔
"مائی لارڈ آپ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔ نہ امید ہے ایسا کرینگے۔ نہ آپ کو ایسا کرنے کی جرأت ہو سکتی ہے۔۔۔"

"لیکن پاک خدا کی قسم میں ضرور ایسا کروں گا۔۔۔ اور خواہ کچھ ہو فی الفور ایسا کروں گا" کاردن نے بضد ہو کر کہا "پس میں آخری مرتبہ آپ سے دریافت کرتا ہوں۔ کیا آپ مجھے اپنے ہمراہ اس مقام تک لے جائیں گی۔ جہاں میری بیوی محو خواب ہے۔ یا میں خود ہی رستہ تلاش کر کے جاؤں؟"

لیڈی شمیر کے چہرہ کی رنگت اب اور بھی پیلی پڑ گئی۔ تلملاتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر کہنے لگی "رحم خدا۔۔۔ مائی لارڈ آپ کتنے سنگدل واقع ہوتے ہیں۔ کہ کسی کے جذبات کا ذرا پاس نہیں کرتے"

"بالو جو کچھ آپ کے جی میں آئے سمجھ لیجئے" کاردن نے عورت کی گھبراہٹ سے لطف حاصل کرتے ہوئے جواب دیا "بہرحال صاف لفظوں میں کہئے آپ کا آخری فیصلہ کیا ہے؟ دو میں سے ایک بات۔ آپ میرے ہمراہ ادھر چلیں گی یا مجھے خود جا کر دیکھنا پڑے گا"

باب ۔ ۴

جھوٹ کے پاؤں

لیڈی شمیر ضعف جانی کی حالت میں اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اب اس کے چہرہ کا انداز بھیانک اور ہونٹ بے اختیار تھرتھرانے تھے۔ اپنا

ایک کانپتا ہوا ہاتھ ارل کے بازو پر رکھ کر وہ مری ہوئی آواز سے بولی۔ میرے اس ایک سوال کا جواب دو۔ کس نے یہ راز فاش کیا ہے؟"

"میرے خیال میں اس بحث میں پڑنے کی حاجت نہیں۔" ارل نے بے پروائی کے لہجہ میں کہا۔ "تاہم یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مجھ سے کوئی تفصیل پوشیدہ نہیں ہیں اتنا ہی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ ساری باتیں مجھ کو اپنی بیوی کے چاہنے والوں میں سے ایک یعنی کرنیل مالیاس کی زبانی معلوم ہوئی ہیں۔"

"آہ نابکار!... پاجی! میں پہلے دن سے جانتی تھی کہ وہ کسی کا بھید چھپا کر نہیں رکھ سکتا۔" لیڈی اشمیر نے پر اضطراب لہجہ میں کہا۔ "مگر اس صورت میں غالباً آپ کو پہلے سے معلوم ہوگا۔ کہ آپ کی بیگم...."

"ہاں مجھ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ کونٹس اس وقت آپ کے مکان پر نہیں ہیں۔" ارل نے فیصلہ کن لہجہ میں جواب دیا۔ "اور اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہے کہ اس کی منہ لگی خادمہ گرٹروڈ اس کا بھیس بدل کر اس گھر کے اندر موجود ہے۔ اب جو آدھی رات کے عمل پر گاڑی کونٹس کو لینے آئے گی۔ تو گرٹروڈ اپنے آپ کو بدلے ہوئے بھیس میں کونٹس ظاہر کر کے گاڑی پر سوار ہو کر میرے مکان واقع گراس وینر سٹریٹ میں چلی جائے گی۔

بس یہ ہے وہ طریقہ جس سے کام لے کر" ارل نے بڑھتے ہوئے غم و غصہ کے لہجہ میں کہا۔ "میرے نوکروں چاکروں اور سائیسوں تک سے یہ بات پوشیدہ رکھی جاتی تھی۔ کہ میری گنہگار بیوی کہاں کہاں جاتی اور کس کس کے در کی خاک چھانتی تھی۔ میں نے توجہ سے یہ حالات سنے ہیں۔ اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر حلقہ فیشن کی ہر ایک عیش پرست عورت ان احتیاطوں پر

کار بند ہونا جانتی ہو۔ تو یہ جو آئے دن قانونی علیحدگی اور طلاق کے مقدمے داثر ہوتے ہیں۔ ان میں حد خاص تک کمی ہو جائے"

"سنو ماتی لارڈ" لیڈی شمیر نے اب اپنی ہار دیکھ کر سابق کے مقابلہ میں نرم ہو کر کہا "آپ کی اور کونٹس کی عزت مشترکہ ہے۔ اگر آپ اس کو بدنام کرینگے۔ تو خود آپ کی نیک نامی پر بھی حرف آئے گا۔ اس لئے سوچئے۔ غور کیجئے اور اس کے بعد۔۔۔"

"میڈم بعد کا حال بعد کو دیکھا جائے گا" ارل نے بے صبری کا اشارہ کر کے کہا "سب سے زیادہ رنج میرے دل کو اس غدار اور نمک حرام خادمہ گرٹروڈ کی طرف سے ہے۔ جس نے ہر ممکن طریقہ پر ایڈ تھا کو اس کے دور گناہ میں مدد دی پس جب تک اس سے بدلہ نہ لے لوں۔۔۔"

"لیکن وہ کیا طریقہ ہے جس پر عمل کر کے آپ اس بدنصیب سے بدلہ لینا چاہتے ہیں؟"

"اس کا حال میرے خیال میں آپ پر ظاہر کرنے میں کچھ حرج نہیں"۔ ارل نے قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے کہا "تو جان لیجئے کہ میں دل لگی کے اس ناٹک میں ایک سرگرم ایکٹر کی طرح حصہ لینا چاہتا ہوں۔ زیادہ صاف لفظوں میں میں اس سے مل کر ہی ظاہر کرونگا۔ کہ وہ درحقیقت میری اپنی بیوی ایڈ تھا ہے۔ بلا سے کمرہ میں کتنی ہی تیز روشنی کیوں نہ ہو۔ میں جان بوجھ کر اندھا بن جاؤنگا اور اس کے خط و خال کو نہیں فقط اس کے لباس کو دیکھ کر ہی رائے قائم کروں گا۔ لیکن میڈم" ارل نے دفعتاً فیصلہ کن لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔ "باتیں بہت ہو چکیں۔ اب عمل کی حاجت ہے۔ اس لئے اگر آپ نہیں چاہتیں کہ گھر میں کسی طرح کا ہنگامہ ہو تو چلئے مجھے اپنے ساتھ لے چل کر اس کمرہ میں

پہنچا دیجئے جس میں عیار گرٹروڈ ایڈ تھا بنی بیٹھی ہے"

لیڈی لشمیر نے جب دیکھا کہ اب کوئی چارہ کار باقی نہیں رہا۔ تو دل میں یہ سوچکر کہ ارل کسی طریقہ پر گرٹروڈ سے بدلہ لینے پر ہی کفایت کرے۔ اور بات اس سے آگے بڑھنے نہ پائے تو کافی ہے۔ اسے اپنے ہمراہ اس کمرہ میں لے جانے پر آمادہ ہو گئی جس میں گرٹروڈ بیٹھی تھی۔ دونو آگے پیچھے دو زینوں سے گزرے۔ پھر ایک لمبی غلام گردش سے گزر کر جس میں دبیز قالین بچھا تھا۔ سرے والے کمرہ سے چند گز ورے ہی ٹھہر گئے۔ اس وقت خاتون نے دبی آواز میں ارل سے لمبنت کہا "اب آپ مجھ کو اجازت دیں۔ میں جا کر اس بدنصیب لڑکی کو آپ کی آمد سے مطلع کر دوں"

"نہ بانو! اس کی اصلا حاجت نہیں ہے" ارل نے فوراً جواب دیا "تاہم یہ کہیئے اس کے کمرہ کا دروازہ کیا کھلا ہے؟"

"ہاں دروازہ مقفل نہیں" لیڈی لشمیر نے جواب دیا "خیر چلیئے میں آپ کو اس جگہ تک چھوڑ آتی ہوں"

"مگر اب آپکے آگے جانے کی بالکل حاجت نہیں" ارل نے اپنے لفظوں پر زور دے کر کہا۔ اور جب کمرہ کے باہر یہ دونوں اس وقت کھڑے تھے اس کا دروازہ کھول کر اور یہ دیکھ کر کہ وہ خالی پڑا ہے۔ ارل نے تحکمانہ لہجہ میں کہا۔ "اب آپ اتنی زحمت اور گوارا کریں۔ کہ اس کمرہ میں بیٹھ جائیں۔۔۔"

"کیا مطلب؟۔۔۔ میں اس کمرہ میں بیٹھ کر کیا کروں؟" لیڈی لشمیر نے بڑھتی ہوئی حیرت اور پریشانی کے لہجہ میں پوچھا "اگر آپ مجھ کو اپنے ساتھ گرٹروڈ کے پاس لیجانا نہیں چاہتے۔ تو نہ سہی۔ پھر میں واپس چلی جاتی ہوں"

"مگر افسوس میں سر دست آپ کو واپسی کی اجازت نہیں دے سکتا"

ارل نے بضد ہو کر کہا: "فی الحال میں قریبًا ایک گھنٹہ کے لئے آپ کو اس کمرہ میں بند کرنا چاہتا ہوں۔ اور خود گرٹروڈ سے مل کر باتیں کروں گا۔ یہ احتیاط اس لئے ضروری ہے"۔ ارل نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا: "کہ ایسا نہ ہو۔ آپ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر سارے حالات کی اطلاع میری قابل عزت بیوی کو مسز گبل کے مکان پر جہاں وہ فی الحال گئی ہوئی ہے بھجوا دیں۔ وہ اب تک یہ سمجھ رہی ہے کہ میں کل رات سے پہلے واپس نہ آؤں گا۔ اور میں نہیں چاہتا اس کی یہ غلط فہمی رفع کی جائے"۔

"تو بھی مائی لارڈ" لیڈی کاشمیر نے قصدًا دبی ہوئی مگر دہشت سے تھرتھرائی آواز میں کہا: "آپ ایسا اندھیر تو نہ کریں۔ کہ مجھے کامل ایک گھنٹہ اس کمرہ میں بند رہنا پڑے"۔

"لیکن اس میں ہرج ہی کیا ہے" ارل نے جو ہر ایک بحث کا جواب تیار رکھتا تھا۔ مستعدی سے کہا: "ابھی گیارہ بجے ہیں۔ اور کونسل کی گاڑی اسے لینے بارہ بجے کے قریب آئے گی۔ بس میں یہ ایک گھنٹہ گرٹروڈ کی صحبت میں بسر کرتا ہوں۔ بالفرض میں نہ آتا تو خود آپ اس کے پاس بیٹھ کر یہ وقت گزارتیں۔ اس لئے نوکروں کو کسی طرح کی نکتہ چینی کا موقعہ ہی نہیں مل سکتا"۔

لیڈی کاشمیر نے دیکھ لیا۔ کہ اب ہر طرح کی حیل و حجت بے سود ہے ارل جو کچھ اپنے دل میں طے کر چکا ہے۔ اسے کر کے ہی رہے گا۔ ناچار اس کو سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اور وہ بغیر کسی مزید اعتراض کے کمرہ کے اندر چلی گئی۔

ارل نے کمرہ کا دروازہ بند اور مقفل کر کے کنجی اپنی جیب میں ڈال لی۔ اور اس کے بعد سرے والے کمرہ کے پاس جا کر جس میں اس کو معلوم تھا۔ کہ گرٹروڈ موجود ہے۔ اس کا دروازہ کھولا۔ اور اس وقت دیکھا کہ خادمہ بیچ

کونٹس کی پوشاک پہنے بڑے مزے سے ایک صوفہ پر لیٹی ہے ...

باب ۔ ۵

شامتِ اعمال

لیڈی کشمیر کا معمول تھا۔ کہ جب کبھی ایڈیتھا کو اس طریقہ پر چند گھنٹوں کے لئے باہر جانا ہو۔ تو وہ اس کی غیر حاضری میں گرٹروڈ کے پاس بیٹھ کر ہی وقت گزارا کرتی تھی۔ اس میں بڑی مصلحت یہ تھی۔ کہ اس کی موجودگی میں نہ کوئی نوکر نہ مہمان اس کمرہ میں داخل نہ ہوتا اور نہ کسی کو یہی معلوم ہوسکتا کہ اندر کون ہے۔ گھر کے خادموں میں سے ہر ایک یہی سمجھتا تھا۔ کہ کونٹس آف کارون ملاقات کے لئے آئی ہیں۔ اور لیڈی کشمیر ان کے پاس بیٹھی باتیں کرتی ہے۔ چنانچہ اس نہ بھولنے والی رات کو بھی جس کا حال مذکور ہوا ہے۔ وہ گرٹروڈ کے کمرہ میں ہی بیٹھی تھی۔ کہ دروازہ پر دستک کی آواز سن کر یہ معلوم کرنے کو باہر نکلی۔ کہ کون آیا ہے۔ اس کے بعد جیسا ناظرین کو معلوم ہے۔ اس کا وقت لارڈ کارون سے بحث و تکرار میں گزرتا چلا گیا۔ لیکن گرٹروڈ کو چونکہ واقعات پیش آمدہ کا کچھ بھی حال معلوم نہ تھا۔ اس لئے اس کے دل کو کسی طرح کی تشویش مطلق نہ تھی۔ وہ یہی سمجھ رہی تھی۔ کہ خاتون موصوف کسی کام سے گئی ہیں۔ عنقریب واپس آجائیں گی۔

بہر حال اب جو ارل آف کارون نے دروازہ بڑی آہستگی کے ساتھ کھولا۔ اور کمرہ میں نظر ڈال کر دیکھا۔ کہ بیگم کی حسین و طرحدار خادمہ اپنی مالکن

کی پوشاک پہنے ہوئے انداز کسل سے صوفے پر دراز ہے۔ تو گرٹروڈ اپنی جگہ یہ سمجھی کہ لیڈی لشمیر واپس آئی ہیں۔ اس لئے وہ اپنی جگہ پر جوں کی توں لیٹی رہی۔ اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ دروازہ کس نے کھولا ہے اس طرف دیکھنے کی بھی پروا نہ کی۔ لیکن جب تھوڑا سا وقت اس حال میں گزر گیا۔ کیونکہ ارل دروازہ کے پاس کھڑا ہو کر گرٹروڈ کی سمت میں بغور دیکھنے لگا تھا۔ تو آخر الامر اس بات سے متعجب ہو کر کہ لیڈی لشمیر اندر آتے آتے کیوں رک گئیں۔ ناچار پیچھے مڑ کر یہ دیکھنے پر مجبور ہوئی۔ کہ کون آیا تھا۔ اور کیوں رک گیا۔ مگر جب اس نے دروازہ کے اندر کھڑے ارل کی صورت پہچانی تو گو دہشت کی چیخ اس کے منہ سے خارج نہ ہو سکی۔ تاہم اس کے چہرہ کی رنگت آن واحد میں پیلی پڑ گئی۔

ادھر ارل کی عیاری ملاحظہ ہو۔ اس بات کی نمائش کرتے ہوئے کہ وہ گرٹروڈ کو اپنی بیوی ہی سمجھ رہا تھا۔ اس نے پیار کے لہجہ میں دور ہی سے آواز دی "جان سے پیاری ایڈیتھا۔ شکر ہے تم مل گئیں" لیکن اس کے بعد جب وہ صوفہ کی طرف قدم بڑھانے لگا۔ تو اس نے اس چھوٹی سی میز کو جس پر دو موم بتیاں جل رہی تھیں۔ قصداً اس طریقہ سے گرا دیا۔ کہ بادی النظر میں یہی معلوم ہوتا تھا۔ وفور اشتیاق میں ایک معمولی سی احتیاط کو مد نظر نہیں رکھ سکا۔ بہرحال میز کے گرتے ہی شمعیں کافور ہو گئیں۔ اور کمرہ میں گہری تاریکی چھا گئی۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر ارل صوفہ کے پاس جا پہنچا۔ پھر آگے جھک کر گرٹروڈ کو آغوش محبت میں لے لیا۔ اور جو بناوٹ شروع کی تھی۔ اسے قائم رکھتے ہوئے بولا۔ "ایڈیتھا میری جان میں سو بار معافی طلب کرتا ہوں۔ کہ نادانستہ ٹھوکر لگنے سے میز گر پڑی۔ لیکن مضائقہ

نہیں ہم اندھیرے میں بھی اطمینان کے ساتھ باتیں کر سکیں گے۔ لیکن آہ ...
تم کانپتی کیوں ہو؟ طبیعت تو ہر طرح اچھی ہے؟" اور یہ کہتے ہوئے اس نے
خادمہ کے ہونٹوں اور پیشانی کو پے درپے بوسے دینے شروع کئے۔

اس وقت خادمہ گرٹروڈ کی حالت عجیب گومگو کی تھی۔ کبھی سوچتی کیا
درحقیقت ارل نے اس کو پہچاننے میں غلطی کی اور بدلے ہوئے بھیس
میں وہ اسے اپنی بیوی ہی تصور کرتا ہے۔ یا بات کچھ اور ہے؟ وہ بڑی
ذہین اور دوراندیش لڑکی تھی۔ اور اس وقت بھی اس نے معاملہ کے
ہر پہلو پر جلد جلد غور کرنے کی کوشش کی۔ لیکن حالت اضطراب میں
کسی فیصلہ کن نتیجہ پر نہ پہنچ سکی۔

اس اثنا میں ارل اس طرح بے تکلفانہ پیار کرتے ہوئے گویا وہ
گرٹروڈ کو اپنی بیوی ہی سمجھے ہوئے تھا۔ کہنے لگا "ایڈیتھا پیاری۔ سچ
کہنا کیا میرے بعد کبھی تم نے مجھ کو یاد بھی کیا تھا؟ ... مگر کیا بات ہے۔
خاموش کس لئے ہو! کیا اتنی بے مہر ہوگئیں کہ ایک بوسہ تک نہ دوگی؟
بولو۔ جواب دو!" اور یہ کہتے ہوئے اس نے پھر اپنے ہونٹ اس کے
ہونٹوں سے چپکا دیئے۔

جس وقت ارل ایڈیتھا کا نام لے لے کر اس قسم کی بے تکلفانہ حرکات
کر رہا تھا۔ تو گرٹروڈ بڑی تشویش کی حالت میں تھی۔ اب اگر وہ اس سے
پرے ہٹنے کی کوشش کرتی ہے۔ تو بیگم کا راز فاش ہوتا ہے اور نہ ہٹنے کی صورت
میں مجبوراً سب کچھ سہنا اور خاموش رہنا پڑتا ہے آخر تھوڑے تامل کے
بعد اس نے واقعات کو ان کی قدرتی رفتار پر چھوڑ دیا۔ کیونکہ اس کے سوا
کوئی چارہ کار ہی نظر نہ آتا تھا۔

پھر جب ارل کے پیہم اصرار پر اس نے بھی ایڈیتھا کا پارٹ ادا کرتے ہوئے اسے چند بوسے دیئے۔ تو ارل پرمسرت لہجہ میں بولا: "آہ شکر ہے تمہارا پتھر دل بھی پسیجا۔ میں پہلے ہی جانتا تھا۔ کہ میری غیر حاضری میں تمہارے دل کو بے حد کوفت ہوئی ہوگی۔ اور گو یہ سچ ہے کہ بعض اوقات ہمارے درمیان حالات کی مجبوری سے سخت گوئی کی نوبت آ تی۔ تاہم غیر ممکن تھا۔ کہ یہ آپس کی سردمہری دیرپا ثابت ہوتی۔ اس کے علاوہ چونکہ میں نہیں چاہتا اس عہد ماضی کا ذکر تازہ کیا جائے۔ اس لئے میں نہ پوچھوں گا۔ کہ میرے بعد تمہارا وقت کیونکر بسر ہُوا۔ اور نہ اپنی داستان سفر ہی لے کر بیٹھنا مجھ کو پسند ہے۔ ہمارے لئے خوشی کی یہ گھڑیاں ہر طرح راحت انگیز ہیں۔ پھر کس لئے رنجیدہ واقعات کی تازہ کر کے ان کو ناخوشگوار بنانے کی کوشش کریں؟"

گرٹروڈ اب بھی چپ۔ بولے تو کیونکر؟ اور کہے تو کیا؟ اس اثنا میں ارل بڑی سرگرمی کے ساتھ اظہار محبت میں مشغول تھا۔ اس موقعہ پر ہمیں گرٹروڈ کے بارہ میں ایک بات اتفاقاً لکھنی پڑتی ہے۔ یعنی ہرچند وہ عالم دنیاوی نشیب و فراز سے پوری طرح واقف۔ بے حد چالاک وعیار اور ہر طرح کی سازش میں حصہ لینے کو تیار رہتی تھی۔ لیکن ہر قسم کے حالات سے گزرنے کے باوجود وہ آج تک پاک باز تھی۔ اس وقت بھی وہ اس شخص سے جس سے اس کو دلی نفرت تھی۔ دور رہنا چاہتی تھی۔ لیکن اپنی بیگم کے پاس خاطر سے کسی طرح اس کی عزت اور ناموس کو محفوظ رکھنے کے لئے وہ اپنے احساسات لطیف کو بھی قربان کرنے کو تیار ہوگئی۔ گو اس حالت میں بھی رہ رہ کر یہ سوال اس کے جی کو پریشان کر رہا تھا۔ کہ کیا درحقیقت ارل نے مبتلائے غلط فہمی ہو کر اسے کونٹس سمجھ رکھا ہے۔ یا جو کچھ وہ کر رہا ہے۔ اس کی تہ میں کوئی گہرا انتقام

پوشیدہ ہے" اور وہ ساری باتیں صرف دکھا دے کے لئے کر رہا ہے ۔۔۔؟
" ایڈیتھا میری جان " اتنے میں ارل نے پھر ایک بار کہنا شروع کیا " غالباً
تم یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہو گی کہ آج میری حالت کسی شوہر سے بہت زیادہ عاشق
تو سے ملتی جلتی ہے ۔ لیکن اس کی وجہ صرف یہ ہے ۔ کہ اتنی مدت تم سے علیحدہ
رہنے کے بعد مجھے بارہا واقعات گذشتہ پر غور کرنے کا موقعہ ملا ۔ یہ سوچکر جی کو
بے حد افسوس ہوا ۔ کہ کیوں ہمارے درمیان کسی طرح کی سرد مہری پیدا ہو ۔
آئندہ کے لئے میں قسم کھا کر کہتا ہوں ۔ کہ ہر وقت تمہیں حرز جان بنا کر رکھونگا ۔
اور کبھی کسی حال میں شکایت کا موقعہ نہ آنے دوں گا "

باب - ۶

ستم ناروا

آدھی رات گزر چکی تھی ۔ کہ دفعتاً ارل آف کارون گو یا حالت خواب سے بیدار
ہو کر کسی فوری خیال کے زیر اثر بولا " جان سے پیاری ایڈیتھا - مجھ کو یاد آ گیا ۔
گاڑی تمہیں واپس لے جانے کے لئے بارہ بجے کے قریب آنے والی تھی ۔ اور
اب بارہ سے اوپر ہو گئے ہیں ۔ بس میرے خیال میں اب مکان پر چلنا چاہئیے ۔
تم بھی اپنا اوورکوٹ پہنکر تیار ہو جاؤ "
کا یہ تجربہ تو کر ٹروڈ کے دل کی دبدھا اس سوال کے بارہ میں اب تک
معدوم ہو تی تھی ۔ کہ ارل کا طریق عمل در حقیقت کیا معنے رکھتا ہے ؟ کبھی اس
کی رائے ایک طرف جھک جاتی ۔ اور کبھی دوسری طرف کو ۔ لیکن چونکہ وہ اپنے

آپ کو حالات کے بہاؤ پر چھوڑ چکی تھی۔ اس لئے یہی بہتر معلوم ہوا۔ کہ واقعات کو ان کی رفتار پر چلنے دیا جائے۔ کیا تعجب انجام حسب دلخواہ ثابت ہو۔ پس اس نے اندھیرے میں کھونٹی سے اوور کوٹ اتار کر پہن لیا اور سر پر ہیٹ اوڑھتے ہوئے وہ نقاب جو ان موقعوں پر استعمال کی جاتی تھی۔ وہ بھی منہ پر ڈال لی۔

جب ارل نے معلوم کیا۔ کہ وہ ہر طرح تیار ہے۔ تو بڑے شیریں لہجہ میں بولا۔" آؤ پیاری ایڈیتھا۔ اپنا بازو میرے بازو میں ڈال دو۔ تاکہ ہم رخصت ہوں"

گرٹروڈ نے اس کی بھی تعمیل کی۔ یہ صحیح ہے۔ کہ تھوڑی دیر کے بعد مبہم اندیشے اس کے دل میں پیدا ہونے لگتے تھے۔ لیکن جہاں تک ممکن تھا۔ وہ ان کو دبانے کی کوشش کرتی۔ اور اپنے جی کو یہ کہہ کر سمجھاتی تھی۔ کہ ارل کو واقعی مغالطہ ہوا ہے۔ اور امید کرنی چاہیئے۔ کہ تھوڑی سی مزید احتیاط کے ذریعہ سے بیگم کی آبرو ہر طرح محفوظ رہ جائے گی۔ بہرحال گرٹروڈ کا بازو اپنے بازو میں لئے ارل دروازہ کھول کر اس برآمدہ میں نکلا جس میں کافی تیز روشنی تھی۔ اور اس موقعہ پر گرٹروڈ نے اپنی نقاب کے اندر سے دزدیدہ طور پر ایک تیز اور متجسس نگاہ ارل کے چہرہ پر ڈالی۔ کیونکہ وہ معلوم کرنا چاہتی تھی۔ کہ اس کے خیالات دلی کیا ہیں۔ مگر وہ اس ذریعہ سے کوئی خاص بات معلوم نہ کر سکی۔

"پیاری ایڈیتھا۔ آج میرا دل اتنا مسرور ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔" ارل نے اس طرح کے صداقت آمیز لہجہ میں کہا۔ کہ گرٹروڈ اس کی غلط فہمی کے بارہ میں اور بھی زیادہ مطمئن ہو گئی۔

اپنے دل میں وہ بہرحال سوچ رہی تھی۔ کہ آخر یہ تماشہ کیا ہے کیا ارل اب تک یہ سمجھے ہوئے ہے۔ کہ میں اس کی بیوی ایڈیتھا ہوں۔ یا کوئی طوفانِ عظیم

عنقریب ہمارے سروں پر نازل ہوا چاہتا ہے ...؟

اتنے میں دو نو چند قدم آگے بڑھ کر اس کمرہ کے دروازہ پر پہنچ چکے تھے۔ جس کے اندر لیڈی اشمیر کو بند رکھا گیا تھا۔ اس جگہ کھڑا ہو کر ارل کہنے لگا "ذرا ٹھہرو میری جان۔ ہماری نیک دل اور خلیق میزبانہ لیڈی اشمیر جس نے ہم پر آج کا باب راحت کھولا ہے۔ اس کمرہ میں انتظار کر رہی ہوں گی۔ میں ذرا ان کو بھی ساتھ لے لوں"

اور اتنا کہکر گرٹروڈ کو وہیں کھڑا کر کے ارل نے دروازہ میں بے آواز کنجی گھمائی اور اسے کھولتے ہوئے کہنے لگا۔

" محترم خاتون۔ اب ہم آپ کی اجازت سے رخصت ہوتے ہیں۔ اطمینان فرمائیے کہ مجھے اپنی پیاری ایڈیتھا سے مل کر بے حد خوشی حاصل ہوئی ہے۔ اور میں اس بارہ میں تہ دل سے آپ کا شکر گزار ہوں۔ کہ آپ کے زیر سایہ ہمیں آپس کی ساری غلط فہمیاں رفع کرنے کا موقعہ ملا۔ میں نے کسی کتاب میں پڑھا تھا۔ کہ میاں بیوی کی عارضی جدائی اکثر حالتوں میں ان کی محبت میں کئی گنا اضافہ کر دیتی ہے۔ کم از کم اپنے تجربہ کی بنا پر میں اس بیان کی پوری تصدیق کر سکتا ہوں۔ پیشتر بعض کمزوریوں کی بنا پر ہم آپس میں ایک حد تک کشیدہ خاطر رہتے تھے۔ لیکن آج آپ کے مکان میں ہمارے درمیان کچھ ایسے صادقانہ قول و قرار ہوئے ہیں۔ کہ آئندہ پھر کسی موقعہ پر بگاڑ ہونے کا احتمال باقی نہیں رہا"

اس طرح چہکی ہوئی آواز میں میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہوئے لارڈ کارڈون نے دو نو عورتوں کو ساتھ لے لیا۔ گرٹروڈ کو دائیں جانب رکھا اور لیڈی اشمیر کو بائیں طرف۔ اس حالت میں وہ ان کو ساتھ لئے چھیڑ چھاڑ کرتا خوش گپیاں اڑاتا اس بڑے زینہ کی طرف ہولیا۔ جو نچلی منزل کی طرف جاتا تھا۔ لیڈی اشمیر چونکہ

اصل حقیقت سے واقف تھی۔ اسلئے خوب جانتی تھی۔ کہ ارل کی باتوں میں کس حد تک طنز و تضحیک کا عنصر شامل ہے۔ لیکن گرٹروڈ جیسا کہ پیشتر مذکور ہوا ہے۔ دو متضاد خیالات کے درمیان ایک عجیب الجھن میں پھنسی تھی۔ کبھی اس کا دل اس خیال سے مطمئن ہو جاتا۔ کہ ارل واقعی کسی غلط فہمی کا شکار ہے۔ لیکن بعض اوقات اس کے عادات کو جانتے ہوئے وہ اس ڈر سے خوف زدہ ہونے لگتی تھی۔ کہ ممکن ہے۔ یہ سب کچھ کسی گہرے فریب کا ایک حصہ ہو۔ بہرصورت ارل نے اس بات کی پوری احتیاط رکھی۔ کہ دونوں میں تبادلہ خیالات ہو۔ اور نہ کسی اشارہ کا موقعہ ہی دیا جائے۔ اس طرح یہ لوگ سیڑھیوں سے اتر کر ڈیوڑھی تک جا پہنچے جس کے آگے صدر دروازہ تھا۔ اور اس دروازہ کے پاس ایک وردی پوش نوکر اس غرض سے مؤدبانہ کھڑا تھا۔ کہ جب یہ لوگ قریب آئیں تو ان کے گزرنے کو دروازہ کھول دیا جائے۔

زینے کو طے کر چکنے کے بعد ڈیوڑھی میں پہنچ کر ارل نے کافی اونچی آواز میں جسے وہ نوکر بھی جو دروازہ کے پاس کھڑا تھا۔ بخوبی سن سکتا تھا۔ پُراخلاق لہجہ میں کہا۔

"میری محترم لیڈی شہیر پھر ایک مرتبہ میں آپ کی دیرینہ عنایتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے۔ کہ کونسٹس بھی تہ دل سے آپ کی ممنون احسان ہوگی۔ کیونکہ آپ ہمیشہ اس کے حال پر گہری نوازش کرتی رہی ہیں۔ فی الحقیقت میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ میری غیر حاضری میں جو وقت کونسٹس نے آپ کی صحبت میں بسر کیا وہ نہایت خوشی و خرمی سے گزرا ہوگا۔ لیکن پیاری ایتھل" اس نے یکایک گرٹروڈ کی طرف مڑ کر ایسے طریقہ پر گویا سب کچھ کسی فوری خیال کے ذریعہ اثر کرنے لگا ہے کہا "تم نے یہ موٹا نقاب کیوں پہن رکھا ہے

اور وہ بھی اپریل کے دنوں میں۔ جب کہ موسم پہلے ہی کافی گرم ہے۔ لاؤ اس کو اتار دوں۔۔۔"

بس اتنا کہہ کر اس سے بہت پہلے کہ گرٹروڈ یا لیڈی کشمیر کی طرف سے کسی طرح کی مزاحمت ممکن ہوتی، یا وہ اس کے عندیہ سے ہی واقف ہو سکتیں ارل نے جھٹ اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر نقاب گرٹروڈ کے چہرہ سے کھینچ لی۔ اور آن واحد میں حیرت زدہ وردی پوش نوکر کی نظروں کے سامنے خادمہ گرٹروڈ کا چہرہ ننگا کر دیا!

اس کے ساتھ ہی گہری پریشانی کی نمائش کرتے ہوئے اس نے دو قدم پیچھے ہٹ کر عجیب طرح کے لہجہ اضطراب میں کہا: "میرے خدا۔ یہ کیا!۔۔۔ کیا تم ائیڈتھا نہیں ہو؟۔۔۔ آخر اس فریب کا کیا مطلب؟۔۔۔"

گرٹروڈ جس کا چہرہ آن واحد میں لاش کی مانند پیلا پڑ گیا تھا۔ بت سنگی کی طرح اپنی جگہ پر بے حرکت کھڑی ہو گئی تھی۔ مگر لیڈی کشمیر جس کے دل کو پہلے سے اس وقت کا دھڑکا لگا ہوا تھا۔ اس انتہائی آزمائش کے موقعہ پر تاب مقابلہ نہ لا کر ضعف جانی سے لڑکھڑائی۔ پھر ایک چیخ مار کر وہیں ڈیوڑھی کے سرے پر بے ہوش ہو کر گر پڑی!

اس اثنا میں ارل آف کارون قہر آلود نگاہوں سے گرٹروڈ کی طرف دیکھتا اور پر غضب لہجہ میں کہتا جا رہا تھا: "آہ اب معلوم ہوا تمہاری خاموشی کا اصلی راز کیا تھا۔ مگر دیکھنے والے دیکھ لیں۔ کیا عجب تماشہ ہے کہ بیگم کی جگہ خادمہ اپنی مالکن کی پوشاک پہنے اپنے آپ کو اس کی بجائے ظاہر کرتی ہے۔ تبھی تو چہرہ پر نقاب ڈال رکھی تھی۔۔۔ لیکن میں پھر پوچھتا ہوں۔ اس روپ بدلنے کا اصلی بھید کیا ہے؟۔۔۔ کوئی ہے جو میرے اس سوال کا جواب دے؟"

باب ۔ ۷

افشائے راز

لیڈی مشیر کا نوکر جو اس وقت تک ادب و تعظیم کی مجسم صورت بنا دروازہ کے پاس کھڑا تھا۔ ان حالات کو دیکھ کر اس قدر حیرت زدہ ہوا کہ اس کے چہرہ کی صحیح کیفیت بیان نہیں کی جا سکتی۔ اس کو اچھی طرح معلوم تھا کہ کونٹس آف کاروں بارہا اس مکان پر آتی اور نصف شب کے عمل پر اپنی گاڑی پر سوار ہو کر رخصت ہو جاتی تھی۔ لیکن یہ راز آج پہلی بار اس پر کھلا کہ کونٹس کے بھیس میں درحقیقت اس کی خادمہ رخصت ہوتی تھی۔ اتنے میں اس نوکر نے بھی جو ارل کی گاڑی کے ساتھ سامنے آیا۔ اور دروازہ کے باہر کونٹس کی آمد کے انتظار میں گاڑی کی کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔ ان آوازوں کو سنا۔ اس نے بھی دروازہ میں نظر ڈال کر اندر کا حال دیکھا۔ پھر جو کچھ اس کی سمجھ میں آیا تھا اس نے فوراً جا کر کوچبان سے کہہ دیا جو گھوڑوں کی باگ ہاتھ میں لئے اپنی جگہ پر بیٹھا تھا۔ قدرتی طور پر شوقِ استعجاب کا شوق اس پر بھی طاری ہوا۔ اور وہ باگیں ہاتھ سے چھوڑ کر اپنی سیٹ سے نیچے اترا۔ اور اصل حقیقت معلوم کرنے کو ڈیوڑھی میں نظر ڈالنے پر مجبور ہو گیا۔

اس کے بعد جو نظارہ مکان کے اس حصہ میں پیش آیا۔ اتنا پرخروش اور بھیانک تھا۔ کہ ہم نہیں چاہتے۔ اس کی تفصیل میں پڑ کر پڑھنے والوں کے دلوں کو افسردہ کریں۔ تقریباً ایک منٹ کے لئے گر ٹر وڈ جس کے دل کو واقعات کی حیرت انگیز تبدیلی سے بےحدی اور ناقابل برداشت صدمہ پہنچا تھا۔ سکتہ

سکی سی حالت میں کھڑی پُر ہیبت نگاہ سے چپ چاپ ارل کی طرف دیکھتی رہی اس کے بعد اس نے زور زور سے چیخیں مارنی شروع کر دیں۔ کیونکہ اب اسکے بدترین اندیشوں کی پوری تصدیق ہو گئی تھی۔ یعنی اس نے معلوم کر لیا تھا کہ جو کچھ اس وقت تک ارل نے کیا وہ اس کے ہیبت ناک انتقام کی چند کڑیاں تھیں۔ جنکے سلسلہ میں ابھی نہ جانے اور کیا ہونے والا تھا۔ سب سے زیادہ رنج اس کے دل کو اس بات کا تھا۔ کہ اس نے اپنی عزت اور ناموس کا بھی خیال نہ کر کے کسی نہ کسی طریقہ پر اپنی مالکن کی آبرو بچانے کی جو کوشش کی تھی۔ وہ بالکل بے نتیجہ ثابت ہوئی۔ اس نے اپنے آپ کو ذلیل و رسوا بھی کیا۔ لیکن فائدہ پھر بھی حاصل نہ ہوا۔

ادھر کارون کا حال سنیئے۔ اس نے گھر کے نوکروں کو ہدایت کی۔ کہ لیڈی لشمیر کو جو اب تک فرشِ زمین پر بیہوش پڑی تھی۔ نخلہ سنگھا نے اور گرڑوڈ کو جس نے پرزور چیخوں سے میدان قیامت کا سماں باندھ رکھا تھا۔ چپ کرانے کی کوشش کریں۔ بہرحال اپنا مقصد حاصل کرنے کے بعد وہ ان عورتوں کے بارہ میں کسی مزید جھنجھٹ میں پڑنا نہ چاہتا تھا۔ پس نوکروں کو ضروری ہدایات دے کر وہ تیز چلتا ڈیوڑھی سے باہر نکل گیا۔

سڑک کے کنارے اسے اپنا گاڑی بان اور وہ نوکر جو گاڑی کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ کھڑے باتیں کرتے دکھائی دیئے۔ ارل نے ان کو مخاطب کر کے تلخ لہجہ کی نمائش کرتے ہوئے کہا "تم لوگوں نے دیکھ لیا۔ تمہاری مالکن اس گھر میں ہنس ہیں۔ اور یہ بھی معلوم کیا کہ سیاہ کار گرٹروڈ کس طریق سے اپنی بیگم کی اخلاقی کمزوریوں پہ پردہ ڈالنے اور اس کو محفوظ رکھنے کی

کوشش کرتی رہی ہے۔" بس اتنا کہہ کر اور جواب کا انتظار نہ کرکے وہ جھٹ گاڑی پر سوار ہوگیا۔ اور کافی اونچی آواز سے کہنے لگا: "تم گاڑی لے کر سوہو سکوئر کی طرف چلو امید ہے کونٹس کا پتہ وہیں چل سکیگا۔"

ارل کے سوار ہوچکنے کے بعد نوکر نے پرشور آواز سے کھڑکی بند کی گاڑیبان اپنی سیٹ پر جا بیٹھا۔ نوکر پیچھے کھڑا ہوگیا۔ اور گاڑی چلنے لگی۔ ہمارے خیال میں یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں۔ کہ آج کے حیرت انگیز واقعات نے دونوں نوکروں کے دلوں پر گہرا اثر ڈالا تھا۔ رفتہ رفتہ ان کو یاد آیا کہ جب کبھی وہ کونٹس کو لیڈی شمیر کے مکان سے واپس لانے گاڑی لے کر آتے اور کونٹس گاڑی پر سوار ہوکر مکان کی طرف جاتی۔ تو ہر موقعہ پر نقاب پوش ہوتی تھی۔ یہی باعث تھا۔ کہ ظاہری لباس دیکھ کر ان کو گمان تک نہ ہوسکتا تھا کہ جسے وہ مکان پر لئے جا رہے ہیں۔ درحقیقت بیگم نہیں۔ بلکہ اس کی خادمہ ہے۔ اس کے علاوہ جیسا نوکروں کی حالت میں عموماً ہوا کرتا ہے۔ یہ دونو آج کی حیرت انگیز دریافت سے بے حد خوش تھے۔ کیونکہ انہیں اپنے دوستوں اور شناساؤں کے حلقہ میں کئی کئی طرح کی باتیں بنانے اور اپنی طرف سے نمک مرچ لگا کر فرضی حکایتیں پیش کرنے کا اچھا موقعہ مل گیا تھا

آخر ساڑھے بارہ بجے تھے۔ کہ گاڑی سوہو سکوئر پہنچی۔ لیکن ارل نے گاڑی کو مسز گل کے مکان سے تھوڑے فاصلہ پر ہی روک لیا گاڑی رکتے ہی وہ نوجوان جس کی نسبت پیشتر مذکور ہوچکا ہے۔ کہ لیڈی شمیر کے مکان سے چل کر گاڑی کے پیچھے پیچھے اس جگہ تک آیا تھا۔ ایک پوشیدہ مقام سے نکل کر گاڑی کی طرف بڑھا۔ اور لارڈ کارون کو اترتے دیکھ کر کہنے لگا: "کیا آپ ہیں۔۔۔؟"

"ہاں میں ہوں کارون" ارل نے جواب دیا۔ "کیوں تھیوڈور۔ کیا نئی

خبر لائے ہو؟"

نوجوان نے تھیوڈور ویرین جس کا پورا نام تھا۔ ایک گھومتی ہوئی نظر چاروں طرف ڈالی۔ پھر مسز گبل کے مکان کی طرف اشارہ کر کے جس کے دروازہ کے باہر لیمپ روشن تھا۔ دبی آواز سے کہنے لگا۔" وہ دونو اس مکان کے اندر موجود ہیں۔"

"کیا کونٹس اور امیرسن؟" ارل نے جلدی سے پوچھا۔

"ہاں میرے خیال میں وہی دونو ہیں۔" ویرین نے جواب دیا

"مگر تمہارا جواب مشکوک کیوں ہے؟ کیا تمہیں اس بارہ میں صحیح حالات معلوم نہیں۔" کارون نے جلد جلد پوچھا۔

"مائی لارڈ دیکھئے میں سب حال عرض کرتا ہوں۔" تھیوڈور نے مفصل بیان کرتے ہوئے کہا۔" آپ کے زیر ہدایت میں لیڈی لشمیر کے مکان کے پاس چھپا کھڑا تھا۔ کہ ایک عورت جس نے چہرہ پر نقاب ڈالی ہوئی اور گلے میں لبا کوٹ تھا۔ اس مکان کے بغلی دروازہ سے نکلی۔ اس کے بعد سارے واقعات اسی طرح پیش آئے جیسا آپ نے فرمایا تھا۔ باہر ایک کرایہ کی گاڑی منتظر کھڑی تھی۔ اور وہ خاتون اس پر سوار ہو گئی۔ جس کے بعد گاڑی چلنے لگی میں بھی پیچھے ہو لیا۔ آکسفورڈ سٹریٹ کے سرے پر گاڑی رکی۔ تو ایک مرد اور وہی خاتون دونو اس سے اترے۔ میں پھر بھی پیچھے چلتا گیا۔ اور میرے دیکھتے دیکھتے وہ مسز گبل کے مکان میں داخل ہوئے۔ تب سے میں اس مقام پر کھڑا ان کی راہ دیکھ رہا ہوں۔ ان میں سے کوئی اب تک باہر نہیں نکلا۔"

"خوب تو اس کے معنی یہ ہوئے۔ کہ مچھلی جال میں پھنس چکی۔" ارل نے

پرمسرت لہجہ میں کہا۔ یہ لیکن میں نے جو بات دریافت کی تھی۔ اس کا تم نے ابتک جواب نہیں دیا۔ یعنی تمہارے خیال کے مطابق عورت کونٹس اور مرد ولال ایمرسن ہے۔ کیوں؟"

"افسوس میں اس بارہ میں کوئی بات یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا" تھیوڈور ویرین نے جواب دیا۔ "اول تو اس لئے کہ عورت جب لیڈی کشمیر کے مکان سے باہر نکلی۔ تو اس کا چہرہ نقاب کے اندر پوشیدہ تھا۔ پھر اس کے بعد جب آکسفورڈ سٹریٹ پہنچکر وہ ایک مرد کے ہمراہ گاڑی سے اتری۔ تو میں نے دور ہی سے دیکھنا کافی سمجھا اور پاس جانے کی جرأت نہ کرسکا۔ اس لئے میں کوئی بات یقین کیساتھ نہیں کہہ سکتا"۔

"خیر کونٹس کو جانے دو لیکن مرد کے بارہ میں تم کو یقین کامل ہے کہ ولال ایمرسن ہی تھا؟"

"نہیں مائی لارڈ میں اس کے متعلق بھی کوئی فیصلہ کن بات نہیں کہہ سکتا"۔

"کم ازکم اتنا تو بتاؤ" لارڈ کارون نے آخرکار زور دے کر پوچھا "کہ اس وقت سے لے کر کہ گاڑی لیڈی کشمیر کے مکان سے روانہ ہوئی اور آکسفورڈ سٹریٹ میں ٹھہری۔ تم نے کسی موقعہ پر اس کو نظروں سے اوجھل تو نہ ہونے دیا تھا؟"

"ہاں اس کے متعلق میں آپ کو پورا یقین دلا سکتا ہوں" ویرین نے جواب دیا۔

"بس تو اسی قدر کافی ہے" ارل نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا "یقیناً وہ عورت جسے تم نے لیڈی کشمیر کے مکان سے رخصت ہوتے دیکھا۔ کونٹس ہی

تھی۔ اب سوال اسی قدر باقی رہ جاتا ہے۔ کہ اس کا ساتھی کون تھا۔ ہو سکتا ہے ڈلال ایمرسن ہوگا۔ ۔ ۔ لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے" اس نے بظاہر اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے کہا۔ کہ کونٹس نے اس سے اکتا کر کوئی نیا دوستانہ پیدا کیا ہو۔ ۔ ۔ بہر حال مضائقہ نہیں۔ وہ کوئی ہو۔ میں عنقریب ان دونوں کو تلاش کر کے اصل حقیقت معلوم کئے لیتا ہوں"

باب ۔ ۸

مسز گیل کا مکان

گاڑیبان کو اس بات کی ہدایت دیکر کہ وہ ان کی واپسی تک وہیں ٹھہرا رہے۔ ارل نے ویرین کو ساتھ لیا۔ اور دونو مسز گیل کے مکان کے دروازہ پر جا پہنچے۔ چونکہ اس گھر کا دستور تھا۔ کہ رات بھر سرپرستوں کی آمد و رفت جاری رہتی تھی۔ اور کسی بھی شخص کو کسی حال میں منتظر نہ رکھا جاتا تھا۔ اس لئے دستک دینے پر دروازہ کھول دیا گیا۔ لیکن جونہی ارل آف کارون نے اندر قدم رکھا۔ نوکرانی جو دروازہ کھولنے آئی تھی۔ اسے دیکھ کر گھبرا گئی وہ ارل کی شخصیت سے پوری طرح واقف تھی۔ اور اس سے پہلے اس کو بارہا اس مکان کی چار دیواری میں دیکھ چکی تھی۔ پھر یہ بھی اس کو معلوم تھا کہ اس کی بیگم فی الحال اسی مکان کے اندر ٹھیری ہے۔ ان حالات میں اس کا اس خیال سے سہمگین ہونا باعث حیرت نہیں سمجھا جا سکتا۔ کہ جب وہ ایک دوسرے کے سامنے آئے۔ تو گھر میں ضرور کوئی ہنگامہ پیدا ہوگا۔

ایک تجربہ کار مرد دنیا دار کی طرح ارل کو بخوبی معلوم تھا۔ کہ زر میں خدا نے بڑی طاقت بخشی ہے۔ دنیاوی تعلقات کی مشین کے کل پرزے نرم کرنے میں وہ تیل کا کام دیتا ہے۔ پس اس نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک مٹھی بھر پونڈ کے سکے نکالے۔ اور انہیں نوکرانی کو دیتے ہوئے نرم آواز سے کہا۔

"مجھ کو معلوم ہے کہ بیگم بالاخانہ پر موجود ہیں۔ اب تمہارا یہ فرض ہے۔ کہ گھر میں کسی طرح کا ہنگامہ پیدا نہ ہونے دو۔ تم بڑی سمجھدار۔ زمانہ شناس عورت ہو اس لئے آؤ مجھے اس کمرہ تک لے چلو۔ جس میں وہ فی الحال موجود ہے"

نوکرانی نے روپے تو لے لئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی تھر تھر کانپتے ہوئے التجائی نظروں سے دیکھ کر ارل سے کہنے لگی:" مائی لارڈ میں جس طرح اس گھر کی خادمہ ہوں اسی طرح آپ کی بھی ہوں۔ پس میری التجا یہ ہے کہ ایسا کوئی فعل نہ کیجئے۔ جس سے گھر کی عزت اور شان میں فرق آئے۔ اس کے علاوہ جس صورت میں خود آپ اس سے پہلے بارہا حالات خاص میں اس جگہ آتے رہے ہیں۔ اسی طرح آج اگر آپ کی بیگم یہاں آئی ہیں۔ تو آپکو..."

"چپ بخاموش!" ارل نے کڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے قطع کلام کر کے کہا:" میں اس بارہ میں کوئی پند و نصیحت سننا نہیں چاہتا میں نے ایک بات کہی ہے۔ اور وہ ضرور تم کو ماننی پڑیگی۔ پس اگر اس گھر کی بہتری اور گھر والی کی سلامتی چاہتی ہو۔ تو جس طرح میں کہتا ہوں۔ چپ چاپ سارا کام کر دو۔ نہ مانوگی تو مجھے اس فرض کو اپنے ہاتھ میں لینا پڑے گا۔ کیونکہ خواہ کچھ ہو میں بیگم کو تلاش کئے بغیر واپس نہ جاؤں گا..."

نوکرانی کچھ تو پہلے ہی دہشت زدہ تھی۔ اب ارل کی تازہ دھمکی سن کر اور زیادہ بدحواس ہو گئی۔ اس لئے کہ مسز گیل کے خرافات خانہ میں

اتنے اسرار عظیم پوشیدہ تھے۔ کہ اگر ان سب کا بھرم کھلتا۔ تو نہ جانے شہر لندن کے کتنے گھر بدنام ہوتے۔ بس وہ ہرگز نہ چاہتی تھی۔ کہ ان ایک ایک کمرہ کے پاس جا کر دروازہ کھلوائے اور دیکھے کہ اندر کون ہے۔ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ اس رات کو جس کا یہ ذکر ہے کئی ایسی سربرآوردہ ہستیاں اس گھر کی چار دیواری میں موجود تھیں۔ جن کا حال بیان کرتے ہوئے قلم کا کلیجہ شق ہوتا ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے یہ دو چار مثالیں قابل ذکر ہیں ایک کمرہ کے اندر کوئی زاہد و تقوے گزار خاتون جس کا نام کلیسائی حلقوں میں ایثار و صداقت کے لئے ضرب المثل تھا۔ کسی بدنام فوجی افسر کے پاس بیٹھی تھی۔ ایک اور میں کسی گرجا کے لاٹ پادری صاحب اپنے پیشہ کی ممتاز و مرتفع شان چھوڑ کر چودہ پندرہ برس کی ایک کمسن لڑکی کو گناہ کا درس اول دینے ساتھ لائے تھے۔ تیسرے میں ایک جج صاحب جن کے لئے لاگ انصاف کی دھوم تھی شہر کی ایک بدنام آوارہ مزاج عورت کی صحبت میں چھپے بیٹھے تھے۔ چوتھے میں ایک معزز خاندان کی جوان لڑکی تھی۔ جو اپنے غیر ملکی موسیقی دان استاد کے مکر و فریب کا شکار بن کر اس جگہ تک آئی ہوئی تھی . . .

لیکن ہم اس ناپاک تفصیل کو کس لئے طول دیں؟ مختصر یہ کہ ان حالات کو جانتے ہوئے بدنصیب لوکرانی کو یہی بہتر معلوم ہوا۔ کہ جو باتیں پردہ راز میں پوشیدہ ہیں ان کو بے نقاب نہ کرنے میں ہی بھلائی ہے۔ کیونکہ اس پر جو افتاد نازل ہو گی وہ اس کو اپنے آپ بھگت لے گی۔ اس ایک خرابی کے لئے بہتوں کی ذلت و رسوائی کا ذریعہ بننا کسی حال میں واجب نہ تھا۔

اس نتیجہ پر پہنچ کر اس نے ہر طرح کی حیل و حجت چھوڑ دی۔ اور بادل افسردہ سخت مجبوری میں سیڑھیوں پر آگے آگے چلنے لگی۔ اول آفکاروں نے

اپنے ساتھی نوجوان تھیوڈور ویرین کو بھی ہمراہ آنے کا اشارہ کیا اور دونوں اس کے ساتھ ساتھ اوپر کی منزل کی طرف ہو لئے۔

اس وقت قدرتی طور پر ارل کے چہرہ پر جوش انتقام کی مسرت اور اپنی سوچی ہوئی سازش کی کامیابی کے خیال نے تیز سرخی پیدا کر دی تھی۔ وہ محسوس کرنے لگا تھا۔ کہ ہر چند ایڈتھا نے آج تک اپنے مکر و فریب سے اس کو ہر حال میں نیچا دکھایا تھا۔ لیکن آخر وقت آ گیا۔ جب وہ ان ساری باتوں کا پوری طرح بدلہ لے سکیگا۔ اس عرصہ میں نوکرانی ایک خاص کمرہ کے دروازہ پر جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔ ارل نے سمجھ لیا۔ کہ گنہگار بیگم اس کمرہ کے اندر موجود ہے اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔ لیکن جیسا کہ امید کی جا سکتی تھی۔ وہ اندر سے بند تھا۔ لیکن ارل پر اس وقت وہ جوش عظیم طاری تھا جو ہر طرح کی مصلحت نظر انداز کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اس نے بند دروازہ پر زور کی ٹھوکر رسید کی۔ اور ایک دو بار ایسا کرنے سے دروازہ جو مضبوطی کے لئے نہیں صرف زیبائش کے لئے بنا تھا۔ کھل گیا۔ اس کے ساتھ ہی عورت اور مرد کے منہ سے نکلی ہوئی تیز اور پرشور آوازیں سنائی دیں لیکن ارل کو ان کی رتی بھر پروا نہ تھی۔ بے دھڑک کمرہ میں گھس گیا۔ ایک طرف ٹیبل لیمپ جل رہا تھا جس کی روشنی میں اس نے فوراً معلوم کر لیا کہ اس کی بیوی کسی مرد غیر کی صحبت میں موجود ہے!

باب ۔ ۹

انجام نشاط

لیکن داستان کو آگے چلانے سے پہلے یہ امر ذکر طلب معلوم ہوتا ہے کہ وہ مرد جس کی نسبت ارل اور اس کے کارکن تھیوڈور ویرین کے دلوں میں دلال ایمرسن ہونے کا گمان تھا۔ درحقیقت وہ نہ تھا اور ہوتا بھی کیونکر اسلئے کہ جیسا اس داستان کے پڑھنے والوں کو معلوم ہے۔ لیڈی کارون حسین و پری جمال وینیشیا کے تشکیل و توانا شوہر لارڈ سیک ولی کے ہمراہ اس جگہ آئی تھی۔

ارل کی صورت پہچانتے ہی ہورلیس اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور قہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے ارل سے کہنے لگا "دیکھو شرافت کا تقاضہ ہے کہ اس گھر میں کسی طرح کی شورش پیدا نہ کی جائے۔ کل میں تمہارے ساتھ اس سوال پر ڈویل لڑنے کو تیار ہوں۔ کیونکہ دو شریف آدمیوں کا جھگڑا اسی طرح بہتر طے ہو سکتا ہے"

اس اثنا میں ایڈیتھا نے اپنا خوشنما چہرہ دونوں ہاتھوں سے ڈھک کر زور زور سے رونا اور سسکیاں لینا شروع کر دیا تھا۔ تھیوڈور ویرین نے جب دیکھا کہ مرد درحقیقت اس کا بے رحم آقا دلال ایمرسن نہیں جس سے وہ بوجوہ انتقام لینا چاہتا تھا۔ بلکہ کوئی اور ہی شخص ہے۔ تو وہ مصلحتاً چپ چاپ کمرہ سے باہر نکل کر برآمدہ میں ایک جانب کھڑا ہو گیا۔

ارل آف کارون بھی لارڈ سیک ولی کے لفظوں کا فوراً ہی کوئی جواب

دے سکا جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اول تو جو کچھ اس کے دیکھنے میں آیا وہ سراسر خلاف امید تھا۔ لارڈ سیک ولی سے ملنے کا اس کو گمان تک نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن اس ایک بات کے علاوہ ایک اور خاص وجہ اس کے حواس باختہ اور پریشان ہونے کی یہ بھی تھی۔ کہ اس نے دیکھا قدرت کے نظر نہ آنے والے ہاتھ نے عجب بیرحمی سے اپنا انتقام اس سے لیا ہے۔ کیونکہ اگر ارل نے کسی زمانہ میں لارڈ سیک ولی کی بیوی سے ناجائز تعلق رکھا تھا۔ تو آج یہ دن بھی اس کو دیکھنا نصیب ہوا۔ کہ اس کی اپنی بیوی ایڈیتھا اسی لارڈ سیک ولی کے ساتھ اس بدنام گھر کے اندر پائی گئی۔

یہی وجہ تھی۔ کہ ارل آف کارون دیر تک گہری سوچ میں پڑا رہا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ لارڈ سیکولی کو دیکھ کر اتنا بھاری صدمہ اس کے دل کو پہنچا تھا۔ کہ بڑی دیر تک وہ ایک بھی لفظ منہ سے نہ کہہ سکا۔

لیکن سیک ولی کی اپنی حالت جدا تھی۔ چونکہ اسے بالکل معلوم نہ تھا کہ ارل کے دل میں کیا خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لئے اس نے اس کی خاموشی اور پریشانی کو کسی دوسری ہی وجہ سے منسوب کیا اور سمجھا کہ شاید ڈر کی وجہ سے ڈوئیل لڑنا نہیں چاہتا اور اسی لئے گہری سوچ میں پڑا ہے۔

اس نتیجہ پر پہنچکر وہ افسوسناک لہجہ میں کہنے لگا: "مائی لارڈ ان تعلقات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو عرصہ دراز تک ہمارے درمیان قائم رہے آپ کو میرے برخلاف یقیناً شکایت ہوگی۔ لیکن . . . "

"آپ کا فرمانا بے شک صحیح ہے" ارل نے آخرکار اوسان بحال کر کے جواب دیا "مجھے آپ کی طرف سے اس قسم کے سلوک کی قطعی امید نہ تھی لیکن آپ نے ڈوئیل کی بات کہی ہے تو وہ بے شک لڑا جائے گا۔ جونہی اس کے

متعلق ضروری انتظامات مکمل ہو گئے ہیں فوراً آپ کو اطلاع بھجوا دوں گا۔"
پھر اس کے بعد ایڈیتھا کی طرف مڑ کر اس نے پُر مسرت لہجہ میں کہا "بانو آخرکار تمہارا راز فاش ہو گیا۔ ہر ایک بات معلوم ہو چکی ہے۔ تھوڑی دیر پہلے تمہاری وفادار خادمہ گرٹروڈ کو لیڈی لشمیر کے اور تمہارے اپنے نوکروں کے سامنے بے نقاب کیا گیا تھا اور اب تمہاری باری ہے ...."

"آہ۔ بے شرم۔ جفاکار۔ یہ کیا فخر کی بات ہے۔ کہ تو نے میری ذلت و رسوائی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا" کونٹس آف کاروِن نے جو زور زور سے سسکیاں لے کر رو رہی تھی۔ کہا۔ لیکن پھر دفعتاً کسی نئے خیال کے زیر اثر وہ حالتِ جوش میں اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اور اپنا خوشنما گداز بازو شان تمکنت سے آگے نکال کر پُر رعب لہجہ میں بولی "بہت اچھا جو کچھ تم نے کیا ہو گیا وقتی طور پر تم اپنے آپ کو فتح مند تصور کر رہے ہو۔ لیکن میں پوچھتی ہوں یہ فتح تم نے کس پر حاصل کی ہے ؟ ایک کمزور بے پناہ عورت پر! جو ابتداء میں تمہارے قدموں کی پرستار تھی۔ جو تمہاری صورت دیکھ کر جیتی تھی۔ اور جو زندگی بھر تمہاری وفادار رہتی۔ اگر تم نے اپنے طرزِ عمل سے اس کی راہ میں مشکلات پیدا نہ کی ہوتیں تم نے اس سے بڑھتی ہوئی سرد مہری کا سلوک کیا۔ بیوفائیاں شروع کیں۔ دنوں گھر سے باہر رہنے لگے۔ پھر اگر انجام کار میں بھی تمہارے نقش قدم پر چلنے کے لئے مجبور ہو گئی۔ تو اس میں حیرت کی کیا بات ہے ؟ خدا دلوں کا حال بہتر جانتا ہے۔ تاہم میں سچ کہتی ہوں۔ کہ تمہاری شرمناک مثال کو نظروں کے سامنے رکھتے ہوئے میرے لئے سیدھی راہ پر چلنا ہی غیر ممکن تھا۔ بہر حال جیسا میں پیشتر کہہ چکی ہوں۔ تم نے مجھ پر وقتی فتح حاصل کر لی ہے لیکن کیا تعجب کہ حالات آگے چل کر اس فتح کو شکست کی صورت میں تبدیل کر دیں

تمہاری اپنی زندگی نیکی اور پارسائی کا نمونہ نہیں۔ تم نے صدہا گناہ کئے ہیں۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ وہ خالق حقیقی اوروں کو سزا دیتے ہوئے تم کو محفوظ رکھے گا۔ لیکن خیر میں اس بارہ میں زیادہ کہنا نہیں چاہتی۔ تم کسی نہ کسی طریقہ پر مجھ سے پیچھا چھڑانا چاہتے تھے۔ تم کوئی ایسا بہانہ تلاش کر رہے تھے جس کی بنا پر مجھ کو طلاق دے سکو۔ وہ بہانہ تم نے آخرکار پیدا کر لیا۔ یہ میں پہلے ہی جانتی تھی۔ کہ اپنی عیش پرستیوں کو جاری رکھنے کے لئے تم مجھے اپنی راہ میں کانٹا سمجھ رہے ہو۔ اچھا ہوا۔ آج تم نے اس کانٹے کو رستے سے ہٹانے کا انتظام کر لیا۔ میں آج ہی کسی طرف کو چلی جاؤں گی۔ لندن سے رخصت ہو جاؤں گی اور شاید انگلستان ہی کو خیرباد کہہ دوں۔ لیکن رخصت ہونے سے پہلے میں صرف ایک درخواست تم سے کرنا چاہتی ہوں۔" یہ کہتے ہوئے اس نے باری باری اپنے شوہر اور چاہنے والے کی طرف دیکھا۔ ایک کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں سختی اور دوسرے کو دیکھ کر گہری محبت اور ملائمت کے آثار پیدا ہو گئے۔ پھر ایک مرتبہ شوہر کی طرف منہ کر کے اس نے کہا "وہ درخواست محض اتنی ہے۔ کہ مجھ ناچیز کے لئے جس کی خاطر تم دونو اپنی جانیں خطرہ میں ڈالنا چاہتے ہو۔ ڈویل لڑنے کی حاجت نہیں۔ کیونکہ میں نہیں چاہتی کسی کی جان مجھ بدنصیب کے لئے ضائع ہو۔"

"بس میڈم" ارل نے جو بڑھتی ہوئی بے صبری کے ساتھ اس لمبی تقریر کو سنتا رہا تھا۔ آخرکار کہا "تم نے کہا اور میں نے سن لیا۔ لیکن اس معاملہ کی نسبت میں خود بہتر رائے قائم کر سکتا ہوں۔ تمہیں کسی کی سفارش کرنے کی حاجت نہیں۔"

اتنا کہہ کر وہ انداز نخوت سے چلتا کمرہ سے رخصت ہوا۔

باب۔ ۱۰

دو سازشی

لیکن کمرہ سے نکل کر وہ لمبی غلام گردش میں چند ہی قدم آگے گیا تھا۔ کہ کچھ سوچ کر پیچھے مڑا۔ اور کمرہ کے دروازہ کے پاس جا کر کہنے لگا:" بانو میں ایک بات کہنا بھول گیا تھا۔ تم نے مکان پر واپس جانے کے لئے اپنی گاڑی لیڈی ہشمیر کے مکان پر طلب کی تھی وہ اب اس مکان کے باہر کھڑی تمہارا انتظار کر رہی ہے"

۔ اف میرے خدا کیا تمہارے ہاتھوں میری ذلت و رسوائی پہلے کچھ کم ہوئی تھی۔ کہ تم نے گھر کے نوکروں تک کو اصل حقیقت سے آگاہ کر کے اس میں اور اضافہ کر دیا" کونٹس نے نہایت تلخ لہجہ میں کہا۔ جس میں اب رنج وغم کی بجائے غصہ اور نفرت کا جزو غالب تھا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جان چکی تھی۔ کہ ارل کا اپنی گاڑی اس مکان کے دروازہ تک لانا محض اس کو نوکروں کی نظروں میں اور زیادہ رسوا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ قدرتی طور پر اس کے دل کو اس خیال سے بھاری صدمہ پہنچا۔ کہ ارل نے سلسلہ انتقام میں انتہائی بے رحمی اور سنگدلی سے کام لیا ہے۔ بیشک وہ اپنے آپ کو ہر سختی اور سزا کی مستوجب سمجھتی تھی۔ لیکن یہ سب باتیں جو ارل کی طرف سے کی جا رہی تھیں محض اس کو زیادہ سے زیادہ بدنام کرنے کے لئے تھیں۔

مگر لارڈ کارون اس وقت ہوا کے گھوڑے پر سوار تھا۔ اس نے بیگم کے اظہار جوش کو حقارت سے نظر انداز کر کے ایک ہلکا سا قہقہہ لگایا اور اس کے بعد پھر کمرہ سے باہر نکل آیا۔

ٹھیوڈور وبرین ذرا آگے کھڑا اس کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا جس وقت ارل اس کو ساتھ لے کر مکان کے دروازہ پر پہنچا۔ تو گاڑی بان اور نوکردو نو کو مخاطب کرکے کہنے لگا "تمہاری بیگم کسی مرد غیر کی صحبت میں اس بدنام مکان کی چار دیواری کے اندر موجود ہیں۔ جاؤ جاکر زور سے دروازہ کھٹکھٹاؤ۔ اور جب نوکر باہر آئے تو اس سے کہنا۔ بیگم صاحب کی گاڑی ان کو لے جانے کے لئے منتظر کھڑی ہے" اور یہ آخری جرکہ لگا کر ارل اپنے ساتھی کے ہمراہ بازار میں ایک طرف کو چلنے لگا۔

تھوڑا فاصلہ خاموشی سے طے ہوا۔ اس کے بعد ٹھیوڈور کہنے لگا۔

"مائی لارڈ جہاں تک میری کوشش کا تعلق تھا۔ میں نے اپنا فرض پوری تندہی اور وفاداری سے ادا کر دیا۔ اب فرمایئے آئندہ کے لئے کیا ارشاد ہے؟"

"مسٹر وبرین میں تمہاری خدمات کو فراموش نہ کروں گا" ارل نے جواب دیا۔" اور گو اس وقت کونٹس کی صحبت میں تمہارا دشمن جانی ایمرسن موجود نہ تھا۔ تاہم چونکہ تم اس سے پیشتر بیان کر چکے ہو کہ تمہیں ایمرسن کے نام لکھی ہوئی کونٹس کی ایک۔ قابل گرفت چھٹی دلال کی میز کے خانہ میں پڑی ہوئی مل گئی تھی۔ اس لئے اطمینان رکھو تمہارا معاوضہ ادا کرنے کے علاوہ میں لارڈ سیک وِلی اور ایمرسن دونو کو مدعا علیہ بنا کر مقدمہ دائر کروں گا"

"مائی لارڈ اس چھٹی میں بہت سے زبردست ثبوت اس بات کے موجود ہیں . . . "

"میں سمجھ گیا۔ بہرحال اس چھٹی کو سنبھال کر رکھنا اس کی ضرورت عنقریب پڑے گی"

"میں وہ چھٹی امید ہے۔ کل یا پرسوں آپ ہی کے پاس پہنچادونگا"

اس کے بعد ارل اور ٹفنیو ڈور ویرین ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ آخر الذکر اپنے مکان پر چلا گیا۔ اور ارل گراس وینر سٹریٹ میں اپنے عالیشان محل کی طرف چلنے لگا۔ جس کی چار دیواری سے وہ ایڈیتھا کو ہمیشہ کے لئے باہر نکال دینے کی دل خوش کن امید سے بدرجہ غایت مطمئن و مسرور تھا۔

کتاب سوم ختم ہوئی

کتاب چہارم

رزم و آزرم

آشتی بہ ہمہ حال بہتر از جنگ است

ضرب المثل

کہاں لائی ہے واہ ری تقدیر

جان صاحب

دکھلاتے ہیں سبز باغ تو نے

نسیم لکھنوی

سدا ہے زمانہ کی حالت یہی ہے

سرشتہ جہاں کی حقیقت یہی ہے

حالی

باب ۔ ا

عاشق بیمار

قصہ کا منظر پھر ایک بار اسی مکان میں منتقل ہوتا ہے۔ جس میں اس کا آغاز ہوا تھا۔ اور جس میں اس نہ بھولنے والی رات کو جس کا حال اب تک مذکور ہو رہا ہے۔ شہزادہ اور مسز مالپاس اور کرنیل اور ونیشیا کو گوناگون عجیب اور خلاف امید واقعات پیش آئے تھے۔ اور جس میں کپتان ٹیش نے بدنصیب کرنیل مالپاس کو اچھی طرح ذلیل کرنے کی غرض سے زنانہ لباس پہنوا کر اپنے بوٹ کی زبردست ٹھوکر لگا کر کمرہ سے باہر نکال دیا تھا۔

اس کے بعد قریباً پاؤ گھنٹہ گزر گیا۔ کپتان ٹیش اب تک اسی کوٹھڑی میں چھپا کھڑا تھا۔ تاکہ مال پاس رخصت ہو جائے۔ اور اس کے زنانہ لباس کے متعلق کسی کو اس کے برخلاف شبہ پیدا نہ ہو۔ آخر پاؤ گھنٹہ کے بعد جب اس کو یقین ہو گیا۔ کہ کرنیل کسی نہ کسی طریقہ پر مکان سے رخصت ہو گیا ہو گا (حالانکہ جیسا اس داستان کے پڑھنے والوں کو معلوم ہے مال پاس کو خلاف توقع ایک اور ہی عجیب واقعہ پیش آیا تھا) تو کپتان ٹیش اپنے خیال کے مطابق یہ سوچ کر کہ اب ہر طرف امن و سکون ہے۔ کمرہ سے نکلا اور اس مقام کی طرف گیا۔ جہاں ہم نے اس ناول کے آغاز میں اسے شہزادہ، اور لارڈ

سیک ولی کے ساتھ تاش کھیلتے دیکھا تھا۔ لیکن کمرہ بالکل خالی پڑا تھا۔ معلوم ہوا لارڈ سیک ولی اب تک واپس نہیں ہوئے۔ بہرحال ٹیش ایسا آدمی نہ تھا۔ جو تنہائی سے گھبرا جاتا۔ اس نے ایک گھومتی ہوئی نظر چاروں طرف ڈالی۔ اور یہ معلوم کرنے کے بعد کہ میز پر صرف خالی بوتلیں اور گلاس رکھے ہیں۔ زور سے گھنٹی بجائی۔

آواز سنتے ہی گھر کا داروغہ فوراً حاضر ہوا۔ مگر اس نے دیکھا۔ کپتان ٹیش اکیلا بیٹھا ہے۔ اس کے دو ساتھیوں میں سے کوئی ایک بھی موجود نہ تھا۔

داروغہ کو مخاطب کرکے ٹیش نے کہا۔ "دیکھو صاحب میں اس وقت اکیلا ہوں۔ کوئی دوسرا آدمی پاس نہیں۔ جس سے تبادلہ خیالات ہی کر سکوں۔ لیکن چونکہ مجھ کو اپنے دوستوں کا بہرحال انتظار کرنا ہے۔ اس لئے اتنی مہربانی کرو۔ کہ اچھی سے اچھی شراب کی نصف درجن بوتلیں لا کر دے جاؤ۔ پھر تمہیں چھٹی ہے۔ بےشک آرام سے پڑ کر سو جانا۔ لارڈ سکولی جس وقت باہر سے واپس آئیں گے۔ میں خود ان کو دروازہ کھول دونگا۔"

پھر جب داروغہ رخصت ہونے کو مڑا تو اس نے پیچھے سے آواز دی۔ "ذرا سننا تو۔ ایک بات اور یاد آگئی۔ میرا نوکر اب کیا اب تک شاگرد پیشے میں بیٹھا ہے؟"

"جی ہاں وہیں ہے۔"

"اور کیا کرتا ہے؟"

"کچھ نہیں ایک اندھیرے کونے میں دبکا ہوا بیٹھا ہے۔" داروغہ نے مسکرا کر جواب دیا۔

"آہ تم دیکھ سکتے ہو۔ وہ کتنا پرحجاب ہے۔" کپتان نے فاخرانہ کہا۔

"درحقیقت یہ سب میری تربیت کا نتیجہ ہے۔ اچھا تم جب اس سے ملو۔ تو میری طرف سے کہنا۔ تم کو بلایا ہے۔ اور فوراً بھیج دینا"

اس کے چند منٹ بعد داروغہ چھ بوتلیں شراب کی ہاتھوں میں لئے واپس آیا۔ اس موقعہ پر کپتان کا نوکر رابن سدھے ہوئے کتے کی مانند اس کے پیچھے پیچھے چلا آتا تھا۔

"بس مہربانی۔ بوتلیں اس میز پر رکھ دو" ٹینش نے سہارا دے کر بوتلیں رکھواتے ہوئے کہا "میں ان سے حسب ضرورت کام لیتا رہوں گا" پھر جب داروغہ رخصت ہوگیا۔ تو اس نے رابن کو پاس بلایا۔ اور کہا "یہاں میرے پاس بیٹھ جاؤ۔ تاکہ ہم دونوں مل کر پئیں اور باتیں بھی کرتے رہیں۔ کیونکہ مجھے لارڈ سیک ولی کی واپسی تک انتظار کرنا ہے"

رابن نے آقا کے حکم کی تعمیل کی اور اس کے اصرار پر اپنے گلاس میں بھی تھوڑی سی شراب ڈال لی۔ لیکن رابن نے جتنی شراب اپنے لئے ڈالی۔ وہ کپتان ٹینش کے لبریز گلاس سے وہی نسبت رکھتی تھی جو کسی پیالی ندی کی بہت بڑے سمندر سے ہوسکتی ہے۔ غیر اپنے اپنے گلاس سامنے رکھے مالک اور نوکر دونو باتیں کرتے رہے۔ حتیٰ کہ اس طرح دو یا تین گھنٹے گزر گئے اس وقت کپتان ٹینش نے گھڑی نکال کر وقت دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ رات کے تین بجنے والے ہیں۔ یہ دیکھ کر اس نے رابن کو بھی داروغہ کی طرح چھٹی دے دی۔ پھر آخری یعنی چھٹی بوتل جو باقی رہی تھی اسے بھی کھول لیا لیکن وہ تازہ گلاس سامنے رکھ کر بیٹھا ہی تھا۔ کہ دروازہ کھلا۔ اور لارڈ سیک ولی داخل ہوا۔

"آہ تم اب تک یہیں بیٹھے ہو" ہورلیس نے جو حال کے واقعات دلفگار

کے بعد زرد رو پریشان خاطر اور بیتاب نظر آتا تھا۔ پاس آکر پوچھا: "لیکن اچھا ہوا۔ تم مل گئے۔ کل ایک کام کے سلسلے میں تمہاری مدد درکار ہوگی"۔ پھر کپتان کے لال بھبوکا منہ کو متعجبانہ دیکھتے ہوئے اس نے کہا: "آج تم میرے خیال میں ضرورت سے بہت زیادہ پی گئے ہو"

"جی نہیں سرکار بالکل نہیں"۔ کپتان نے سرسری جواب دیا "میں تو ہر حال میں اعتدال کو مد نظر رکھتا ہوں۔ بس یوں سمجھ لیجئے کہ پیشتر آپ لوگوں کے ساتھ کوئی ایک درجن گلاس کراکو اینچ کے پیئے تھے۔ اور اب یہ چھ بوتلیں ختم کی ہیں۔ بس!"

"اوہ! کیا اس قدر!" ہورلیس نے حیرت سے بھویں تان کر کہا۔ اور اس کے بعد نرمی سے "خیر مضائقہ نہیں تم جتنا جی چاہے پیو"

"لیکن مائی لارڈ کیا میری ہی نظر کچھ دھندلی ہو گئی ہے یا آپ ہی قدرے پریشان نظر آتے ہیں"۔ میش نے جو بسیار نوشی کے اثرات کے باوجود یہ دیکھے بغیر نہ رہ سکا تھا۔ کہ سیک ولی کے بال بکھرے ہوتے۔ چہرہ زرد اور کپڑے ایک حد تک بے ترتیب تھے متعجبانہ پوچھا۔

"اس کا حال میں کل تم کو بتاؤں گا"۔ ہورلیس نے اس خیال سے کہا۔ کہ اس وقت سرخوش ہونے کی وجہ سے شاید کپتان اس کی باتوں کو اچھی طرح نہ سمجھ سکے۔

"لیکن اسی وقت کہنے میں کیا حرج ہے؟" میش نے پر جوش لہجہ میں پوچھا "بخدا اگر کسی نے آپ کو افسردہ خاطر کیا ہے۔ تو میں دن نکلنے کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک کان سے لیکر دوسرے تک اپنے اس ہاتھ سے کاٹ کے رکھ دوں گا۔ یا اگر کسی عورت کی وجہ سے جھگڑا پیدا ہوا ہے۔ تو پھر اس کے

لئے بھی فکر کرنے کی حاجت نہیں۔ کیونکہ میرا آدمی راہن اس سے شادی کر لے گا۔ اور اس خاتون کی بدنامی کا موقعہ نہ آنے پائے گا۔"

"سنو کپتان ٹیش" ہورلیس نے بے صبری سے روکتے ہوئے کہا۔ "یہ وقت ہنسی ٹھٹھے کا نہیں۔ اگر تم پیش آمدہ مشکلات میں ایک دوست کی طرح میری مدد کرنا چاہتے ہو۔ تو پھر بڑی احتیاط اور دوراندیشی سے کام لینا پڑے گا . . . "

"لیکن مجھ سے زیادہ محتاط اور مصلحت اندیش آدمی دوسرا کون ہے ؟" کپتان ٹیش نے فاخرانہ گردن اٹھاتے ہوئے جواب دیا۔ "آپ اپنی شکایت بیان کیجئے۔ پھر میں خود ہی فیصلہ کر لوں گا۔ اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو ضرور اس معاملہ کی تہ میں کسی عورت کی ذات پوشیدہ ہے۔"

"ایک معمولی عورت کی نہیں۔ بلکہ ایک اعلےٰ خاندان کی حسین و پری چہرہ خاتون کی۔" ہورلیس نے اس کے جواب میں کہا۔ "جس کا نام فیشن کی دنیا میں ہر طرف مشہور ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کسی طرح اس خاتون کے شوہر کو ہمارے تعلقات کا علم ہو گیا تھا۔ اور وہ عین موقعہ پر جا پہنچا . . . "

"خنجروں اور تلواروں کی قسم!" ٹیش نے بسیار نوشی کی وجہ سے گلوگرفتہ آواز میں کہا۔ "یہ تو بڑا دلچسپ رومان ہوا۔ فرمائیے اس خاتون کا نام کیا ہے۔ غالباً میں اس سے ناواقف نہیں ہو سکتا۔"

"بیشک تم جانتے ہو۔ کونٹس آف کاردون اس کا نام ہے!"

"معماروں کی قسم مجھے اس کا گمان تک نہ ہو سکتا تھا۔" ٹیش نے اس انداز سے گویا اس کے دل کو اس اطلاع سے بھاری صدمہ پہنچا ہے۔ کہا "جہاں تک میرے سننے میں آیا تھا۔ وہ ایک بڑی شریف اور باعصمت

خاتون ہے . . . "

" خیر تم اپنی شنید رہنے دو" ہورلیس نے پھر ایک مرتبہ بے صبری کا اشارہ کر کے کہا۔" امر واقعہ یہ ہے کہ ارل نے مجھے اور اپنی بیوی کو مسز گیں کے مکان پر دیکھ لیا . . . "

" آہ مسز گیل کے مکان پر! میں اس سے اچھی طرح واقف ہوں۔ ایک بار میں نے ایک امیرزادے اور ایک پادری کی بعض نازیبا کلمات کی وجہ سے جو انہوں نے میری شان میں کہے تھے۔ اسی گھر میں مرمت کی تھی۔۔۔ لیکن یہ فرمایئے کونٹس اب ہے کہاں؟"

" فی الحال وہ اپنی ایک بہن کے مکان پر چلی گئی ہے:" ہورلیس نے جواب دیا۔" لیکن امید ہے۔ کل لندن سے رخصت ہو جائے گی"

" اور یہ واقعہ کب کا ہے؟"

" آج رات بارہ بجے کا" ہورلیس نے جواب دیا" اس کے بعد میں اس خاتون کو اس کی بہن کے مکان پر پہنچانے گیا۔ پھر لیڈی شمیر کے مکان پر جا کر گرٹروڈ کا حال دیکھا۔ اس طریقہ پر بہت سا وقت ضائع ہو گیا . . . "

" لیکن مائی لارڈ۔ آپ تو یہ قصہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ گویا مجھے سب حالات پہلے سے معلوم ہوں" تمیش قطع کلام کرتے ہوئے بولا" ذرا سلسلہ وار کہئے۔ تب کچھ حال سمجھ میں آئے"

" آہ سچ کہتے ہو" ہورلیس نے اپنی غلطی محسوس کر کے جواب دیا" لیکن اس وقت میں ساری تفصیلات میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ میرا دل سخت بیتاب ہے . . . "

" تو پھر جا کر آرام کیجئے" کپتان نے تسلی بخش پیرایہ میں کہا" صبح تک امید

ہے آپ تازہ دم ہو جائیں گے۔ اس وقت خوب پیٹ بھر کر ناشتہ کیجئے اور بعد میں لارڈ کارون کو ڈویل کا پیغام بھیجئے۔ جب ہر ایک بات طے ہو جائیگی اس موقعہ پر میں آپ کے نائب کا فرض ادا کروں گا۔ اور اطمینان فرمایئے کہ اس کام کو مجھ سے بہتر اور کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ خنجروں اور توپوں کی قسم میں دم آخر تک میدان میں ڈٹا رہوں گا۔ اور تبھی معاملہ کو ختم ہونے دوں گا۔ کہ یا تو آپ اپنے دشمن کو ہلاک کر دیں۔۔ یا پھر اپنی جان دیں"

"بس خدا کے لئے سر نہ کھاؤ" ہورلیس نے سختی سے روکتے ہوئے کہا: "اس وقت میری طبیعت بے حد پریشان ہے۔ ڈویل تو خیر ہو گا ہی۔ اور مجھے اس کی زیادہ پروا بھی نہیں۔ فکر اگر کسی بات کی ہے۔ تو اپنی اور اس خاتون کی بدنامی کی۔۔۔"

"آہ آپ اس کو بدنامی نہ کہئے" کپتان نے پرمسرت لہجہ میں کہا: "بخدا اگر اس طرح کا موقعہ مجھ کو نصیب ہو تو میں اس کو بہر حال نہیں قابل فخر سمجھوں۔ یوں تو آپ سوسائٹی میں پہلے ہی کافی ہر دلعزیز ہیں۔ لیکن اس واقعہ کے بعد یقیناً ہر شخص آپ کو رشک کی نظروں سے دیکھنے لگے گا۔ آہ میں تو جب ان حالات پر غور کرتا ہوں۔ جو آپ کو پیش آتے ہیں۔ تو مارے خوشی کے پھولا نہیں سماتا۔ ہر طرف آپ کے نام کا چرچا ہو گا۔ نوجوان لیڈیاں تعریفی نظروں سے آپ کی طرف دیکھا کریں گی۔ بڈھی مائیں پرمعنی طریقہ پر آپ کی طرف اشارے کرتی نظر آئیں گی۔ اس لئے آپ ان حالات کو بدنامی نہ کہئے۔ البتہ ایک بات کی ضرور مجھ کو فکر ہے۔ یعنی اصل حقیقت معلوم ہونے پر اس نیک دل خاتون کی ذہنی کیفیت کیا ہو گی" اور یہ کہتے ہوئے اس نے ونیشیا کی اس خوشنما تصویر کی طرف اشارہ کیا۔ جو وہیں ایک جانب لوا

پر لگی ہوئی تھی۔

"خیر میں اس سے تو نہیں ڈرتا" ہورلیس نے پر خیال انداز سے جواب دیا۔
"زیادہ تشویش میرے دل کو صرف لیڈی کارون کے متعلق ہے جس بچاری کے سر پر گویا مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا"

"تاہم آپ فکرمند نہ ہوں" ٹیش نے بے پروائی سے جواب دیا۔ "فی الحال آپ کو نیند لینے اور آرام کرنے کی ضرورت ہے۔ تازہ دم ہونے کے بعد امید ہے۔ آپ اس معاملہ کے بارہ میں اتنے مایوس نہ ہوں گے۔ جتنے اب ہیں۔ میں بھی اسی کمرہ میں لیٹ کر دو گھڑی آرام کرتا ہوں۔ تاکہ اگر کل صبح فریق ثانی کی طرف سے ڈویل کا پیغام آئے تو میں ضروری انتظامات کرنے کے لئے تیار رہوں"

اس کے بعد لارڈ سیک ولی اس جگہ سے رخصت ہو کر اپنے کمرہ خواب میں چلا گیا۔ اور چونکہ واقعات حال کی بدولت بے حد تھکا ماندہ تھا۔ اس لئے پڑتے ہی سو گیا۔ ادھر کپتان ٹیش نے آخری بوتل جو باقی تھی۔ ختم کی اس کے بعد وہ بھی بڑے اطمینان کے ساتھ کرسی سے اٹھا۔ اور وہیں کمرہ کے ایک کونے میں رکھے ہوئے صوفے پر دراز ہو گیا۔
اس کو بھی لیٹتے ہی نیند آگئی۔

باب۔ ۲
پانچہزار

جب کپتان کی آنکھ کھلی تو دن کافی چڑھ آیا تھا۔ اس نے گھڑی نکال کر

وقت دیکھا تو معلوم ہُوا آٹھ بج گئے۔ اس کے بعد سب سے پہلا کام جو اس نے ضروری سمجھا اس دروازہ کا قفل کھولنا تھا جس کے اندر مسز مالپاس بند تھی یہ کر کے وہ کھانا کھانے کے کمرہ کی طرف گیا۔ اور گھنٹی بجا کر ایک نوکر کو طلب کیا جس سے اس نے غسل خانہ کا پتہ پوچھا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد جب وہ خط بنا کر نہا دھو کر اور کپڑے پہن کر فارغ ہو چکا۔ تو اس نے بڑے اطمینان کے ساتھ ایک کرسی پر بیٹھ کر نوکر سے کہا۔ "دیکھو میری بھوک خوب چمکی ہوئی ہے۔ اس لئے اتنا کھانا لاؤ۔ جو دو آدمیوں کے لئے کافی ہو۔"

اس ناقابل فراموش رات کے واقعات کے سلسلہ میں ہمیں اب اس قدر اور بیان کرنا ہے۔ کہ مسز مالپاس وہ پانچہزار پونڈ جو ونیشیا نے ایک خاص مطلب کے لئے اس کو دئے تھے۔ ساتھ لے کر چپ چاپ اس مکان سے رخصت ہو گئی۔ لیکن اسی مکان کے دوسرے حصہ میں کرنیل مالپاس کا تقاضا طلب زر کے متعلق چونکہ بدستور تھا۔ اس لئے بدنصیب ونیشیا کو اب یہ فکر پیدا ہوئی کہ پانچہزار کی ایک اور رقم مونی دے کر مارکوئیس آف لیوی سن سے حاصل کی جائے۔ کیونکہ مال پاس کو اس کے لئے اصرار تھا۔ کہ اگر یہ رقم جس کا وعدہ اس سے کیا گیا تھا۔ نہ ملی تو وہ کسی راز داری کا پابند نہ ہوگا۔

اس لئے دن نکلنے کے بعد ونیشیا نے سب سے پہلا کام جو ضروری سمجھا یہ تھا۔ کہ نہا دھو اور کپڑے پہن کر پھر ایک بار مارکوئیس کے مکان پر جائے اور اس قرارداد کے مطابق جس کی تفصیل پیشتر مذکور ہو چکی ہے۔ مونی دیگر پانچ ہزار پونڈ کی اور رقم اس سے حاصل کرے۔ لیکن اسی فکر میں تھی کہ خادمہ جبیکا نے جس سے محرم راز اور وفادار خادمہ کی حیثیت میں وہ شب گذشتہ کے سارے واقعات بیان کر چکی تھی۔ ایک چٹھی لا کر دی۔ جو لیڈی سیکٹ لی کے

نام دستی موصول ہوئی تھی۔

اس نے لفافہ کھول کر دیکھا تو معلوم ہوا مسز مالپاس نے بھیجی ہے اور اس کے ساتھ ہی پانچ ہزار پونڈ کے نوٹ ملفوف ہیں جو اس نے ایمانداری کے ساتھ جوں کے توں واپس کر دئے تھے۔ خط کا مضمون حسب ذیل تھا۔

دن کے ۹ بجے

مائی لیڈی آپ کے مکان سے رخصت ہونے کے بعد میں بازار پامال کی ایک دوکان پر بیٹھ کر یہ چند سطریں آپ کے نام لکھتی ہوں۔ تاکہ بلاتاخیر پانچ ہزار پونڈ کی وہ رقم جو آپ نے ایک خاص مدعا کے لئے میرے حوالہ کی تھی۔ آپ کے ہاتھوں تک پہنچا سکوں۔ اور اس کے ساتھ ہی اصل حقیقت بیان کر کے جو غلط فہمیاں آپ کو میری نسبت ہوتی ہونگی۔ ان کو دور کرنے کی کوشش کروں۔

یہ تو خیر ناممکن تھا کہ آپ کے چلے جانے کے بعد میں اپنے وعدوں سے منحرف ہو جاتی۔ تاہم واقعات ہی کچھ ایسے پیش آئے۔ کہ بات میرے دائرہ اختیار میں نہ رہی۔ آپ کو اچھی طرح یاد ہوگا۔ کہ مجھے کمرہ میں بند کرنے کے بعد کنجی آپ نے اپنے ہاتھ سے پاشئے دان کے نیچے رکھی تھی۔ بعد ازاں اس کنجی کا اس جگہ نہ پایا جانا میرے اس بیان کی صداقت کا ایک ذریعہ ہے۔ کہ جو کچھ پیش آیا۔ وہ صرف حالات کی مجبوری سے تھا۔ میں نہیں جانتی آئندہ آپ میرے جفاکار شوہر کے بارہ میں کیا تدبیر اختیار کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن اتنا ضرور سمجھ سکتی ہوں کہ اس روپے کی مدد سے آپ کسی حد تک اس کا منہ بند کرنے میں کامیاب ہو سکیں گی۔

ہرچند میں پورے حالات کی تفصیل بیان کرنے سے معذور ہوں۔ لیکن

اتنا پھر بھی کہتی ہوں کہ جو کچھ ہوا اس میں میری خطا بالکل نہ تھی۔ میں نے اس خط کے نیچے احتیاطاً اپنا پورا نام بھی نہیں لکھا۔ اور صرف اپنے نام کے پہلے حروف لکھنے پر کفایت کی ہے۔ تاکہ اگر غلطی سے یہ چٹھی دوسرے آدمی کے ہاتھوں تک پہنچے تو بھی یہ راز فاش نہ ہونے پائے۔

امید ہے جو کچھ ہوا آپ مجھ بدنصیب کو اس کے لئے سراسر معذور و مجبور سمجھیں گی۔ فقط

خط کا مضمون پڑھ کر وینشیا کو پہلے تو بڑی حیرت ہوئی۔ لیکن اس کے بعد رفتہ رفتہ اس کے دماغ میں ایک نئی روشنی پیدا ہوتی شروع ہو گئی۔ اور اس نے اندازہ سے معلوم کر لیا کہ مسز مالپاس نے جو کچھ کیا وہ درحقیقت حالات کی مجبوری کا نتیجہ تھا۔ لیکن پھر جو اس کا خیال اس معاملہ کی طرف گیا کہ گھر میں ایسا آدمی کون تھا جس نے مسز مالپاس کی بے بسی کا فائدہ اٹھایا تو صرف دو آدمی ایسے نظر آئے جو گھر کے اندر موجود تھے۔ یعنی ایک اس کا شوہر۔ دوسرا شہزادہ۔ اب امر فیصلہ طلب صرف یہ تھا۔ کہ وہ جس سے مسز مالپاس کی ملاقات ان میں سے کون ہوگا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس بارہ میں کوئی خاص رائے قائم کر سکتی خادمہ جیسیکا نے عرض کیا کہ لارڈ ہیک ولی تو کل رات دس بجے کے بعد ہی کسی کام پر رخصت ہو گئے تھے۔ اور مجھے ان کے ذاتی نوکر کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ تین بجے کے عمل پر واپس آتے تھے۔

، تب معلوم ہوا کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے والا شہزادہ کے سوا کوئی دوسرا نہ تھا۔ وینشیا نے پر یقین لہجہ میں جواب دیا۔ لیکن خیر جو ہونا تھا ہوا۔ اب اس معاملہ کی نسبت زیادہ پریشان ہونا بے سود ہے۔ لیکن جیسیکا۔ عزیز لڑکی۔ ابھی ایک کام تمہارے ذمہ باقی ہے۔ یعنی پانچ ہزار پونڈ کی یہ رقم کرنیل مالپاس کو پہنچانے

کا۔ دیکھو اس پرزہ کاغذ پر اس کے ہوٹل کا پتہ درج ہے۔ اور یہ ہوٹل سینٹ جیمز سٹریٹ
میں کسی جگہ واقع ہے۔ تم وہیں اس سے جاکر ملو۔ اور یہ روپیہ اس کے حوالے کردو۔
بس جاؤ یہ کام باقی ہر چیز سے مقدم ہے "
اس پر جیسیکا وہ کاغذ جس پر ہوٹل کا پتہ درج تھا۔ تیز یا بیس ہزار پونڈ کے
نوٹ ساتھ لے کر اس کام کی سرانجام دہی کے لئے رخصت ہوگئی۔ اس کے چلے
جانے پر دوسری خادمہ ونیشیا کے لئے ناشتہ لے کر حاضر ہوئی۔ لیکن وہ
ناشتہ کی چیزیں میز پر رکھ کر کمرہ سے باہر نکلی ہی تھی۔ کہ لالڈ ویک ولی یعنی
ونیشیا کا شوہر داخل ہوا۔

باب ۳
عشق و گناہ

اس میں شک نہیں کپتان نیش کے مشورہ پر عمل کر کے ہورلیس نے شب
گزشتہ کے واقعات کے متعلق ہر طرح کی پریشانی دل سے نکالنے کی کوشش کی تھی
چند گھنٹوں کی نیند بھی حاصل کر لی تھی۔ اور بعد ازاں تبدیل لباس کرتے وقت جہاں
تک ممکن ہوا۔ آئینہ کی مدد سے اپنے چہرہ کے آثار کو بھی خوشگوار بنانے میں کامیابی
حاصل کی تھی۔ لیکن ونیشیا ایسی ذہین اور فہمیدہ خاتون کے لئے شوہر کے
انداز دیکھ کر یہ معلوم کرنا زیادہ مشکل نہ ہوا۔ کہ ضرور کسی طرح کا ناگوار واقعہ اس کو
پیش آیا ہے۔ پس اس نے شوہر کو دیکھتے ہی پہلا سوال یہ پوچھا
"ہورلیس آج تمہارا مزاج کیسا ہے کیوں تم خلاف معمول افسردہ اور اداس

نظر آتے ہو؟"

لارڈ نیک ولی وہیں صوفے پر اپنی حسین بیوی کے پہلو میں بیٹھ گیا پھر ایک لمبی آہ بھرتے ہوئے کہنے لگا: "جان سے پیاری ونیشیا۔ ایک بڑا رنجیدہ واقعہ پیش آیا ہے۔ اور چونکہ میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ کہ عنقریب تم اس کا حال اوروں کی زبانی سن لوگی۔ اس لئے یہی بہتر معلوم ہوا۔ کہ میں خود اس کی اطلاع تمہارے کانوں تک پہنچا دوں۔"

عورت فکرمند نظروں سے دیکھنے لگی۔ پھر بولی: "کیوں ہوا کیا؛ وہ کوئی بڑا ہی تکلیف دہ معاملہ ہوگا۔ جس کے سلسلہ میں تمہیں یہ لمبی تمہید بیان کرنی پڑی ہے۔"

"ہاں کچھ ایسا ہی سمجھو۔" ہورلیس نے زہر خند کرتے ہوئے جواب دیا: "لیکن میں سب حال تم سے کہتے اب بھی جھجکتا ہوں۔ کیونکہ اندیشہ ہے۔ تم ضرور اس کے لئے مجھ کو فہمائش کروگی۔"

"اوہو تو کیا وہ ایسا ہی سنگین معاملہ ہے۔ خیر جو کچھ ہے کہہ دو۔" ونیشیا نے شوخ نظروں سے دیکھتے اور اپنی خوشنما انگلی سے شوہر کے رخسار کو چھوتے ہوئے کہا: "اگر میرا اندازہ بالکل ہی غلط نہیں۔ تو کہہ سکتی ہوں۔ اس واقعہ کی تہ میں ضرور کوئی عورت پوشیدہ ہے۔"

"یہ ٹھیک ہے۔" ہورلیس نے رکتے ہوئے تسلیم کیا۔

"پھر کیا میں پوچھ سکتی ہوں وہ عورت کون ہے؟" ونیشیا نے جس کا چہرہ آن واحد میں زرد فام ہو گیا تھا۔ دریافت کیا۔

"تم اس سے ناواقف نہیں ہو... وہ ہے کونٹس آف کارون۔"

"کیا کہا!... کونٹس آف کارون؟" ونیشیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ اور اس کی حیرت اس لحاظ سے قابل معافی تھی۔ کہ اس کو یاد آیا وہ خود بھی اس خاتون

کے شوہر سے مل کر گنا ہگا ر بن چکی تھی۔

"تم حیرت زدہ نظر آتی ہو۔" سیک وِلی نے بیوی کو پریشان دیکھ کر کہا۔ "غالباً تمہارا خیال تھا۔ کہ وہ ایک بڑی نیک سیرت پاکباز خاتون ہے...."

"ہورلیس خدا کے لئے اس لاحاصل تفصیل میں داخل ہونے کی کوشش نہ کرو۔" ونیشیا نے جلدی سے روکا۔ "صرف واقعات کا خلاصہ بیان کر دو۔ میرے خیال میں اسی قدر کافی ہے۔"

ہورلیس نے اس کی تعمیل کی۔ اور اس کی بیوی نے سارے حالات گہری توجہ کے ساتھ سنے۔ آخر میں کہنے لگی۔

"پھر اب ارل کیا تم سے ڈویل لڑنا چاہتا ہے؟ کیا اس کی طرف سے کوئی پیغام موصول ہوا؟"

"ابھی تک نہیں۔ لیکن یقیناً کوئی نہ کوئی اطلاع عنقریب میرے نام بھیجی جائے گی۔ لیکن مضائقہ نہیں۔ کپتان ٹیش میرا نائب ہے۔"

"وہ تو خیر ہو گا ہی۔" ونیشیا نے رکتے رکتے کہا۔ "لیکن میں جو بات پوچھتی ہوں یہ ہے کیا تم اس معاملہ میں ڈویل لڑنے پر مجبور ہو؟"

"ونیشیا۔ تم کیسا عجیب سوال پوچھ رہی ہو۔" ہورلیس نے حیرت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "جہاں عزت اور شرافت کا سوال پیش ہو رہا ہو اس کے سوا چارہ ہی کیا ہے۔ اب بھی میں نے صرف اس لئے تمہیں اپنے منہ سے واقف حال کرنے کی ضرورت سمجھی۔ کہ ممکن ہے کسی دوسرے کی زبانی یہ کیفیت سنو تو تمہیں کسی طرح کی غلط فہمی ہو یا تمہارے دل کو بھاری صدمہ پہنچے۔"

"تم میرے دل کے صدمہ کی بات کہتے ہو۔" ونیشیا نے جو اس قدر حالات سننے کے بعد سخت بیتاب نظر آنے لگی تھی، کہا۔ "کیا تم نہیں دیکھ سکتے۔ کہ میں

اس وقت بھی کس گہرے اضطراب کی حالت میں ہوں۔ تم نے جو کچھ کیا۔ مجھے اس کی زیادہ پروا نہیں۔ کیونکہ ہمارے درمیان جو معاہدہ ہُوا تھا۔ اس کے مطابق ہم دونو اس بات کے لئے آزاد ہیں۔ کہ جیسا جس کا جی چاہے۔ کرے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ گہری محبت جو تم سے مجھ کو ہے۔ اس میں کوئی کمی واقع ہو گئی ہے۔ یا ہو سکتی ہے۔ اور اب جس وقت سے میں نے ڈویل کی بات سنی ہے۔ یہ سوچکر سخت بیتاب ہوں۔ کہ اگر خدانخواستہ تمہیں کسی طرح کا جانی خطرہ پیش آیا۔ تو میرا حال کیا ہوگا؟"

"پیاری ونیشیا۔ تمہارا یہ انداز گفتگو مجھ کو دیوانہ بنا دے گا" ہوریس نے جس کے دل پر عورت کی باتوں کا گہرا اثر ہُوا تھا۔ جواب دیا "میں نے گناہ کی راہ میں بے شک خاک چھانی ہے۔ لیکن میرے خانہ دل میں ایک مقام ایسا ہے۔ جہاں تیری مورت ہر وقت قائم رہتی ہے۔ اور کوئی دوسری صورت خواہ وہ کیسی ہی دلفریب کیوں نہ ہو۔ اس کی جگہ نہیں کر سکتی۔ کئی بار تو جی میں آتی ہے۔ مہذب سوسائٹی کے ان جھگڑوں کو چھوڑ چھاڑ کر ہم کسی علیحدہ مقام پر جا بسیں۔ اور ایک دوسرے کی صحبت میں آرام و اطمینان کی زندگی بسر کریں"

"یہ تو تم میرے اپنے دل کی بات کہتے ہو" ونیشیا نے محبت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "لیکن ہوریس میری جان کے مالک۔ سردست اس ڈویل کا قصہ فرد ختم ہونا چاہیئے۔ میں ہرگز گوارا نہیں کر سکتی۔ کہ تمہاری زندگی کو خطرہ درپیش ہو"

"لیکن کیا کیا جائے۔ عزت اور شرافت کا تقاضا یہی ہے۔ کہ اس آپس کے جھگڑے کو ڈویل کے مقابلہ سے طے کیا جائے"

"اچھا میں ایک بات کہتی ہوں۔" ونیشیا نے تھوڑی دیر چپ رہنے کے بعد کسی فوری خیال کے زیر اثر کہا "یاد ہوگا ایک بار پہلے جب تمہیں روپے کی تنگی محسوس ہوتی تھی۔ تو میں نے بھی اس کیلئے ایک تجویز سوچی تھی۔ اب بھی میں چاہتی ہوں۔ تم اس معاملہ میں میری بتائی ہوئی تدبیر پر عمل کرنے کا وعدہ کرو۔"

"جو تم کہتی ہو ٹھیک ہے ونیشیا۔ لیکن اس وقت سوال دنیا داری کا تھا۔ اور یہاں عزت اور اخلاق کا معاملہ درپیش ہے۔"

"خیر کچھ ہو۔ میں کوئی نہ کوئی ترکیب ایسی نکالوں گی۔ جس سے سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ یعنی زیادہ صاف لفظوں میں تمہاری آن بھی ہر طرح بنی رہے گی اور وہ خطرہ جو میرے دل کو لگا ہوا ہے۔ وہ بھی رفع ہو جائے گا۔"

"تو کیا میں دریافت کرسکتا ہوں۔ کہ وہ ترکیب کیا ہے؟"

"بس میں اس سے زیادہ کچھ نہیں بتا سکتی۔ کہ تم مجھ پر بھروسہ رکھ کر جس طرح میں کہوں اس کے مطابق عمل کرو۔ اور کسی خفیف سے معاملہ میں بھی میری ہدایات کے خلاف نہ چلو۔ ہاں اس کا میں تم کو اطمینان دلاتی ہوں کہ تمہاری عزت میں میری اپنی عزت اور تمہاری آبرو میں میری شان ہے۔ اسلئے میں ایسی کوئی بات نہ کروں گی۔ جس پر تمہیں حرف گیری کا موقعہ ملے۔"

"تو پھر بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہیئے؟"

"بس میں اتنا چاہتی ہوں۔" ونیشیا نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا: "کہ تم فی الحال جا کر کپتان ٹیش کے پاس بیٹھو۔ اور تب تک وہیں ٹھہرنا۔ جتنے کہ میری طرف سے کوئی پیغام وصول ہو۔ اس کے بعد جس وقت جیسیکا تم سے جا کر کہے کہ میں نے بلایا ہے۔ تو سیدھے میرے کمرہ خاص میں چلے آنا۔ نہ کسی طرح کا تکلف کرنا۔ نہ

دروازہ کھٹکھٹانے کی رسم پورا کرنے کی ضرورت سمجھنا . . ."

ہورلیس اس پر بھی کچھ اور تفصیل دریافت کرنے پر تلا ہوا تھا۔ مگر ونیشیا نے مسکرا کر اسے بازو سے پکڑا اور دروازہ کی طرف دھکیل دیا۔ پھر کہا "بس جاؤ میری ہدایات پر عمل کرو گے۔ تو سب کام اپنے آپ ٹھیک ہو جائے گا"

باب ۔ ۹

ضروری ہدایات

لارڈ سیک ولی کے رخصت ہونے کے چند منٹ بعد ونیشیا نے گھنٹی بجائی اور جب اس کی خادمہ جبیسیکا آواز سن کر حاضر ہوئی۔ تو اس سے پوچھا۔

"کہو کرنیل مالپاس کو اس کی امانت دے آئیں؟"

"جی ہاں میں ابھی اس کام سے فارغ ہو کر آئی ہوں" نوکرانی نے جواب دیا۔ "کرنیل مالپاس ہوٹل میں موجود تھے۔ میں نے روپیہ ان کو دے دیا۔ اور جو زبانی پیغام آپ نے دیا تھا۔ وہ بھی ان کو پہنچا دیا"

"پھر اس کا جواب اس نے کیا دیا؟"

"کہتے تھے میں آپ کے ارشاد کی تعمیل میں جلد از جلد اس جگہ سے رخصت ہو کر جنوا پہنچ جاؤں گا"

"چلو خیر یہ تو ہو گیا" ونیشیا نے اظہار اطمینان کرتے ہوئے کہا "اب ایک چھوٹا سا کام تمہارے ذمہ اور ہے یعنی تم اس وینیر سٹریٹ جا کر لارڈ کارون سے ملو۔ اگر وہ گھر پر موجود ہوں تو بہتر۔ نہ ہوں تو ان کی واپسی تک انتظار کرنا پھر

جب ان سے ملاقات ہو تو کہنا کہ لیڈی سیک ولی نے فوراً آپ کو یاد کیا ہے۔ خواہ کتنا ہی ضروری کام ان کو درپیش ہو۔ وہ فوراً مجھ سے ملیں۔ کیونکہ اسی میں میری خوشنودی ہے "

ان الفاظ کو سن کر جیسیکا حیرت زدہ اور پریشان نظر آنے لگی آخر تھوڑے تامل کے بعد رکتے رکتے بولی:" بانو کیا آپ نے تازہ خبر نہیں سنی؟ ... وہ تو شہر کے ہر کس و ناکس کی زبان پر ہے۔ میں جس وقت کرنیل نالیاس سے ملنے ان کے ہوٹل کے دروازہ پر گئی۔ تو اس جگہ کے لوگ اسی مضمون پر گفتگو کر رہے تھے۔ رستہ میں ایک دوکان پر ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ تو وہاں بھی یہی خبر سننے میں آئی ... بڑی رنجدہ اطلاع ہے۔ اور میں نہیں جانتی۔ کس طرح آپ کے کانوں تک پہنچاؤں ... "

" خیر اس کی حاجت نہیں ہے" وینیشیا نے جلدی سے کہا " وہ خبر پہلے ہی میرے کانوں تک پہنچ چکی ہے۔ اس لئے اس پر گفتگو کرنا بے سود ہے اور اب وقت ضائع نہ کر کے فوراً لارڈ کارون سے جاکر ملو۔ کہنا۔ سارا حال ان کو معلوم ہے۔ اور وہ یہ بھی جانتی ہیں کہ بصورت موجودہ آپ کھلم کھلا ان کی ملاقات کو نہیں جا سکتے۔ لیکن چونکہ اشد ضروری کام ہے۔ اس لئے یہ ترکیب کرنا کہ انہیں اپنے ساتھ ہی لے آنا۔ اور خفیہ دروازہ کی راہ سے مکان میں داخل کر کے میرے کمرہ تک پہنچا دینا۔ لیکن پھر کہتی ہوں یہ کام جس قدر جلد ممکن ہو۔ کرنا۔ دیر بالکل نہ ہو"

جیسیکا اشارہ پاتے ہی روانہ ہو گئی۔ جب گراس وینز سٹریٹ پہنچی تو معلوم ہوا حسن اتفاق سے لارڈ کارون گھر پر ہی موجود ہیں۔ لیکن اپنے وکیل سے کسی ضروری معاملہ پر گفت و شنید کر رہے ہیں۔ جس وقت نوکر نے

جیسیکا کی آمد کی خبر دی۔ تو ارل نے فوراً اسے دوسرے کمرہ میں بلوایا مگر جب اس کی زبانی لیڈی سیک ولی کا پیغام سنا تو شش و پنج میں پڑ گیا۔ معلوم ہوتا تھا۔ سوچ رہا ہے کہ اسے اس موقعہ پر کیا کرنا چاہیئے۔ لیکن جب نوکرانی نے زور دیا کہ لیڈی سیک ولی جلد از جلد اور لازمی طور پر آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔ اور انہوں نے اس بات کی تاکید کر کے بھیجا ہے۔ کہ آپ کو ساتھ ہی لے کر جاؤں۔ تو وہ تھوڑے تامل کے بعد آمادہ ہو گیا۔ اول اس لئے کہ وہ اس پری وش نازنین سے کسی طرح کا بگاڑ پیدا نہ کرنا چاہتا تھا۔ دوم اس لئے بھی کہ اس کو تعجب تھا۔ وہ کس قسم کا کام ہو گا۔ جس کے لئے اتنا ضروری پیغام بھیجا گیا ہے۔ کوئی آواز اسے اپنے سینہ میں یہ کہتے سنائی دیتی تھی۔ کہ ضرور اس ملاقات کا شب گذشتہ کے واقعہ سے تعلق ہے۔ لیکن کیا ؟... یہ اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا۔

خیر اس نے وکیل صاحب کو دو گھنٹوں کے لئے بہانہ کر کے ٹال دیا۔ اور جیسیکا سے یہ کہہ کر کہ "تم آگے آگے چلو میں فوراً تمہارے پیچھے آتا ہوں" اسے بھی رخصت کیا۔

لارڈ سیک ولی کے مکان پر پہنچکر عیار خادمہ نے حسب ہدایت ارل کو خفیہ دروازہ کی راہ سے اندر داخل کیا اور اسے اپنے ساتھ لے جا کر ونیشیا کے کمرہ خاص میں پہنچا دیا۔

ونیشیا نے مسکراتے ہوئے ارل کا خیر مقدم کیا۔ پھر اس کو صوفے پر بٹھا کر جیسیکا سے کہا "تم فی الحال جا سکتی ہو" لیکن جب وہ رخصت ہونے لگی۔ تو پاس جا کر دبی آواز میں اس سے کہہ دیا۔

" دیکھو آس پاس موجود رہنا اور جب میرے کمرہ سے گھنٹی کی آواز

سنو۔ تو سیدھا لارڈ سیک۔ وِلی کے پاس جاکر ان سے کہنا۔ آپ کو فوراً بلایا ہے۔ دیکھو ان ہدایات کا پورا خیال رکھنا۔ کسی طرح کی غلطی نہ ہونے پائے۔"

باب - ۵

تریا چرتر

لیڈی سیک وِلی اول تو یونہی حسن و جمال کی سب رنگینیاں اور دلفریبیاں اپنے اندر رکھتی تھی۔ لیکن جب وہ اپنے آپ کو اور بھی زیادہ خوش رنگ و نظر فریب بنانا چاہتی۔ تو موقعہ اور ضرورت کے لحاظ سے سنگھار کرنا خوب جانتی تھی۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی اس نے ارل کی آمد کے انتظار میں آرائش کے ذریعہ سے کچھ ایسی عظیم تبدیلیاں اپنے حسن جانفزا میں پیدا کیں۔ گویا ایک بالکل نیا شکار تھا۔ جس کو وہ دام تزویر میں لانا چاہتی تھی۔

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کرنیل مالپاس کی زبانی اس کو معلوم ہو چکا تھا۔ کہ ارل آف کارون اس کے ساتھ اپنے خفیہ تعلق کے راز کو چھپا کر نہ رکھ سکا تھا۔ ان حالات میں قدرتی طور پر اس کے دل کو ارل کی طرف سے غم و غصہ ہونا امر لازم تھا۔ لیکن جو مقصد خاص فی الحال اس کو درپیش تھا۔ اس کو پیش نظر رکھ کر یہ سب باتیں پس انداز کر دی تھیں۔ چنانچہ اس وقت وہ ارل آف کارون سے اس طریقہ پر ملی۔ گویا اپنے دل میں کسی طرح کی کاوش اس کے برخلاف قطعاً نہ رکھتی تھی۔

"ہ چارلس مجھ کو معلوم نہ تھا۔ تم اتنی سرد مہری برتو گے۔" لیڈی سیک ولی

نے شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا" میں تو اس بھول میں پڑی تھی۔ کہ لندن واپس آنے پر سب سے پہلے تم مجھ سے ملاقات کرنے آؤ گے۔ لیکن حالت یہ ہے کہ خود مجھ کو پیغام بھیجنا پڑا۔۔۔"

"جان سے پیاری ونیشیا" ارل نے سائلانہ انداز سے دیکھتے ہوئے جواب دیا" الفاظ نہیں ملتے جن میں میں اس عنایت کا شکریہ ادا کرسکوں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ حالات کچھ ایسے ہی پیش آئے کہ میں فی الفور تمہاری خدمت میں حاضر نہ ہوسکا۔۔۔ غالباً تم نے سن ہی لیا ہوگا۔۔۔"

"ہاں میں نے کچھ اڑتی سی خبر سنی تھی" ونیشیا نے پُرخلوص نظروں سے دیکھتے اور اپنا ایک خوشنما گداز بازو ارل کے گرد ڈالتے ہوئے کہا" لیکن تفصیل مجھ کو معلوم نہیں۔ تاہم اپنے بارہ میں میں اتنا ہی کہنا چاہتی ہوں کہ کم از کم میں ایسی باتوں کی وجہ سے کسی طرح کی رنجش کو دل میں جگہ نہیں دے سکتی"

ڈال دی" کارون نے اس شخص کی بیوی سے پیار کرتے ہوئے کہا۔ جس کو وہ ڈویل لڑنے کا چیلنج دے چکا تھا" تمہاری صورت ہی دیوتاؤں کو لبھا لینے والی نہیں سیرت بھی ایسی ہے" اور یہ کہتے ہوئے اس نے اس کے خوشنما چمکیلے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔

"اچھا یہ تعریفیں تو تم کرتے ہی رہو گے" خاتون نے اس طرح کا روح پرور تبسم کرتے ہوئے جواب دیا۔ کہ اس کے مرطوب سرخ ہونٹوں کے اندر چمکیلے موتیوں کی دو لڑیاں نمایاں ہوگئیں اور اس کا خوشبودار سانس کارون کے رخسار سے لگ کر اس کو مدہوش کرنے لگا" لیکن یہ بتاؤ۔ معاملہ کیا تھا۔ اور وہ کن حالات میں پیش آیا"

"اس کی کیفیت نہایت مختصر ہے" ادل نے جواب دیا "گزشتہ سات آٹھ ماہ کے عرصہ سے میرے دل میں اپنی بیوی کے برخلاف کچھ شبہات پیدا ہو چکے تھے۔ لیکن قطعی ثبوت میرے پاس کچھ نہ تھا۔ لیکن معلوم ہوا کہ وہ بڑی آوارہ مزاج نفس پرور عورت ہے..."

جس کے مقابلہ میں تم بالکل بے عیب اور بے داغ ہو... کیوں؟" لیڈی سیکویلی نے اپنی محبت بار آنکھوں میں ملامت کا اثر پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"خیر یہ تو نہیں۔ میں بیشک خطاکار ہوں" کارون نے عورت کے دہن شیریں کو بوسہ دیتے ہوئے جواب دیا "لیکن اس کا مطلب یہ تو نہ ہونا چاہیئے۔ کہ میری بیوی بھی گناہ کی راہ پر چلنا شروع کردے"

"لیکن اگر یہی تمہارا خیال ہے۔ تو اندیشہ ہے تم میری ذات سے بھی نفرت کرنے لگو گے" ونیشیا نے اپنے لہجہ میں طنز داخل کر کے کہا "آخر میں بھی تو کسی کی بیوی ہوں۔ لیکن پھر بھی تم سے محبت کرتی ہوں"

"لیکن تم دنیا کے ہر ایک کلیہ سے علیحدہ ہو" کارون نے یہ نہ جانتے ہوئے کہ اس منہ توڑ دلیل کا کیا جواب دے۔ کسی طرح بات ٹالنے کی غرض سے کہا "لیکن میری جان کیوں ہم اس مضمون پر بحث کر کے اپنے دلوں کو رنجیدہ کریں اطمینان رکھو۔ میری طرف سے کبھی کوئی فعل ایسا نہ ہوگا۔ جس سے تمہارا دل آزردہ ہو"

"تم میری آزردگی کی بات رہنے دو" خاتون نے ترچھی نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا "میں دنیا کی عام عورتوں سے بیشک جدا ہوں۔ اور خیال کرتی ہوں۔ کہ روئے زمین پر ایسا کوئی مرد نہ ہوگا جو مجھ سے نفرت یا حقارت کرے..."

"یہ تم بالکل صحیح کہتی ہو" کارون نے پھر ایک بار اس سے پیار کر کے کہا۔ "لیکن ایڈتھا کی حالت جدا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جب میں حال میں باہر گیا تھا تو

رستہ میں ایک آدمی کی زبانی بعض حالات سننے میں آئے۔ جن کی بنا پر معلوم ہُوا کہ ایڈتھا میری غیر حاضری میں گنہگار بنتے ہوئے اپنی منہ لگی خادمہ گرٹروڈ کے ذریعہ سے کچھ ایسی ترکیب کرتی ہے کہ کسی کو اس کے برخلاف شبہ نہیں ہو سکتا۔"

"آہ لیکن ایسا شر انگیز آدمی کون تھا جس نے تمہارے دل میں برائی کا بیج بویا" ونیشیا نے جو فوراً سمجھ گئی تھی۔ کہ اس فتنہ کی بنیاد کرنیل مال پاس ہی ہے پوچھا۔

"میرے دل کی مالکہ۔ افسوس میں تمہارے اس سوال کا جواب نہ دے سکوں گا" کارون نے معذوری کے لہجہ میں کہنا شروع کیا۔

"چلو خیر اس کو بھی جانے دو۔ میں راز جوئی کی شائق نہیں" خاتون نے مسکراتے ہوئے جواب دیا" تاہم حالات سے اتنا ضرور سمجھ سکتی ہوں۔ کہ جو اطلاع تم کو ملی تھی۔ تم نے اس کی بنا پر فوراً عمل شروع کر دیا۔۔۔"

"ہاں واقعہ یہ ہے کہ میں چونکہ اپنی سوچی ہوئی تجویز کو جلد از جلد عمل میں لانا چاہتا تھا۔ اس لئے لندن واپس آنے کے بعد فوراً حاضر خدمت بھی نہ ہو سکا" ارل نے معذرتی لہجہ میں کہنا شروع کیا" میں کل شام سات بجے کے عمل پر اس جگہ پہنچا تھا۔ اور آتے ہی اپنے ایک نوجوان دوست سے ملا۔ جو ان معاملات میں میرا ہمراز ہے۔ اسی کے ہاتھ میں نے ایک چھٹی اپنے گراس وینر سٹریٹ والے مکان پر بھیجی اور اس میں تحریر کیا۔ کہ میں کل رات لندن پہنچونگا۔ ۔۔۔ آہ پیاری ونیشیا مجھ کو یہ کہنے کے لئے معاف کرنا کہ میں تمہاری صنف کے عادات سے اتنی گہری واقفیت رکھتا ہوں۔ کہ خط لکھتے وقت مجھے یقین کامل تھا۔ کہ اس چھٹی کو وصول کرتے ہی میری بیوی اگر پہلے سے اس بات کا ارادہ

نہ رکھتی تھی۔ تو بھی ضرور اس مہلت سے فائدہ اٹھاکر اپنے آشنا سے ملاقات کی کوشش کرے گی۔"

"میرے خدا یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم نے معاملے کے ہر پہلو کو خوب اچھی طرح جانچ کر ہی یہ قدم اٹھایا تھا۔" ونیشیا نے ملامت کے لہجہ میں جواب دیا "تاہم میں پوچھتی ہوں۔ پیش آمدہ حالات میں ہم عورتوں کی نسبت تمہارے دل میں کتنی بری رائے قائم ہو چکی ہو گی۔ لیکن آگے کہو۔ میں ان حالات کو گہری دلچسپی سے سن رہی ہوں۔"

"بس تو میں رات کے گیارہ بجے مکان پر پہنچا۔" ارل نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا۔ "اگر میرے اندازہ کے خلاف ایڈیتھا مجھ کو مکان پر مل جاتی۔ تو میں بڑی آسانی سے یہ عذر پیش کر سکتا تھا۔ کہ بعض خاص حالات کی وجہ سے مجھ کو پیش از وقت آجانا پڑا۔ لیکن وہ مکان پر نہ تھی۔ جس سے میں نے اندازہ کیا۔ کہ ضرور وہ لیڈی لشمیر کے مکان پر گئی ہے۔ اس طرح جب ایک بار میرے قدم سیدھی راہ پر اٹھنے لگے۔ تو بعد کا سلسلہ بالکل سہل ہو گیا۔ چنانچہ میں سیدھا لیڈی لشمیر کے مکان پر پہنچا... لیکن بعد کے حالات تم نے سن ہی لئے ہوں گے میں اب کیوں ان کو دہرانے کی کوشش کروں۔"

"بیشک وہ میں نے سنے ہیں۔" ونیشیا نے جواب دیا۔ "لیکن میں پھر کہتی ہوں۔ کیا جو کچھ تم نے کیا۔ سراسر خلاف انصاف و مساوات نہ تھا؟ اس مرد کو جس کے اپنے اصول و اخلاق تحقیق کی روشنی کے متحمل نہ ہو سکتے ہوں۔ اس بات کا کیا حق حاصل ہے کہ وہ اپنی بیوی کے خلاف ... "

"آہ میری جان ونیشیا۔" ارل نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اب چونکہ تم مجبور کرتی ہو اس لئے مجھ کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ میری سرشت پہلے دن سے

عجیب واقع ہوئی ہے۔ ہر چند میرے اپنے اخلاق بہت اونچے نہیں اور میں نے اس دنیا میں سبھی رنگ دیکھے ہیں۔ لیکن میں کسی حال میں گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ میرکا بیوی بھی اس راہ پر چلے ۔ ممکن ہے۔ تم اس کو بعید از انصاف تصور کرو۔ یا اس سے بھی زیادہ سخت نام دو۔ تاہم جو اصل حقیقت ہے وہ میں نے عرض کر دی "

"خیر جانے دو۔ ہمیں اس جھگڑے میں پڑ کر کیا لینا ہے" ونیشیا پیار کے لہجہ میں بولی "تاہم ایک بات پوچھتی ہوں۔ کیا اب تمہارے لئے ضروری ہو گیا کہ ہورلیس کے ساتھ ڈوئیل کا مقابلہ کرو؟"

"ہاں یہ ایک ایسی بات ہے۔ جس سے بچاؤ کی کوئی صورت ممکن نہیں"۔ ارل نے پرخیال انداز سے کہا۔ "لیکن پھر بھی میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ مقابلہ کے وقت میں اپنا نشانہ قصداً خطا ہو جانے دوں گا۔ اس لئے نہیں کہ مجھے تمہارے شوہر سے کوئی ہمدردی ہے۔ بلکہ محض اس لئے کہ تمہارے قلب نازک کو صدمہ پہنچانا کسی حال میں مجھ کو منظور نہیں "

" یہ ٹھیک ہے کہ تم ایسا کرو گے" ونیشیا نے جلدی سے کہا" لیکن بارہا ایسا بھی تو ہوتا ہے۔ کہ جس نشانہ کو خطا کرنے کی کوشش کی جاتے وہی الٹا مہلک ثابت ہوتا ہے۔ کیا تعجب اس موقعہ پر کوئی ایسی ہی بات ہو جائے "

" لیکن اس کے سوا کوئی چارہ کار بھی تو نظر نہیں آتا۔ آداب شرافت کا یہی تقاضا ہے۔"

"شرافت!... تم اس طرح کی باتوں کو شرافت کا نام دیتے ہوئے" ونیشیا نے حقارت آمیز لہجہ میں کہا۔ "جی! یہ تو اپنے ضمیر کو تسلی دینے کا ایک ذریعہ ہے۔ ورنہ سچ پوچھو۔ تو اگر تم کسی دوسرے کی بیوی سے خفیہ میل جول رکھنا قبول کرتے ہو

کرنا کافی سمجھتے ہیں کہ جس طرح کرنیل مالپاس اور ارل آف کارون ایک موقعہ پر لیڈی نیک ولی کی تحریک سے بہت زیادہ روپیہ کے لالچ میں شہزادی کی مدد کرنے اور اس کو دام فریب سے بچانے کی غرض سے جنوا گئے ۔ مگر اپنی ہوس اور نفس پرستی کا شکار ہو کر رہ گئے تھے ۔ اسی طرح یہ شکیل و توانا جوان کسی اور کی تحریک پر محض بے غرضانہ اس کار نیک کے سلسلہ میں وہاں جا رہا تھا ۔ کہ شام کا کھانا تناول کرنے کو اس سرائے میں ٹھیرنے پر مجبور ہوا ۔ جہاں ڈاکٹر مارا ویلی سے جس کو وہ پیشتر بالکل نہ جانتا تھا ۔ اس کی محض اتفاقی ملاقات ہو گئی ۔

باتوں باتوں میں یہ معلوم کرنے کے بعد کہ کھانے کی میز پر اس کا ساتھی شہر جنوا کا باشندہ ہے ۔ نوجوان نے یونہی چند سوالات شہزادی کے بارہ میں اس سے پوچھے ۔ جس کے جواب میں مارا ویلی نے بیان کیا ۔

"جی بیشک آپ کے ملک کی ایک شہزادی مضافات شہر میں سکونت پذیر ہے اور بڑے پرامن طریقہ پر زندگی بسر کرتی ہے "

"میں نے سنا تھا ۔ بڑی ملنسار، خلیق اور غریب پرور خاتون ہے ۔ اور گو دشمنوں نے اس پر کئی طرح کے بہتان لگائے ہیں ۔ تاہم اس کی پاکبازی کا سورج ہمیشہ پوری آب و تاب سے چمکتا رہا ہے ۔"

"یہ جو کچھ آپ کہتے ہیں ۔ صحیح ہو گا " دوسرے آدمی نے رسمی جواب دیا " لیکن میں پوچھتا ہوں ۔ آپ کے ہاں ملک انگلستان کے رہنے والوں کا اس کی نسبت کیا خیال ہے ؟"

"کثیر التعداد لوگ اس کو ایک مظلوم اور ستم رسیدہ خاتون سمجھتے ہیں " جوسیلن نے جواب دیا " اور یہ بات عام طور پر مشہور ہے کہ اس کا شوہر

بزدلانہ سازشوں سے کام لے کر محض اس کو بدنام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن کیا آپ کے سننے میں کبھی یہ بات آئی ہے۔ کہ اودن نام کی تین خوبصورت لڑکیاں بھی اس شہزادی کے عملہ میں کام کرتی ہیں؟"

"ہاں میں نے اس بارہ میں کچھ اڑتی سی خبر سنی تھی... غالباً وہ اب بھی وہیں رہتی ہیں۔"

"اور کیا کسی موقعہ پر آپ کو شہزادی کی کوٹھی پر جانے کا بھی اتفاق ہوا؟"

"ہاں... لیکن نہیں... بات دراصل یہ ہے:" اس آدمی نے رکتے رکتے کہا: "میں ایک موقعہ پر گیا بیشک تھا۔ لیکن..." اور وہ بات کو نامکمل ہی چھوڑ کر چپ ہو گیا۔

جوسیلین نے جب دیکھا۔ کہ اس کا ساتھی اس مضمون پر تبادلہ خیالات کرتے جھجکتا ہے۔ تو اس نے گفتگو کا رخ بدل دیا۔ اور اس کے بعد تھوڑی دیر ان میں ادھر اور مضامین پر باتیں ہوتی رہیں۔ حتٰے کہ کھانے کا دور ختم ہوا۔ اور وہ نامعلوم شخص جس کی نسبت جوسیلین کو بالکل معلوم نہ تھا۔ کہ مقامی ڈاکٹر مارا ویلی ہے۔ رخصت ہونے کے خیال سے اٹھا۔ اور سرائے کے نوکر سے کہہ کر کرایہ کی گاڑی جو اس کے انتظار میں کھڑی تھی۔ منگائی اور اس پر سوار ہو کر رخصت ہو گیا۔

"یہ آدمی کون تھا؟" جوسیلین نے اس کے چلے جانے کے بعد سرائے کے مالک سے پوچھا۔

"صاحب میں نہیں جانتا کون ہے۔ مگر اتنا ضرور سنا ہے۔ کہ شہر میں کسی مقام پر رہتا ہے۔ اور یہاں دیہات میں کوئی اچھی سی کوٹھی تلاش کرنے آیا تھا... لیکن آپ کا ارادہ کب تک روانہ ہونے کا ہے؟"

"میں غروب آفتاب کے بعد ہی شہر جاؤں گا" نوجوان نے جواب دیا۔
"ان نواحات کا منظر بے حد دلفریب ہے۔ اور میں رخصت ہونے سے پہلے اس جگہ کے مختلف نظارے دیکھنا چاہتا ہوں"
اتنا کہہ کر وہ سرائے سے باہر نکلا۔ موسم فرحت بیز تھا۔ اور غروب آفتاب کے ساتھ جھیل کی سمت سے خوشگوار ٹھنڈی ہوائیں آنی شروع ہو گئی تھیں۔ کسی دور افتادہ مقام پر مویشی اور بھیڑوں کے گلوں کے رخصت ہونے کی آوازیں گاہ لگاہ کانوں میں آنے لگتی تھیں۔ بحیثیت مجموعی بڑا پُرامن منظر تھا۔ نیم بے خبری کی حالت میں رفتہ رفتہ قدم اٹھاتا۔ جوسیلن نوفنس جھیل لیمن کے ساحل کے پاس جا پہنچا...

باب ۔۲
جھیل

گہرے انجذاب وانہماک کی حالتوں میں آدمی وقت کی رفتار سے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے۔ جوسیلن گردونواح کے منظر کی کیفیتوں میں کچھ ایسا کھو سا گیا کہ رات ہونے لگی۔ درختوں کے سائے اس طرح نظر آنے لگے جیسے کسی نے سفید زمین پر بے ترتیبی سے کالی لکیریں کھینچ دی ہوں۔ لیکن پھر بھی اس کو واپسی کا خیال نہ آیا۔ اسی عالم محویت میں وہ جھیل کے کنارے بے مدعا ٹہلتا پھر رہا تھا۔ کہ تھوڑے فاصلہ پر کسی عورت کی آواز سنائی دی جو سخت ذہنی اذیت کی حالت میں اظہار رنج وغم کے الفاظ کہہ رہی تھی

جوسیلن حیران ہو کر سوچنے لگا۔ اس ویرانہ میں یہ عورت کون ہے جو قسمت کی بے رحمی پر اظہار افسوس کر رہی ہے؟ اپنی طبعی ہمدردی سے مجبور ہو کر وہ چاہتا تھا۔ کہ اس کے پاس جائے اور اس کی مصیبت کا حال پوچھے۔ لیکن ایک اجنبی عورت کے پاس جاکر اس طرح کی باتیں کہنا۔ چونکہ ناپسندیدہ معلوم ہوتا تھا۔ اسی لئے خواہش رکھتے ہوئے بھی۔ وہ اس کی جرأت نہ کر سکا۔ بہرحال وہ اسی مقام پر کھڑا سوال کے مختلف پہلوؤں پر غور کر رہا تھا۔ کہ دفعتاً اس طرح کی آواز سنائی دی۔ جیسے کوئی چیز پانی میں گرتی ہے۔ اور اس کے بعد جدوجہد کی آوازیں آنی شروع ہوئیں۔ اب جوسیلن نہ رہ سکا۔ اور یہ سوچ کر کہ ضرور کسی طرح کا حادثہ پیش آیا ہے۔ دوڑا دوڑا اس مقام کی طرف گیا۔ جہاں اس نے پانی میں کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی تھی۔ عین اسی موقعہ پر چاند جو اس وقت تک سفید بادلوں میں چھپا ہوا تھا۔ ان کی اوجھل سے نکل کر پوری آب و تاب سے چمکنے لگا۔ اور اس کی روشنی میں جوسیلن لونٹس نے دیکھا۔ کوئی انسان نما صورت سطح آب پر ابھر کر اس طرح نظر آئی۔ کہ اس کے لمبے سیاہ بال ماتمی نقاب کی مانند پانی پر تیر رہے تھے۔ اب اس کو معاملہ کی سنگینی کا حال معلوم ہوا۔ ضرور اس عورت نے خودکشی کی کوشش کی تھی۔ اس نے بے سوچے سمجھے جھیل میں کود کر اس کو بچانے کی کوشش شروع کی۔ اور چونکہ ماہر تیراک تھا۔ اس لئے عرصہ قلیل میں اس کو کھینچ کر ساحل تک لانے میں کامیاب ہو گیا۔

عورت ابھی پوری طرح بے ہوش نہ ہوئی تھی۔ کنارہ پر پہنچکر اس نے جوسیلن کی گرفت سے نکلنے کی زوردار جدوجہد شروع کی۔ گویا کسی طرح اس کے قابو سے نکل کر پھر پانی میں ڈوب جانا چاہتی تھی۔ لیکن جوسیلن

اس طرح کا موقعہ نہ دے سکتا تھا۔ اس نے کنارہ پر پہنچکر عورت کو تسلی دینے
اور اس کا جوش رفع کرنے کے لئے چند الفاظ کہے۔ جس پر وہ عورت جو
لب ولہجہ سے کوئی معزز خاتون معلوم ہوتی تھی۔ ہانپتے ہوئے انگریزی زبان
میں کہنے لگی "صاحب آپ خواہ کوئی ہوں اور آپ نے اپنے خیال کے
مطابق مجھ پر کتنا ہی بڑا احسان کیوں نہ کیا ہو۔ لیکن معاف کیجئے میں اس
کے لئے شکر گزار نہیں۔ اس لئے کہ میں اپنی زندگی سے تنگ آچکی تھی۔
اور میرا مر جانا ہی بہتر تھا۔ ناحق آپ نے مجھ کو بچانے کی کوشش کی"!

"معزز خاتون" جوسیلن نے ملامت آمیز لہجہ میں کہنا شروع کیا۔
"آپ کے لفظوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ میری آبائی سرزمین کی رہنے
والی ہیں۔ اس لئے مجھے آپ کی ذات سے اور بھی زیادہ ہمدردی ہونی
چاہئیے۔ میں نہیں جانتا۔ آپ کو کیا مصیبت درپیش تھی۔ کہ آپ نے
اپنی جان ضائع کرنے کی کوشش کی۔ تاہم اتنا ضرور کہوں گا۔ کہ خودکشی
وہ گناہ کبیرہ ہے۔ جس کی ہمارے مذہب نے ہر موقعہ پر زوردار لفظوں
میں مذمت کی ہے۔ خدا کے لئے اپنے جی کو سکون دے کر بتائیے۔ میں
آپ کی کیا خدمت بجا لا سکتا ہوں؟"

اس وقت چاند کی روشنی میں پہلی مرتبہ اسے اس خاتون کا دلربا چہرہ
دیکھنے کا موقعہ ملا۔ جھیل میں کودنے کے موقعہ پر اس کی ٹوپی سر سے اتر کر
بہ گئی تھی۔ اور لمبے سیاہ بال پانی سے تر اس کی پشت اور شانوں پر بے
ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے۔ اس کے خط و خال موزوں، رنگت سلونی۔
لیکن چہرہ شدت غم سے زرد فام تھا۔ عمر اس کی چھبیس یا ستائیس سال
کے قریب ہو گی۔

کچھ تو جوسیلین کے سمجھانے اور کچھ از خود سارے حالات پر غور کرنے کے بعد جب عورت کا جوش ٹھنڈا پڑا تو وہ بھی المناک لہجہ میں کہنے لگی "صاحب آپ کا فرمانا بے شک صحیح ہے۔ لیکن کیا کروں۔ میں حالات کی مجبوری سے تنگ آ کر اپنی جان ضائع کرنے پر تلی تھی۔ بے شک ایک بہت بڑا گناہ تھا۔ جس سے آپ نے مجھ کو بچایا۔ مگر اب اس احسان کے سلسلہ میں اتنا اور کیجئے۔ کہ میرے ساتھ چل کر مجھ کو میرے مکان پر پہنچا دیجئے۔ تاکہ اگر کوئی پوچھے تو آپ اس کو یقین دلا سکیں۔ کہ جو کچھ ہوا۔ محض ایک حادثہ تھا۔۔۔"

"میڈم اطمینان فرمایئے۔ میں آپ کا راز کسی پر ظاہر نہ کروں گا۔ بلکہ اگر آپ یہ چاہتی ہوں۔ کہ خود مجھ کو بھی آپ کے حالات معلوم نہ ہوں۔ تو میں یہیں سے رخصت ہونے کو تیار ہوں۔ البتہ اگر آپ کی دلی خواہش یہ ہے۔ کہ میں آپ کو آپ کے مکان تک چھوڑ آؤں۔ تو مجھے اس سے بھی انکار نہیں!"

"صاحب مجھ کو معلوم نہیں کہ میرے ساتھ چلنے میں آپ کے سوچے ہوئے انتظامات میں کوئی برہمی تو نہ ہوگی۔ بہرحال اگر آپ کو فرصت ہو تو خدا را میرے ساتھ چلئے میں یہیں شہر جنوا میں بعض مخلص حالات کے باعث فرضی نام اختیار کر کے سکونت رکھتی ہوں۔ آپ نے جو بھاری احسان مجھ پر کیا ہے۔ اس کی وجہ سے مجھ کو آپ سے ویسی محبت ہو گئی ہے۔ جیسی بہن کو بھائی سے ہوتی ہے۔ ممکن ہے میں اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے اپنی داستانِ غم بھی آپ سے بیان کر سکوں۔۔۔ لیکن میں دیکھتی ہوں۔ آپ کی ہیئت بھی کہیں پانی میں رہ گئی ہے۔ کپڑے بھی تر بتر ہیں اس

لئے میرے ہمراہ چل کر ذرا دم لینے کے بعد پھر واپس آ سکتے ہیں۔"

جوسیلن لونٹس آمادہ ہو گیا۔ اور دو لو ساتھ ساتھ چلتے شہر جنوا کی طرف روانہ ہوئے۔ جو اس جگہ سے قریب ہی واقع تھا۔ مختلف بازاروں اور گلیوں سے گزر کر وہ ایک اندھیرے مکان کے قریب پہنچے۔ جسکے باہر ایک لیمپ آویزاں تھا۔ خاتون نے دروازہ پر لگی ہوئی گھنٹی بجائی جس کے تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا۔ مگر آپ لوگ جوسیلن کی حیرت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ شخص جو دروازہ کھولنے کے لئے آیا وہی مرد نا معلوم تھا۔ جس سے مل کر اس نے سر شام سرائے میں کھانا تناول کیا تھا!

باب۔ ۳

ڈاکٹر مارا ویلی کے مکان پر

ادھر ڈاکٹر مارا ویلی نے بھی کیونکہ جس آدمی نے دروازہ کھولا یہی اس کا نام تھا۔ جوسیلن کو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ خاتون نے جب اندازہ سے معلوم کیا۔ کہ وہ ایک دوسرے کے لیے اجنبی نہیں تو جوسیلن کی طرف مڑ کر فرانسیسی زبان میں بولی۔" آپ کیا ڈاکٹر مارا ویلی کو جانتے ہیں؟"

"جی آج سہ پہر سرائے میں آپ کا نیاز حاصل ہوا تھا۔"

"کیا حسن اتفاق ہے۔" ڈاکٹر مارا ویلی نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔" ہم عرصہ قلیل میں پھر ایک دوسرے سے مل گئے۔۔۔ لیکن کیا بات ہے آپ

لوگوں کے کپڑے بھیگے ہوئے اور سروں پر ٹوپیاں ندارد ہیں... یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہیں پانی میں گرنے کا اتفاق ہوا تھا...."

"افسوس میں اتفاقیہ جھیل میں گر پڑی تھی" خاتون نے جلدی سے کہا "اس وقت آپ ہی نے پانی میں کود کر مجھ کو بچایا"

اس کے بعد ڈاکٹر دونوں کو مکان کے اندر لے گیا۔ اور اپنی خادمہ ماد و لتا کو بلا کر خاتون کو تو اس کے سپرد کیا۔ اور خود جوسلین کو مکان کے دوسرے حصہ میں ایک کمرہ کے اندر لے گیا۔ سب سے پہلا کام تبدیل لباس کا ضروری تھا۔ جس کے لئے کچھ مایحتاج ڈاکٹر مارا ویلی نے اپنی طرف سے مہیا کر دئے۔ یہ سب ہو چکا۔ تو اس نے واقعہ کی تفصیل جاننے کی خواہش کی جس پر جوسیلن نے مختصر لفظوں میں ساری کیفیت اس طریقہ پر بیان کی۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ خاتون کو ایک اتفاقیہ حادثہ پیش آیا اور جوسیلن نے وقت پر اس کو پانی سے نکال لینے میں حصہ لیا تھا۔

"خیر تو اب آپ فی الحال یہیں قیام کریں" ڈاکٹر مارا ویلی نے سارا حال سننے کے بعد خوشگوار لہجہ میں کہا "سرائے میں آپ کے متعلق ضروری اطلاع بھیج دی جائے گی"

"میں اس عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہوں" نوجوان نے جواب دیا "اگر آپ مجھے اپنے مکان میں رہنے کو جگہ دے سکتے ہیں تو یہ داخل عنایت ہے۔ اتفاق سے مجھے اس شہر میں کچھ ایسا ہی کام در پیش ہے۔ جس کے سلسلہ میں میں عوام کی نظروں میں آنا پسند نہیں کرتا"

"اطمینان فرمائیے۔ اس کا انتظام کر دیا جائے گا۔ صرف امر غور طلب یہ ہے" مارا ویلی نے سوچتے ہوئے کہا "کہ وہ خاتون۔ میڈم مرابیش

اس پر کسی طرح کا اعتراض نہ کرے "۔

عین اس موقعہ پر میڈم رابرٹس بھی پوشاک تبدیل کر کے وہیں آگئی۔ اس نے جب ذکر سنا تو اپنے محسن کو ہر ممکن طریقہ پر مدد دینے کے لئے آمادہ ہو گئی۔

اب ڈاکٹر مارا ویل کے لئے سرائے دار کو ضروری اطلاع بھیجنا باقی رہا تھا۔ اس لئے اس بارہ میں خادمہ، دولٹا کو مناسب ہدایات دے دیں۔ اور اس نے فوراً کسی آدمی کی خدمات حاصل کر کے اسے گاؤں کی سرائے میں بھیج دیا۔ تاکہ ان لوگوں کو جوسیلن کے واپس نہ جانے پر کسی قسم کی تشویش نہ ہو۔

لیکن اس جگہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جتنا زیادہ جوسیلن کو اس خاتون سے میل جول کا اتفاق ہؤا۔ اور اس کے حالات پر غور کرنے کا موقعہ ملا۔ اس کو یہی معلوم ہؤا۔ وہ کسی گہرے رنج وغم کا شکار ہے۔ پیشتر جب اس نے اس کو جھیل کے پانی سے نکالا۔ اور اس کے بھیگے ہوئے کپڑے بدن کے ساتھ چپکے ہوئے دیکھے۔ تو اس وقت معلوم کیا تھا۔ کہ وہ دوجی سے ہے۔ لیکن ایسی حالت میں اس کا خودکشی پر آمادہ ہونا . . . یہی ظاہر کرتا تھا۔ کہ یا تو وہ کوئی بیوہ خاتون ہے۔ جو گناہ کا شکار ہو چکی ہے۔ یا کوئی ایسی ہی وجہ اور ہے۔ لیکن چونکہ اس کی پوشاک بیواؤں کی سی نہ تھی۔ اس لئے وہ اصل حقیقت معلوم کرنے سے قاصر رہا۔ بہرحال اس نے سوچا کہ مناسب وقت پر اس بارہ میں دریافت حال کی کوشش کی جائیگی۔ سردست اس کا موقعہ نہ تھا۔

باب ۔ ۴
رات کے سناٹے میں

اس کے تھوڑی دیر بعد جب ڈاکٹر مارا ویلی یہ کہکر اپنی جگہ سے اٹھا۔ کہ مجھے ایک مریض کا حال دیکھنے جانا ہے۔ اس لئے تھوڑی دیر اجازت چاہتا ہوں۔ تو اس کے چلے جانے پر جوسیلن اور مسز رابرٹس دونوں ہی اس کمرہ میں رہ گئے۔ اس موقعہ پر جوسیلن نے خاتون کے بارہ میں بعض حالات معلوم کرنے کی کوشش شروع کی۔ لیکن مسز رابرٹس نے یہ کہکر بات ٹال دی۔ کہ ڈاکٹر مارا ویلی کی نسبت نہیں کہا جا سکتا۔ کب واپس آجائے اس لئے آپ ان باتوں کو کسی آئندہ موقعہ پر اٹھا رکھیں۔ میں تنہائی میں سب حال آپ سے بیان کروں گی۔ اور آپ کے بارہ میں بھی جو کچھ دریافت طلب ہے پوچھوں گی۔

ابھی ان میں یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ اور میڈم رابرٹس جوسیلن کو اپنے کمرہ کا پتہ بتا رہی تھی۔ کہ ڈاکٹر مارا ویلی واپس آگیا۔ جس کے بعد مسز رابرٹس اپنے کمرہ میں چلی گئی۔ اور جوسیلن لوفٹس نے اپنے کمرہ خواب میں جانے کی خواہش ظاہر کی۔ وہ دن بھر کے سفر کا تھکا ماندہ تھا۔ اور فی الحال اس کو بھی آرام کی ضرورت تھی۔ اس اثنا میں وہ آدمی جسے مادولٹا نے اطلاع دے کر سرائے دار کے پاس بھیجا تھا۔ جوسیلن کا اسباب لیکر واپس آچکا تھا۔ اور وہ اسباب اس کے کمرہ میں رکھ دیا جا چکا تھا۔ مسز رابرٹس نے اس سے وعدہ لے لیا تھا۔ کہ جب گھر کے سب لوگ سو جائیں تو اس کے

آدھا گھنٹہ بعد آپ میرے کمرہ میں چلے آئیں۔ پھر ہم باتیں کرینگے۔ جوسلین نے کچھ وقت سامان کو جگہ جگہ رکھتے ہوئے گزارا اور آخر جب اس کے اندازہ کے مطابق گھر میں ہر طرف خاموشی چھا گئی اور آدھ گھنٹہ کا وہ عرصہ جس کے لئے مسز رابرٹس نے کہا تھا۔ گزر چکا۔ تو وہ اس سے ملنے کے خیال سے اپنے کمرہ سے باہر نکلا۔ جلتی ہوئی شمع اس کے ہاتھ میں تھی۔ مگر جب وہ لمبی غلام گردش سے گزرنے لگا۔ تو رات کے سناٹے میں فرش پر لگے ہوئے لکڑی کے تختے چرچرانے سنائی دیئے۔ بہرحال وہ بڑی احتیاط سے قدم اٹھاتا آگے چلتا گیا۔ لیکن جب برآمدہ کے سرے پر پہنچا تو اس کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہُوا۔ کہ آمنے سامنے دو کمرے بنے ہیں۔ اب یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آتی تھی۔ کہ کس میں داخل ہو؟ اس نے یہ معلوم کرنے کی کوشش شروع کی۔ کہ کیا ان میں سے کسی کے اندر روشنی کی جھلک نظر آتی ہے۔ خیال تھا۔ جس کمرہ میں روشنی ہو۔ مسز رابرٹس اس کے اندر موجود ہوگی۔ لیکن اس کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہُوا کہ دونو کمروں میں گھپ اندھیرا چھایا ہُوا تھا۔ اب وہ حیران ہوکر سوچتا ہے۔ کہ کیا کرے؟ کیا اپنے کمرہ میں واپس چلا جائے؟ . . . پھر اسکو خیال آیا کہیں خاتون نے کسی قسم کا دھوکا تو اس کو نہیں دیا۔ اس خیال نے رات کی گہری خاموشی میں ایک نئی طرح کی دہشت اس کے سینہ میں پیدا کردی۔ لیکن پھر اس کو خیال آیا کہ ان کی ملاقات چونکہ محض اتفاقیہ ہوئی تھی۔ اس لئے کسی طرح کی بدگمانی کا امکان نہ تھا۔

تھوڑی دیر کشمکش و پیچ کی حالت میں وہ اس مقام پر کھڑا حالات پر غور کرتا رہا۔ پھر اپنے جی کو حوصلہ دیکر سوچا۔ کیوں نہ باری باری دونو کمروں کو کھول کر دیکھ لیا جائے۔ اس فیصلہ پر پہنچکر اس نے ایک کمرے

کا دروازہ کھولا۔ اندر کوئی موجود نہ تھا۔ البتہ جو سامان اس میں رکھا ہوا تھا
اس کو دیکھ کر معلوم ہوتا تھا۔ وہ کسی قسم کی تجربہ گاہ کا کام دیتا ہے۔ کیونکہ
اسی قسم کی شیشہ کی نالیاں بوتلیں وغیرہ جابجا رکھی تھیں۔ اور فرش زمین
پر بہت سی بھاری بھاری کتابوں کے انبار تھے۔ وہ ابھی ان چیزوں کو
دیکھ ہی رہا تھا۔ کہ ناگاہ اس کی نظر ایک الماری کی طرف گئی جس میں انسانی
سروں کی دو لمبی قطاریں سجی تھیں۔ پہلے تو وہ ڈر کر پیچھے ہٹا۔ لیکن پھر جب
اس نے پاس جا کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ یہ سر انسانی لاشوں سے جدا کر کے
کسی قسم کے تجربہ کے لئے رکھے گئے ہیں۔ خیر اس نے اس کمرہ میں زیادہ عرصہ
ٹھیرنا نامناسب سمجھا اور فوراً دروازہ سے باہر نکل کر اسے بند کر دیا۔

اب دوسرے کمرہ کی باری تھی۔ اس کو کھولا تو معلوم ہوا کہ اندر
ایک بھاری پردہ لٹک رہا ہے۔ بے شک کمرہ میں لیمپ جل رہا تھا۔ مگر
اس کی روشنی اس پردہ کی وجہ سے اس کو دکھائی نہ دی تھی۔

جب وہ اندر گیا۔ تو دیکھا۔ مسز رابرٹس بحالت انتظار میں بے تابی سے
کمرہ کے اندر ٹہلتی پھر رہی تھی۔ وہ عذر خواہی کرتے ہوئے کہنے لگا: "میڈم مجھے
آنے میں اس لئے دیر ہو گئی۔ کہ میں غلطی سے دوسرے کمرہ کا دروازہ کھول
بیٹھا تھا۔ لیکن پھر یہ دیکھ کر کہ وہ غیر آباد ہے میں نے اس دوسرے کمرہ
کا رخ کیا۔ لیکن معاف کیجئے۔ میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ مکان جسے آپ
نے اپنی سکونت کے لئے پسند کیا ہے۔ عجب طرح کا بھیانک ہے۔ نہ جانے
...آپ کا وقت اس میں کیسے گزرتا ہوگا؟"

"مسٹر لوئنس"، خاتون نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"تشریف رکھئے۔ میں سارے حالات عنقریب آپ سے بیان کروں گی اور اتنا

کہکر خود بھی دوسری کرسی پر بیٹھ گئی " قدرت نے اتفاقیہ ہمارے درمیان ایک رشتہ اخوت پیدا کر دیا ہے۔ اور آپ کی ہمدردی کو دیکھتے ہوئے میں خیال کرتی ہوں۔ کہ آپ کو میرے رنج و غم کی داستان سننے کا حق حاصل ہے . . . "

" آپ بیشک جس قدر حال مناسب ہو۔ بیان کریں۔ اور اطمینان رکھیں مجھ سے جو خدمت ممکن ہو گی۔ دریغ نہ کروں گا۔" جوسیلن لونٹس نے جواب میں کہا۔

باب ۔ ۵

داستانِ غم

عورت نے آغاز سے پہلے ایک لمبا اور گہرا سانس لیا۔ اس کے بعد کہنے لگی

" افسوس میری حکایت ان بدنصیب عورتوں کی داستان سے ملتی جلتی ہے۔ جو عیار اور فریبی مردوں کی میٹھی باتوں میں آکر اپنا سب کچھ کھو بیٹھتی ہیں۔ ایسے ہی ایک آدمی سے میرا واسطہ پڑ گیا۔ اپنے بارہ میں میں اسی قدر بیان کرنا کافی سمجھتی ہوں۔ کہ میرا تعلق ایک اونچے خاندان سے ہے۔ میں تعلیم یافتہ ہوں اور تربیت بھی اچھی حاصل کی ہے۔ لیکن برا ہو اس تقدیر کا کہ ایک ساعت منحوس میں ایک امیرزادے کی میٹھی باتوں میں آکر میں اپنا ایمان ہار بیٹھی۔ میں بیوہ تھی اور اگر تھوڑی سی دور اندیشی سے کام لیتی تو کسی صاحب اخلاق مردِ شریف سے دوسری شادی کر سکتی تھی۔ لیکن اس

بدنہاد کے قول و قرار سن کر میری آنکھوں پر کچھ ایسی پٹی بندھی کہ جب یہ بھی مجھ کو معلوم ہو گیا۔ وہ شادی شدہ اور اس کی بیوی حیات ہے تو اپنے مستقبل کا مطلق خیال نہ کر کے اس پر جان فدا کرتی چلی گئی۔ آخر اس پرجوش محبت کا انجام وہی ہوا۔ جو ایسی حالتوں میں اکثر ہوا کرتا ہے۔ یعنی جب میں اپنا گوہر عصمت کھو بیٹھی۔ تو وہ اچانک کسی طرف کو غائب ہو گیا۔۔۔"

اتنا کہہ کر بدنصیب خاتون نے اپنا خوشنما چہرہ دونو ہاتھوں سے ڈھک لیا۔ اور جوسیلن نے دیکھا۔ آنسوؤں کے موٹے موٹے قطرے اس کی انگلیوں کی راہ سے گرنے شروع ہو گئے۔

یہ حالت دیکھ کر اس نے حوصلہ اور ہمت افزائی کے چند الفاظ کہے۔ جس کے بعد خاتون نے سسکیاں لیتے ہوئے اپنی داستان مصیبت پھر ان لفظوں میں بیان کرنی شروع کی۔ "اوہ مسٹر لوفنس آپ سے پوشیدہ نہیں ہو سکتا کہ جب میری طرح کوئی ناسمجھ عورت غلط قدم اٹھاتی ہے۔ تو سوسائٹی اسکی غلطی کو اتنا نہیں دیکھتی۔ جتنا اس بات کو کہ کیوں اس لے اپنے گناہ کو چھپانے میں دانش اور عیاری سے کام نہ لیا۔ پیش آمدہ حالات میں چونکہ میرے لئے سوسائٹی سے میل جول رکھنا غیر ممکن ہو چکا تھا۔ اس لئے گذشتہ ماہ جنوری میں جب مجھ کو معلوم ہوا۔ کہ میرا بے وفا چاہنے والا براعظم یورپ میں سیر و سیاحت کرتا پھر رہا ہے۔ تو میں بھی اس کی تلاش میں گھر سے نکل پڑی۔ میں اس بات کا مصمم ارادہ کر چکی تھی۔ کہ اگر وہ مجھ کو مل جائے۔ تو اس کے روبرو دو زانو ہو کر پُرالتجا لفظوں میں کہوں گی۔ کہ "اگر میں نے تمہارے لئے اپنا سب کچھ کھویا ہے۔ تو

میری وفا کو دیکھ کر اتنا تم بھی کرو۔ کہ اپنے گھر کا خیال دل سے نکال دو تم پیشتر مجھ سے بیان کر چکے ہو۔ کہ تمہیں اپنی بیوی کی چاہ نہیں۔ پس اس گہری محبت کے لئے جو تم مجھ سے کیا کرتے تھے۔ اتنا ایثار گوارا کرو۔ کہ ہم دونو کسی دور افتادہ مقام پر رہتے ہوئے زندگی گزار دیں۔ یہ بھی میں صرف اس لئے کہتی ہوں۔ کہ میرے شکم میں تمہارا جو بچہ ہے وہ کم از کم اپنے باپ کے سایہ عاطفت میں پرورش پا سکے۔" لیکن افسوس تلاش بسیار کے باوجود میں اس کو نہ پا سکی۔ جہاں کہیں اس کا پتہ چلتا۔ میں وہیں پہنچتی۔ لیکن وہ اتنے ہی میں کسی جگہ چلا جاتا۔ انہی حالات میں گھومتے پھرتے میں آخر کار اس شہر میں آ کر رہنے لگی۔ اور ڈاکٹر کے مکان میں اس خیال سے سکونت اختیار کی۔ کہ وقت پورا ہونے پر میں اس کے زیر حفاظت اس کڑی آزمائش سے گزر سکوں۔ جو مجھ کو درپیش تھی۔ میں اپنے دل کو بہتیرا سمجھاتی تھی۔ پھر بھی کبھی کبھی سینہ میں ایسا ابال اٹھتا کہ اپنے آپ میں نہ رہ سکتی۔ چنانچہ اس طرح کے وقتی جوش کے زیر اثر میں نے جھیل لیمن میں اپنی جان ضائع کرنے کی کوشش۔ مگر قدرت نے آپ کو میری مدد کے لئے بھیج دیا۔ اور اب میں خود بھی اس واقعہ پر غور کرتی ہوں۔ تو یہ سوچ کر دل کو بھاری افسوس ہوتا ہے۔ کہ ایک گناہ کی مرتکب ہونے کے بعد کیوں میں یہ دوسرا جو اس سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ کرنے لگی تھی ... بس یہ ہے میری حکایت۔ جو میں نے آپ کو اپنا عزیز بھائی سمجھ کر بے کم و کاست بیان کر دی ہے اور اب آخر میں اتنا ہی اور کہنا چاہتی ہوں۔ کہ اگر اس کام کے سلسلہ میں جسے آپ سرانجام دینا چاہتے ہیں۔ میری خدمات آپ کے کسی کار آمد ہو سکیں تو میں اس کے لئے ہر وقت حاضر ہوں۔"

"میڈم میں تو دل سے شکر گزار ہوں۔ کہ آپ نے مجھ ناچیز کو اس قابل سمجھا۔ کہ آپ کا محرم راز بن سکوں" جوسیلن لونگس نے جواب دیا۔ میرے کام کا تعلق جیسا میں نے پیشتر آپ کو اشارتاً بتا دیا تھا۔ بدنصیب شہزادی کو سازش کے اس جال سے بچانے کے سوال سے ہے۔ جو اس کے گرد بڑی مضبوطی کے ساتھ پھیلا یا گیا ہے۔ لیکن چونکہ مجھ کو معلوم ہے کہ وہ تین سیاہ کار لڑکیاں اور ان جن کا نام ہے۔ ہر وقت شہزادی کے آس پاس رہتی ہیں۔ اس لئے امر غور طلب یہ ہے کہ میں کھلم کھلا شہزادی سے مل کر سارے خطرات کا حال کیونکر اس سے بیان کروں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ وہ اور ان بہنیں مجھ کو کسی حال میں شہزادی سے ملنے کا موقعہ نہ دیں گی۔ بہرحال میں سوچ رہا ہوں۔ کہ مجھے اس بارہ میں کیا ترکیب کرنی چاہیئے ہاں اگر صورت حالات ایسی پیدا ہوئی کہ مجھے آپ سے امداد حاصل کرنی پڑی تو پھر میں بے دریغ ساری کیفیت آپ سے بیان کر دوں گا۔ کیونکہ یقین فرمایئے جس طرح آپ مجھے اپنا بھائی سمجھتی ہیں۔ اسی طرح میں بھی آپ کو اپنی عزیز بہن تصور کرتا ہوں"

باب - ۶

حرص کا شکار

دوسرے دن صبح کو مسز رابرٹس نے اپنا ناشتہ تنہا اپنے کمرہ میں تناول کیا۔ وجہ یہ کہ شب گزشتہ کو دیر تک جاگتے رہنے کے باعث۔ نیز ان گہری

پریشانیوں کی وجہ سے جو اپنی دردناک سرگزشت بیان کرنے سے اس کے دل کو لاحق ہوئی تھیں۔ وہ بہت دیر کر کے سوئی اور کافی دن چڑھے اٹھی تھی۔ یہی باعث تھا کہ لوفتس اور ڈاکٹر مارا ویلی کو ایک علیحدہ کمرہ میں کھانے کی میز پر بیٹھ کر گفتگو کا موقع مل گیا۔

ناشتہ ختم ہونے کے بعد جوسیلن نے ڈاکٹر سے کہا "میں ایک اشد ضروری معاملہ کی نسبت چند سوالات آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ میرے حسب منشاء مفصل جواب دے سکے۔ تو میں ہر طرح کی خدمت بجالانے کو حاضر ہوں"

چونکہ ڈاکٹر مارا ویلی انتہا درجے حریص تھا۔ اور دولت کمانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے دینا نہ چاہتا تھا۔ اس لئے وہ جھٹ آمادہ ہو گیا۔ اور لوفتس کو اپنے علیحدہ کمرہ میں لے جا کر کہنے لگا "اب فرمائیے وہ کس طرح کے سوالات ہیں۔ جن کا جواب آپ مجھ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں"

جوسیلن نے تھوڑی دیر سوچتے رہنے کے بعد اظہار مدعا ان لفظوں میں کیا "آپ چونکہ پیشہ ور طبیب ہیں اس لئے یقیناً بعض موقعوں پر آپ کو اپنی طبی خدمات انتہائی رازداری کے ساتھ بھی سرانجام دینی پڑتی ہوں گی۔ اب میں جو بات دریافت کیا چاہتا ہوں۔ یہ ہے۔ کیا حال میں کوئی ایسا واقعہ آپ کو پیش آیا۔ جب اس طرح کی خدمات کے صلہ میں آپ کو غیر معمولی زیادہ فیس ادا کی گئی ہو؟ اس کے ساتھ ہی میں عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر آپ ساری کیفیت سچ سچ بیان کردیں۔ تو جو رقم بطور معاوضہ آپ کو اس موقعہ پر ادا

کی گئی تھی۔ میں اس سے دوگنا تگنا دینے کو آمادہ ہوں۔ اطمینان فرمایئے میرے مالی وسائل ہر طرح اچھے ہیں۔ اور میں یہ الفاظ لاف زنی کے طور پر نہیں کہتا۔"

"آہستہ! میرے دوست آہستہ!" ڈاکٹر نے دل ہی دل میں خوش ہوتے ہوئے جواب دیا۔ "آپ کا سوال چونکہ جامع اور وسیع ہے اس لئے جب تک آپ اس کو کسی محدود پیرایہ میں پیش نہ کریں میں کوئی فیصلہ کن جواب نہیں دے سکتا۔ یوں تو بے شمار اونچے خاندانوں کے راز میرے سینہ میں محفوظ ہیں جن میں خاص شہر جنوا۔ ملک جرمنی فرانس، اٹلی اور آپ کی سرزمین انگلستان کے کئی آسودہ گھرانوں کا تعلق ہے۔ پس میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ کا مقصد کس قسم کے واقعہ کا حال دریافت کرنے کا ہے۔"

"غالباً جو گفتگو پیشتر ہمارے درمیان ہوئی تھی۔" جوسلین نے اس کے جواب میں کہنا شروع کیا۔ "اس کی بنا پر اتنا بہرحال آپ نے معلوم کیا ہوگا۔ کہ میرے اس جگہ آنے کا مقصد اس شہزادی کے بارہ میں جو مضافات شہر میں سکونت پذیر ہے۔ چند باتیں تحقیق کرنا ہے۔ میرے خیال میں اس سے آپ میرے سوال کی نوعیت کا بھی کچھ نہ کچھ اندازہ کر سکتے ہیں۔" اتنا کہہ کر اس نے جیب سے ایک پاکٹ بک نکالی۔ جس میں بہت سے مقامی بنک نوٹ رکھے تھے۔ جوسلین کا مقصد ان نوٹوں کو دکھانے سے یہ تھا۔ کہ ڈاکٹر کے دل کو اس کی نیک نیتی کے بارہ میں پورا یقین ہو جائے۔

"اچھا تو سنئے۔ ایک اس قسم کا راز جس کی طرف آپ نے اشارہ

کیا ہے۔ بیشک مجھ کو معلوم ہے" ڈاکٹر مارا ویلی نے جواب دیا" اور وہ راز شہزادی کی اپنی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ تقریباً تین ہفتے گزرے مجھے ان کی کوٹھی پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اور اس موقعہ پر شہزادی کے بطن سے ایک مردہ بچہ پیدا ہوا تھا"

جوسیلین لوفنس ان لفظوں کو سن کر ہکا بکا رہ گیا۔ اگر یہ شخص واقعی اپنے چشم دید حالات بیان کر رہا تھا۔ تو شہزادی کے متعلق بہترین رائے رکھنے کے باوجود اس کو بھی اپنے خیالات بدلنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ تاہم وہ چونکہ اس معاملہ کی نسبت پورا کھوج لگانے کا مصمم ارادہ کر چکا تھا۔ اس نے ڈاکٹر سے ساری حقیقت بیان کرنے کی درخواست کی۔

اس پر مارا ویلی نے بیان کیا کہ "جس کمرہ میں بچہ پیدا ہوا۔ اس میں ہر طرف سیاہ پردے لٹکائے گئے تھے۔ اور زچہ کے چہرہ پر بھاری نقاب پڑی تھی۔ اس کے ساتھ میری اپنی آنکھوں پر بھی پٹی باندھ دی گئی تھی۔ لیکن میں نے موقعہ پاکر اس پٹی کو ذرا سا اٹھا کر سب حال دیکھ لیا تھا۔ دو اوون بہنوں نے اس موقعہ پر آکر شہزادی کو مخاطب کیا اور اس بارہ میں مبارکباد دی کہ گو بچہ مردہ پیدا ہوا ہے۔ ان کی جان سلامت رہی ہے"

جوسیلین لوفنس پھر سوچ میں پڑ گیا۔ اس کے بعد کہنے لگا۔ "کیا آپ نے کسی موقعہ پر زچہ کی صورت بھی دیکھی تھی"

"افسوس میں نے اس کی صورت نہیں دیکھی۔ البتہ اتنا ضرور جانتا ہوں۔ کہ جو دو لڑکیاں اس موقعہ پر کمرہ میں آئیں۔ ان میں سے

ایک کا نام ایما اور دوسری کا جولیا تھا۔ اور جو عورت میری خدمات حاصل کرنے آئی۔ مسز ریچر اس کا نام تھا"

"میں سمجھا" جوسلین نے پرخیال انداز سے کہا۔ "مگر اب صرف ایک سوال اور پوچھنا باقی ہے۔ آپ کے بیان سے ظاہر ہے کہ ہر قسم کی احتیاط کے باوجود رخصت ہوتے وقت کوئی آپ کے ساتھ نہ گیا۔ اور آپ اکیلے ہی کوٹھی کے باغ سے رخصت ہوئے تھے۔ کیونکہ آپ کے بیان کے مطابق مسز ریچر مردہ بچہ کی لاش کسی دوسری عورت کو سپرد کرنے چلی گئی تھی۔"

"آہ یہ جو کچھ آپ کہتے ہیں۔ بے شک ٹھیک ہے" مارا ویلی نے تسلیم کیا۔ "لیکن درحقیقت یہ ایک بالکل ہی جدا معاملہ تھا۔ جس میں حالات کے زیر اثر کچھ عجیب طرح کی الجھن پیدا ہوگئی تھی۔"

"تو مہربانی کر کے اس دوسرے واقعہ کے حالات بھی بیان کیجئے"

"مسٹر لونٹس مجھے خود اس بارہ میں صرف دھندلی سی معلومات حاصل ہیں۔ تاہم جو کچھ مجھ کو معلوم ہے۔ میں اس سے دریغ نہ کرونگا۔ سب پہلے میں ایک بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ یعنی کچھ اپنی طبی تحقیقات کے سلسلہ میں اور کچھ بعض اور مکاتیب کو جو علم کا سئہ ہر کی تحقیقات کے مرکز ہیں۔ انسانی سر مہیا کرنے کے لئے مردہ آدمیوں کی لاشیں عموماً حاصل کرتا رہتا ہوں۔ اس کام کے لئے مجھے شہر کے دو تین سرکردہ بدمعاشوں سے مدد لینی پڑتی ہے۔ کیبولٹ۔ برنانی اور والڈن۔ جن کے نام ہیں۔ کسی طرح ان لوگوں کا حال دو انگریزوں کو معلوم ہوگیا۔ سمتھ اور ٹامسن جن کے نام تھے۔ اور یہ جانتے ہوئے۔ کہ

ان تین آدمیوں کو روپے کا لالچ دے کر ان سے ہر طرح کی خدمات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ انہوں نے ان کو اس بات کے لئے آمادہ کیا کہ وہ دو لڑکیوں کو جو باغ کے اندر موجود ہوں گی۔ کسی طرح پکڑ کر باہر لے آئیں۔ اور بند گاڑی پر سوار کر کے ان کو لاسین پہنچا دیں جہاں وہ دو نو آدمی سمتھ اور ٹامسن پہلے سے ان کی آمد کے منتظر ہونگے۔ لیکن اس رات کچھ ایسی بھول بھلیاں پیش آئیں۔ کہ وہ لوگ یعنی کبولٹ اور اس کے ساتھی ان دو جوان لڑکیوں کی بجائے غلط فہمی میں پڑ کر مسز ریچرا اور گھر کی ایک دھوبن مسز ہبرڈ کو گاڑی پر لاد کر لے گئے۔ اور سارا عقدہ بعد از وقت اس موقعہ پر کھلا۔ جب ان انگریزوں نے دو پریوں کی جگہ دو چڑیلوں کو سامنے آتے دیکھا۔" اتنا کہکر ڈاکٹر مارا ویلی قہقہہ مار کر ہنسنے لگا۔" بس یہی واقعہ تھا جس کی بدولت مجھے تنہا اس کوٹھی سے رخصت ہونا پڑا۔"

"لیکن بچہ کی اس لاش کا کیا ہوا۔ جسے یہ عورتیں کہیں باہر لے جانا چاہتی تھیں؟"

" اس کا تعلق ایک اور سلسلہ واقعات سے ہے۔ جس کی وجہ سے ایک نوجوان لڑکی رات کے دو اور تین بجے کے درمیان جھیل کے ساحل پر مشتبہ حالات میں پکڑی گئی تھی۔ اس نے پولیس کے روبرو اپنا نام ایما اوون بیان کیا تھا۔ اور آخر کار وہ ایک مقامی بزاز کی ضمانت دے کر رہا ہوئی تھی۔"

"تو اس صورت میں آپ مجھے اس بزاز کا نام اور پتہ بتا دیں۔ اور اس کے علاوہ یہ بھی بتائیں۔ کہ وہ تین آدمی کبولٹ اور اسکے ساتھی

کہاں پائے جا سکتے ہیں؟"

اس پر پارا ویلی نے ایک پرزہ کاغذ پر بزاز کا نام اور پتہ لکھ کر دے دیا۔ اور اس کے بعد کہا: "یہ لوگ اولن تو جھیل کے ساحل پر پرانے گھاٹ کے قریب نصف شب کے بعد عموماً جایا کرتے ہیں۔ لیکن اگر آپ ان سے کسی محفوظ تر مقام پر ملاقات کرنا چاہتے ہوں۔ تو پھر میں آپ کو ایک شراب خانہ کا پتہ بتاتا ہوں۔ اس جگہ وہ ضرور آپ کو مل جائیں گے۔"

ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ خادمہ مادو لٹا دروازہ پر دستک دیکر اندر آئی۔ اور ڈاکٹر سے کہنے لگی: "ایک شخص فلاں ہوٹل سے جس میں زیادہ تر انگریز مسافر رہتے ہیں۔ آپ کو ملانے آیا ہے۔" اس پر ڈاکٹر مارا ویلی عذر خواہی کے چند الفاظ کہہ کر رخصت ہو گیا۔ اور چونکہ جوسیلن کو بھی بعض ضروری چٹھیاں تحریر کرنی تھیں۔ اس لئے وہ اپنے کمرہ میں چلا گیا۔

باب ۔ ۷

نیا مہمان

دوپہر تک جوسیلن اپنے ہی کمرہ میں رہا۔ لیکن اس کے بعد شب گذشتہ کی ملاقات کے سلسلہ میں وہ پھر مسز راہرٹس سے ملنے اس کے کمرہ میں چلا گیا۔ وہ اس وقت فکر و غم کی حالت میں ایک صوفہ پر بیٹھی تھی۔ اور

اس کے چہرہ کی زرد فام رنگت دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا کئی دن کی بیمار ہے۔ جوسیلن نے اس کے متعلق ذکر چھیڑا۔ تو المناک لہجہ میں کہنے لگی۔

"میں اچھی ہوں۔ صرف کل کے واقعات نے کچھ اس طرح کی ذہنی کوفت پیدا کر دی ہے۔ جس کا اثر آپ میری عام حالت میں دیکھ رہے ہیں۔ تاہم فکر کی بات نہیں۔ امید ہے۔ کل تک ٹھیک ہو جاؤں گی۔"

اس پر جوسیلن نے وہ سب باتیں جو اس کی ڈاکٹر مارا ویلی سے ہوئی تھیں۔ مجمل طور پر بیان کیں۔ لیکن جب اس نے بتایا کہ مسٹر ٹامسن اور مسٹر سمتھ نام کے دو انگریزوں نے کبولٹ اور اس کے ساتھیوں کی خدمات اس سلسلہ میں حاصل کی تھیں۔ کہ وہ دو لڑکیوں کو اس کوٹھی کے باغ سے بھگا کر لے جائیں۔ جس میں شہزادی کی سکونت ہے۔ تو خاتون کی آنکھیں بے اختیار آنسوؤں سے پُر ہو گئیں۔ اس سے قدرتی طور پر جوسیلن کو بڑا تعجب ہوا۔ لیکن پھر اس کو خیال آیا۔ کہ غالباً ان دو انگریزوں میں سے ہی کسی ایک کے مسز رابرٹس سے خفیہ تعلقات ہوں گے۔ اس کی تصدیق جلدی ہی اس خاتون کے اپنے بیان سے ہو گئی۔ جس نے اس کو بتایا کہ "مسٹر سمتھ در حقیقت اس مرد بے وفا کا فرضی نام ہے جس نے مجھ کو برباد کیا۔ اور ایک مجھی پر موقوف نہیں۔۔۔ میں تو خیر سب حال جانتے ہوئے اس بات سے واقف ہونے کے باوجود کہ وہ شادی شدہ ہے۔ ڈوبی تھی۔ لیکن اس شہر کی ایک ناکردہ گناہ بے خبر لڑکی جو اس گھر میں جہاں نام نہاد مسٹر سمتھ کی سکونت تھی۔ اور جس سے اس ظالم نے اظہار محبت شروع کر دیا تھا۔ اس بھول میں پڑ کر اپنا آپ تباہ کر بیٹھی۔

کہ وہ کوئی درجہ اوسط کا انگریز ہے۔ جو مزدور اس سے شادی کریگا"
ان حالات کو سن کر جوسیلین کے دل کو اور بھی زیادہ قلق ہوا۔ پرخیال انداز سے کہنے لگا "اگر یہ کیفیت مسٹر سمتھ کی ہے تو مسٹر ٹامسن کی بھی اس سے جدا نہیں ہوسکتی۔ اور وہ دو لڑکیاں جن کو یہ لوگ اغوا کرنا چاہتے تھے۔ غالباً شہزادی کے عملہ کی دو ادون ہنیں ہونگی"
ابھی ان میں یہ گفتگو ہو رہی تھی۔ کہ ڈاکٹر مارا ویلی اس کام سے فارغ ہو کر جس کے لئے وہ مادولٹا کے کہنے سے ایک ہوٹل میں گیا تھا واپس آگیا۔ اور اندر آتے ہی کہنے لگا "میڈم" میں خوشخبری عرض کرتا ہوں۔ آپ ہی کے ملک انگلستان کی رہنے والی ایک اور خاتون میرے ہاں سکونت اختیار کرنا چاہتی ہیں۔ امید ہے۔ ان کی صحبت میں آپ کا وقت زیادہ خوشی سے گزرا کرے گا۔ مسز مونٹیگو ان کا فرضی نام ہے اور وہ چاہتی ہیں۔ کہ اسی نام سے ان کو مخاطب کیا جائے۔ میری رائے میں یہ ہر طرح کافی ہوگا۔ کیونکہ ہمیں کسی کے نجی معاملات کو کریدنے کی حاجت نہیں"
اس کے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر مارا ویلی اور لوفٹس دونو مسز رابرٹس کے کمرہ سے رخصت ہو گئے۔ ڈاکٹر اپنے دفتر میں بیٹھ کر کسی کام میں مشغول ہو گیا۔ اور جوسیلین اپنے کمرہ میں چلا گیا۔
اس کے کوئی دو گھنٹے بعد وہ خاتون جس کا ذکر ڈاکٹر نے کیا تھا یعنی مسز مونٹیگو ہوٹل سے ڈاکٹر کے مکان پر آگئی۔ اور خادمہ مادولٹا اسکا سامان ایک علیحدہ مقام پر رکھ کر اسے مسز رابرٹس کے کمرہ میں چھوڑنے آئی۔
لیکن جونہی خادمہ نے پیٹھ موڑی۔ اور دونو عورتیں کمرہ میں تنہا رہ

گئیں تو دونو کے منہ سے بے اختیار کلمات حیرت نکلے۔

"کیا یہ ممکن ہے؟" ایک نے بے تابانہ پوچھا

"میں خود یہ سوچ کر حیران ہوں ... کیا یہ ممکن ہے؟" دوسری نے بھی کہا۔

لیکن حیرت اور پریشانی کا یہ احساس جلد ہی زائل ہو گیا۔ جس کے بعد مسنر رابرٹس دوستانہ مصافحہ کے لیئے ہاتھ آگے نکالے۔ اس خاتون کی طرف بڑھی اور کہنے لگی۔

"ہماری یہ ملاقات کچھ اس طرح کے مخصوص حالات میں ہوئی ہے کہ جن کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے درمیان کسی طرح کی عداوت باقی نہ رہنی چاہیئے۔"

"مجھ کو منظور ہے۔" مسنر مونٹیگو نے جواب دیا۔ اور اس کے بعد دونو نے سچی محبت سے مصافحہ کیا۔

لیکن فی الحال ہم ان کو ایک دوسرے سے باتیں کرتا چھوڑ کر بعض اور معاملات کا ذکر کرتے ہیں۔ جن کی تفصیل اس داستان کے سلسلہ میں ضروری ہے۔

باب - ۸

جوسلین میدانِ عمل میں

جب رات ہو گئی۔ تو جوسلین لونٹس ایک کرایہ کی گاڑی پر سوار ہو

کر ان معاملات کی تحقیقات کرنے چلا۔ جو اس کو در پیش تھے۔ سب سے پہلی بات اس کے نزدیک دریافت طلب یہ تھی۔ کہ ٹامسن اور سمتھ کے فرضی ناموں کے پردہ میں کون کون لوگ پوشیدہ تھے۔ اس کا حال شہر کے ٹاؤن ہال سے بہتر معلوم کیا جا سکتا تھا۔ اور چونکہ ممالک یورپ میں اس طرح کے دفاتر جو خدمت عامہ سے تعلق رکھتے ہیں، دن رات کھلے رہتے ہیں۔ اس لئے جب اس نے رات کے نو بجے کے عمل پر دفتر میں پہنچکر اس محرر کو جو اس جگہ بیٹھا تھا۔ معاوضہ کے طور پر کچھ نقدی پیش کی اور اس کے ساتھ ہی ٹامسن اور سمتھ نام کے دو شخصوں کے حالات جو ان کے ہاں درج رجسٹر تھے۔ معلوم کرنے کی خواہش ظاہر کی تو سب کام بڑی آسانی سے ہو گیا۔ اور کلرک اس بارہ میں ہر طرح کی امداد کے لئے فوراً آمادہ نظر آنے لگا۔

تھوڑی تلاش کے بعد جس کے دوران میں محرر نے مسکراتے ہوئے اس بارہ میں کچھ اظہار خیال کیا۔ کہ " یہ دو نام آپ کے اہل ملک میں نہایت عام ہیں۔ اور اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو اس موقعہ پر یہ نام فرضی اختیار کئے گئے تھے" آخر کار رجسٹر کی پڑتال کرکے وہ مقام نکالا۔ جس میں ٹامسن کا حال درج تھا۔ اور اس کے بعد لکھی ہوئی یا دداشت کی بنا پر حسب ذیل معلومات مہیا کیں:۔

" یہ شخص اٹلی سے اس شہر میں وارد ہوا تھا۔ کچھ عرصہ میلان میں بھی دیکھا گیا۔ روپیہ پیسہ اس کے پاس کافی تھا۔ لیکن تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ وہ کسی قسم کی سیاسی تحریک سے تعلق نہیں رکھتا۔ ایک انگریز سیاح کی زبانی جانا گیا۔ کہ اس کا اصلی نام کرنیل مال پاس ہے۔ اور وہ اپنے وطن

میں اچھی شہرت نہیں رکھتا۔ اس جگہ بھی وہ زیادہ تر تنہائی میں وقت گزارتا تھا۔ تاہم کسی دوکاندار یا ہوٹل والے کو اس کے برخلاف شکایت کا موقعہ نہیں ملا۔ کئی مرتبہ اس کوٹھی کے پاس پھرتا دیکھا گیا۔ جس میں شہزادی کی سکونت ہے۔ دو تین مرتبہ اس کو دیوار پھاند کر اندر جاتے بھی دیکھا گیا۔ اور معلوم ہُوا۔ کہ بعض اوقات اس نے ساری ساری رات کوٹھی میں گزاری۔ لیکن چونکہ پولیس کو اس سے کسی قسم کی شکایت نہ تھی اس لئے صرف نگرانی کا عمل کافی سمجھا گیا۔ اس سے زیادہ کسی قسم کی کارروائی نہیں کی گئی۔ آخر جب اس شہر سے رخصت ہُوا تو سب کا حساب بیباق کر گیا۔ کوئی آدمی ایسا نہیں جسے روپیہ نہ ملنے کی شکایت ہو۔"

"بس صاحب یہ سارے حالات ہیں۔ جو ہمارے رجسٹر میں آپ کے فرضی مسٹر تامسن کے بارہ میں درج ہیں" محرر نے آخر کار کہا۔

اس پر جوسیلن نے سمتھ کے حالات بتائے جانے کی بھی درخواست کی۔ جس کے بعد محرر نے یہ تفصیل پڑھ کر سنائی:۔

"اٹلی سے براستہ سیوائے اس شہر میں وارد ہُوا۔ خیال کیا جاتا ہے اپنے ملک میں وہ ایک خطاب یافتہ امیر ہے۔ اور ارل آف کارون کا نام رکھتا ہے۔ کوئی سیاسی مقصد در پیش نہیں۔ روپے کی افراط ہے۔ گاہ بگاہ کوٹھی کے آس پاس پھرا کرتا ہے۔ جس میں شہزادی کی سکونت ہے، معلوم ہوتا ہے۔ کسی خاتون سے ملنے آتا ہے۔ اگرچہ پولیس تحقیق نہیں کر سکی وہ خاتون کون ہے۔ ایک دو مرتبہ اس کو دیوار پھاند کر اندر جاتے بھی دیکھا گیا۔ اور چند راتیں اس نے کوٹھی میں بسر کیں۔ کسی طرح کی مداخلت پولیس کی طرف سے نہیں کی گئی۔ رخصت ہُوا تو سب قرضے ادا کر کے گیا تھا۔۔"

سارے حالات سن کر جوسیلن کے لئے یہ معلوم کرنا دشوار نہ ہوا۔ کہ یہ دونو آدمی کارون اور مالپاس شہزادی کے برخلاف عمل میں لائی ہوئی سازش کے سلسلہ میں کسی قسم کی کارروائی کرنے اس جگہ آئے تھے۔ اس کو پہلے سے معلوم ہو چکا تھا۔ کہ ارل جولیا اودون سے تعلقات رکھتا تھا۔ پس ان لڑکیوں کے عام چال چلن کو دیکھتے ہوئے اس کے لئے اس نتیجہ پر پہنچنا سہل ہو گیا۔ کہ مال پاس کا ضرور کسی دوسری بہن سے پوشیدہ تعلق تھا۔ لیکن ان ساری باتوں کا شہزادی کی ذات سے کیا واسطہ ہو سکتا ہے؟ یہ بات اسکی سمجھ میں نہ آتی تھی۔

دفتر میں بیٹھے بیٹھے ایک اور خیال جو اس کے دل میں پیدا ہوا۔ یہ تھا۔ کہ اس سرکاری رجسٹر میں اس واقعہ کا حال بالکل درج نہیں جس میں کبولٹ؟ اور اس کے ساتھیوں نے دو لڑکیوں کو جو بظاہر دو اودون بہنیں تھیں۔ اغوا کرنے کی کوشش کی تھی۔ بظاہر پولیس کو اس واقعہ کا حال معلوم نہ ہو سکا تھا۔ بہرحال اتنا ظاہر تھا۔ کہ ارل اور مال پاس کی خواہش درحقیقت جولیا اودون اور اس کی ایک بہن کو اغوا کرنے کی تھی۔ لیکن کسی غلط فہمی کی وجہ سے جیسا ڈاکٹر مارا ویلی نے بیان کیا تھا۔ وہ لوگ دو بڈھی عورتوں مسز ریجر اور مسز ہبرڈ کو گاڑی پر سوار کر کے لے گئے تھے۔

خیر جہاں تک اس دفتر سے حصول معلومات کا تعلق تھا۔ جوسیلن جو کچھ معلوم کرنا تھا۔ کر چکا۔ اب امر غور طلب یہ تھا۔ کہ اس کو اس سلسلہ میں اگلا قدم کس طرف اٹھانا چاہیئے...؟

باب - ۹

بدنصیب ننھی سی لاش

رات کے گیارہ بجے تھے۔ کہ جوسیلن لوفٹس ٹاؤن ہال سے چل کر پیدل ہی جھیل کی سمت میں روانہ ہُوا۔

رات نکھری ہوئی اور صاف تھی۔ آسمان پر چاند پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ لیکن جھیل کے وسیع قطعہ آب پر دھند کی ایک ایسی چادر چھائی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے گردونواح کی چیزیں بخوبی نظر نہ آتی تھیں۔

اس دھند لکے سے فائدہ اٹھا کر محتاط پیرایہ میں چلتا وہ جھیل کے کنارے کنارے اس مقام کی طرف ہو لیا۔ جہاں کسی زمانہ کے بنے ہوئے گھاٹ کے کھنڈر موجود تھے۔ اونچی اونچی لکڑیوں کے ستون اور ان کے اوپر ایک سالخوردہ چھت پڑی ہوئی تھی۔ وہ اس مقام سے تھوڑے فاصلہ پر ہی تھا کہ ناگاہ تین آدمی اس کو اندھیرے سے نکل کر عمارت کی چھت پر چڑھتے نظر آئے۔ وہ کچھ اس طرح کی بولی میں گفتگو کرتے تھے۔ جس کا مطلب جوسیلن کی سمجھ میں خاک نہ آتا تھا۔ بہر حال وہ ایک مقام پر چھپ کر کھڑا ہو گیا۔ تاکہ دیکھے۔ ان لوگوں کا طریق کار کیا ہے۔ آواز کی بنا پر اس نے معلوم کیا۔ کہ انہوں نے کسی طرح کے آہنی اوزار رسوں سے باندھ کر پانی میں لٹکائے۔ اور ان کو ادھر ادھر ہلانا شروع کیا۔ دفعتاً ایک کے منہ سے اطمینان کی آواز نکلی۔ اور چونکہ عین اس موقعہ پر ہوا ایکایک تیز وتند

چلنے لگی۔ اور اس سے دھند منتشر ہونی شروع ہو گئی تھی۔ اس لئے چاند کے اوجالے میں جوسیلن نے دیکھا۔ ان لوگوں نے پانی کے اندر سے ایک لاش نکال کر کنارے پر ڈال دی ہے۔

اس موقعہ پر وہ بے دھڑک چلتا ان لوگوں کے پاس جا پہنچا۔ جونہی کبولٹ نے اس کو دیکھا۔ تو اس خیال سے گھبرا گیا۔ کہ پولیس کا کوئی مخبر یا جاسوس نہ ہو۔ پس اس نے وہیں سے آواز دی "ٹھہرو۔ تم کون ہو۔ اور کیا لینے آئے ہو؟ کیا خودکشی کا ارادہ ہے۔ یا پولیس کے محکمہ سے تعلق رکھتے ہو؟"

"میں نہ پولیس کا آدمی ہوں۔ اور نہ خودکشی کے لئے آیا ہوں" جوسیلن لونٹس نے جواب دیا۔ "مجھے ایک آدمی کی تلاش ہے۔ جس کا نام کبولٹ بتایا گیا تھا تم میں سے کس کا یہ نام ہے؟"

"اس کا جواب بعد میں دیا جائے گا" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "پہلے یہ بتاؤ تم دوست کی حیثیت میں آئے ہو یا دشمن کی؟"

"میں دشمن ہرگز نہیں" جوسیلن نے جواب دیا "اور تمہارے مزید اطمینان کے لئے یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ مجھے تم لوگوں کا پتہ ڈاکٹر مارا ویلی کی زبانی معلوم ہوا تھا"

"آہ تب تم بیشک آگے آ سکتے ہو" کبولٹ نے جواب دیا "میں ہی وہ آدمی ہوں۔ جس کی تم کو تلاش ہے۔ اور یہ دونوں ہرنانی اور والڈن میرے نائب ہیں"

"تو سنو" جوسیلن نے پاس آ کر کہنا شروع کیا اور اتنے میں وہ تینوں آدمی بھی اس کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے "مجھ کو بتایا گیا ہے

کہ تم لوگ معقول معاوضہ ملنے پر ہر طرح کی خدمت گزاری کے لئے تیار رہتے ہو۔ خواہ وہ کام دو عورتوں کو کسی کوٹھی کے احاطہ سے بھگا کر لے جانے کا ہو۔ یا پانی میں ڈوبی ہوئی لاش نکالنے کا۔ بہر صورت اگر تم میرا بھی ایک کام کر دو۔ تو میں تمہیں معقول معاوضہ ادا کر سکتا ہوں دیکھو یہ میرے پاس بیس طلائی سکے ہیں۔ جو میں خوشی سے تم کو ادا کرتا ہوں تم چاند کی روشنی میں ان کے کھوٹے کھرے کی پہچان کر سکتے ہو؟

"ہمیں اس بارہ میں کوئی تشویش نہیں۔ کہ آپ ہمیں کھوٹے سکے دیں گے" کبولٹ نے روپیہ ہاتھ میں لے کر حریصانہ انداز سے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا: "معاوضہ ہم کو منظور ہے۔ اب کام کی نوعیت معلوم ہونی چاہیئے"

"کام صرف اتنا ہے۔ کہ آج سے قریباً تین ہفتے پیشتر ایک نومولود بچہ کی لاش نلالین کے ٹکڑے میں لپیٹ کر اس جھیل میں ڈالی گئی تھی۔ میں چاہتا ہوں تم لوگ اپنے آلات کی مدد سے وہ لاش نکال کر میرے حوالہ کر دو۔ اگر تم اپنی کوشش میں کامیاب ہو گئے۔ تو میں اس روپے کے علاوہ جو پیشتر ادا کر چکا ہوں۔ اتنا ہی اور دے دوں گا۔ اگر تمہیں کامیابی نہ ہوئی۔ تو چپ چاپ چلا جاؤں گا۔ بتاؤ کیا منظور ہے؟"

اس پر تینوں آدمی دبی آواز میں کچھ مشورہ کرنے لگے۔ لیکن اگر کسی طرح کی حیل و حجت ان میں سے کسی کی طرف سے کی بھی گئی۔ تو دوسروں نے روپے کے لالچ سے اس کی دہن دوزی کر دی۔ مختصر یہ کہ وہ اس کام میں مدد دینے پر آمادہ ہو گئے۔ پھر ایک مرتبہ انہوں نے اپنے آلات پانی میں ڈالے اور دو یا تین ناکام کوششوں کے بعد آخرکار ایک چھوٹا

سا پلندہ جس کے ساتھ پتھر کا ٹکڑا بندھا ہوا تھا۔ نکالنے میں کامیاب ہوگئے۔
وہ کپڑا جس میں بدنصیب بچہ کی لاش لپٹی ہوئی تھی۔ کیچڑ وغیرہ کی وجہ سے بے حد ناصاف تھا۔ اس پر کبولٹ کے ساتھیوں میں سے ایک نے کینوس کا ایک ٹکڑا اپنی طرف سے جوسیلن کو پیش کیا۔ تاکہ وہ اس پلندہ کو اس میں باندھ کر اپنے ساتھ لے جا سکے۔ اور اس نفرت انگیز چیز کو ہاتھ سے چھونے پر مجبور نہ ہو۔ یہ سب ہو چکا۔ تو جوسیلن نے بیس طلائی سکے دوبارہ کبولٹ کو ادا کئے۔ اور ان لوگوں سے رخصت ہو کر وہی چھوٹا پلندہ جس کی اس کو تلاش تھی۔ ہاتھ میں لئے ڈاکٹر مارادیلی کے مکان کی طرف روانہ ہوا۔ کیونکہ وہیں اس کی سکونت تھی۔

رستے میں کوئی غیر معمولی واقعہ پیش نہ آیا۔ اور وہ پوری حفاظت کے ساتھ ڈاکٹر کے مکان تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔

باب ۔ ۱۰

سُراغ

جس وقت جوسیلن مکان پر پہنچا۔ تو دستک کی آواز سن کر خود ڈاکٹر مارا ویلی دروازہ کھولنے آیا۔ جوسیلن لونٹس نے اس کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ اور دبی آواز میں پوچھا: "کیا گھر میں سب آدمی سو گئے؟"
"میرے خیال میں اب کوئی بیدار نہ ہوگا۔ سب اپنے کمروں میں

پڑے سوتے ہیں۔۔۔ لیکن آپ کہاں گئے تھے؟۔۔۔ اور آپ کے ہاتھ میں یہ کیا چیز ہے؟"

"اس کا حال عنقریب میں آپ کو بتاؤنگا" جوسیلن نے جواب دیا۔ "تاہم آپ کے لئے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ میں پیشتر آپ سے کہہ چکا ہوں۔ کہ مجھے آپ کی ذات سے مطلق عداوت نہیں۔ ایک خاص طرح کی تحقیقات مجھ کو درپیش ہے۔ اور میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ اس کے سلسلہ میں میں آپ کی ذات پر کسی طرح کا حرف نہ آنے دونگا"

"چلئے اس سے میرا اطمینان ہو گیا" ڈاکٹر نے اس کے جواب میں ایک لمبا سانس بھر کر کہا "اب آئیے میں آپ کو ایک علیحدہ کمرہ میں لے چلتا ہوں"

اس جگہ پہنچکر جوسیلن نے کینوس کے ٹکڑے میں بندھا ہوا وہی نفرت انگیز اور ناپاک پلندہ میز پر رکھا۔ اور اس وقت دیکھا گیا۔ کہ بچہ کی ننھی لاش ایک خوشنما زنانہ رومال میں بندھی ہوئی اور اسکو بوجھل بنانے کے لئے پتھر کا ایک وزنی ٹکڑا اس کے ساتھ رکھ کر باندھا گیا تھا۔ ململ کا وہ رومال عرصہ دراز تک پانی کے نیچے کیچڑ میں پڑا رہنے کے باعث بہت میلا اور گندا ہو گیا تھا۔ اس لئے جوسیلن نے ڈاکٹر سے کہکر پانی کا ایک برتن منگایا۔ تاکہ کپڑے کو اس میں صاف کرکے دیکھا جا سکے۔ ان سب تیاریوں کو مکمل کرکے جوسیلن نے رومال کی گرہ کھولی۔ ایک بہت چھوٹی سی لاش جیسی کسی نومولود بچہ کی ہو سکتی ہے۔ اس میں بندھی تھی۔ اور اس کے پاس ہی ایک پتھر رکھا ہوا تھا۔ لاش کی صورت اتنی بگڑ گئی تھی۔ اور بھیانک تھی۔ اور اس سے اتنی تیز بدبو آتی تھی۔ کہ عرصہ دراز تک اس کے پاس بیٹھنا ناممکن تھا۔ لیکن فرض کی اہمیت اس بات کا تقاضا کرتی

تھی۔ کہ اس کام کو خواہ وہ کتنا ہی ناپسندیدہ کیوں نہ ہو مکمل کیا جائے۔
پس جوسیلین نے جس طرح ممکن ہوا۔ اس لاش اور پتھر کو اٹھا کر ایک علیحدہ مقام پر رکھا۔ پھر اس کپڑے کے ٹکڑے کو جس میں بچہ کی لاش بندھی تھی۔ پانی کی اس ناند میں اچھی طرح دھویا۔ جو اس نے ڈاکٹر مارادیلی سے کہکر منگائی تھی۔ ایک دو مرتبہ دھونے سے جب کپڑا اچھی طرح صاف ہو گیا۔ تو لونفس نے بغور اس کے کناروں کو دیکھنا شروع کیا یہاں تک کہ ایک کونے میں اس کو انگریزی کے حروف ای۔ او۔ رنگین سوتی دھاگے سے بنے ہوتے نظر آئے۔

یہ دو حرف ڈاکٹر مارادیلی کو دکھاتے ہوئے اس نے پراسرار لہجہ میں کہا۔
" کہیئے آپ کی کیا رائے ہے۔ کیا یہ دو حرف۔ ایلا اوون کا اختصار نہیں؟"
" بے شک ان سے یہی نام ظاہر ہوتا ہے "
" اچھا تو آپ اس بات کے گواہ رہیں۔ کہ لاش جس رومال میں بندھی ہوئی پائی گئی۔ اس پر ایلا اوون کا نام درج تھا "
" لیکن میرے خدا۔ کیا آپ اس معاملہ کو عدالت انصاف تک لیجانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ ... مہربانی سے کوئی ایسی بات نہ کیجیئے۔ جس سے میری بدنامی ہو "
" آپ بالکل نہ ڈریں۔ میں ہرگز کوئی ایسی کارروائی نہ کرونگا۔ جس کا اثر آپ کی ذات پر پڑے۔ تاہم میرے لئے یہ تحقیق کرنا ضروری ہے۔ کہ اس گہری سازش کی تہ میں کس کس کا ہاتھ کام کرتا تھا "
اتنا کہہ کر جوسیلین لونفس نے فلالین کا وہ ٹکڑا اٹھایا۔ جو سوتی رومال کے اندر لاش کے گرد لپٹا ہوا تھا۔ کیونکہ جیسا اس داستان کے

پڑھنے والوں کو معلوم ہوگا۔ بچے کی لاش ابتدا میں اسی فلالین کے ٹکڑے میں لپٹی گئی تھی۔ ایما اوون نے بعد ازاں اس کو اپنے رومال میں باندھ کر جھیل میں پھینکا تھا۔

اس ٹکڑے کو صاف کر کے دیکھا گیا۔ تو اس پر اے۔ او کے دو حرف نظر آئے۔

"کیا اس کے معنے اگاتھا اوون کے نہیں ہیں؟"

"ضرور یہی ہوں گے!" مارا ویلی نے رکتے رکتے تسلیم کیا۔ اور اب دفعتاً اس کے دماغ میں ایک نئی روشنی پیدا ہونی شروع ہوئی اور وہ پرخیال انداز سے بولا "میرے خدا کیا درحقیقت آپ کا خیال یہ ہے۔ کہ یہ مردہ بچہ شہزادی کے بطن سے پیدا نہ ہوا تھا..."

"ہاں میرا اس بارہ میں کامل یقین ہے۔" لوفٹس نے جواب دیا۔ "درحقیقت ایک بڑی گہری سازش شہزادی کو بدنام کرنے کے لئے عمل میں لائی گئی ہے۔ جس میں ان تین سیاہ کار بہنوں کا ہاتھ کام کرتا نظر آتا ہے۔ اب میں آتنا ہی اور چاہتا ہوں۔ کہ آپ ہر معاملہ میں میری صلاح پر عمل پیرا ہوں۔ پھر آپ پر کوئی مصیبت نہ آئے گی۔ اور میں یہ بھی معلوم کر لوں گا۔ کہ معاملہ کی اصل حقیقت کیا تھی۔"

مارا ویلی نے جو اس وقت تھر تھر کانپ رہا تھا تعمیل کا وعدہ کیا جس کے بعد جوسیلن کچھ سوچ کر کہنے لگا۔

"ایک مرتبہ آپنے فرمایا تھا۔ کہ آپ اپنے مکان کے کسی علیحدہ کمرہ میں لاشوں کی چیر پھاڑ کیا کرتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ فی الحال اس لاش کو اسی کمرہ میں رکھ دیا جائے۔ بعد میں جو کچھ مناسب ہوگا کیا جائیگا۔"

اس پر ڈاکٹر مارا ویلی جلتی ہوئی شمع ہاتھ میں لے کر آگے آگے ہولیا اور جوسلین بچہ کی لاش صاف کپڑے میں باندھ کر اس کے پیچھے چلنے لگا۔ جیسا اس کا خیال تھا۔ ڈاکٹر اس کو اسی کمرہ میں لے گیا۔ جس میں پیشتر ایک موقعہ پر جوسلین نے اس کی لاعلمی میں انسانی سروں کی قطاریں کئی طرح کے کیمیائی آلات اور طبی کتابیں پڑی ہوئی دیکھی تھیں۔

ڈاکٹر نے اس کمرہ کی بعض چیزوں کی طرف اشارہ کر کے انکے متعلق تشریح کی کوشش شروع کی اور وہ جگہ جہاں ہڈیوں کا پنجر کھڑا تھا دکھا کر کہنے لگا۔" یہ ایک بدنصیب سزا یافتہ مجرم کی لاش کا ڈھانچہ ہے جس کے لئے سزائے موت تجویز ہوئی تھی۔ اور اس کا سر گلوٹین کے ذریعہ سے قلم ہوا تھا۔ لیکن میں نے کٹے ہوئے سر کو مضبوط تاروں کی مدد سے دوبارہ بدن کے ڈھانچے سے کس دیا ہے۔ اس لئے لاش سالم نظر آتی ہے ..."

لیکن اس طرح کے معاملات ڈاکٹر مارا ویلی کی اپنی ذات کے لئے خواہ کتنی ہی گہری دلچسپی کیوں نہ رکھتے ہوں۔ جوسلین کو ان سے کوئی لگاؤ نہ تھا۔ اس نے ہاں ہوں کہکر بات ٹال دی۔ لاش کو میز پر رکھا۔ اور جس قدر جلد ممکن ہوسکا۔ کمرہ سے باہر نکل آیا۔

کتاب پنجم ختم ہوئی

کتاب ششم

ثمرۂ گناہ

بدی کی طرف دیکھ احمق نہ بن ؎ برائی سے باز آ بقول حسن
کسی کی بدی تو نہ کر عیب ہے ؎ کہ اس کا خدا عالم الغیب ہے

(اندر سبھا ناٹک)

فروغ کم بضاعت رونق عالم نہیں ہوتا
مہ نو بدر ہو کر نیر اعظم نہیں ہوتا

(اکبر الہ آبادی)

یہ میں نے مانا کہ آج خنجر میرا گلو بھی نہیں رہیگا
مگر میرے قاتل کے اوستم گر ہمیشہ تو بھی نہیں رہیگا

باب ۔ ۱

تین خوبصورت بلائیں

جیسا اس قصہ کے ناظرین نے اندازہ سے معلوم کیا ہوگا ۔ اب مئی کا وہ خوشگوار مہینہ شروع ہو چکا تھا ۔ جب انگلستان ایسے بارد ملکوں کے برخلاف خطہ جنوب میں موسم نہایت معتدل اور موسم بہار کی آمد کے ساتھ ساتھ منظر دلفریب ہونے لگتا ہے ۔ باغوں میں سٹرا بیری ۔ چیری ۔ گوز بیری خوبانی اور آلوچہ وغیرہ پھل لگنے شروع ہو جاتے ہیں ۔ درخت ہریالی چادر اوڑھے نظر آتے ہیں ۔ اور فرش زمین پر لہلہاتے سبزہ کی چادر اطلس چینی اور دیبائے رومی کو ماند کرنے لگتی ہے ۔

ایک ایسی ہی دل خوش کن صبح کو جب ٹھنڈی فرحت بیز ہوا پھولوں سے اٹکھیلیاں کرتی ہوئی چل رہی تھی ۔ اور شاہ خاور تاج مرصع سر پر رکھے کرن کا نیزہ ہاتھ میں لئے مشرق سے نمودار ہو چکا تھا ۔ تین آتش جبیں آب پیکر صورتیں ۔ حسن شیریں اور شباب شگفتہ کے تین بے تمثال نمونے تین نازک بدن ۔ غیرت حور ۔ پارہ آتش لڑکیاں ۔ جن کے حسن تابندہ یا طلعت زیبا کو دیکھ کر بھولے سے خیال نہ آسکتا تھا ۔ کہ دیوتاؤں کو لبھا لینے والے رنگ روپ کے باوجود وہ جرم و عصیاں کے ہر رنگ میں رنگی

ہوئی پوری بداطوار - بدسیرا ور بدکیش ہیں۔ اس کوٹھی کے ایک کمرہ کے بلند
جس میں شہزادی کی سکونت تھی۔ کھلی بالکونی پر بیٹھی فضائے پرسکوت
کا نظارہ لے رہی تھیں۔

ہمارے خیال میں اس قدر تفصیل بیان کرنے کے بعد غالباً یہ کہنے کی
حاجت نہ ہوگی کہ یہ تینوں بدنام اودن بہنیں اگا تھا - ایما اور جولیا تھیں
اگاتھا کے بارہ میں یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ تھوڑا عرصہ پیشتر وضع
حمل کی جس کڑی آزمائش سے اس بدنصیب کو گزرنا پڑا تھا۔ کچھ تو اس
کی وجہ سے اور کچھ مصلحت کے زیر اثر قدرت کو دھوکا دینے کی کوشش
مسز ڈیجر کے مشورہ سے کی گئی تھی - اس کی وجہ سے بھی یعنی ایسی کڑی
حالت سے گزرنے کے بعد ایک دن کے لئے بھی پوری طرح آرام حاصل
نہ کر سکنے کے نتیجہ کے طور پر اس کا چہرہ اب تک زرفام تھا - اور
صحت وشباب کی وہ سرخی جو اس کی بہنوں کے رخ زیبا پر پائی جاتی
تھی۔ اس کے چہرہ سے مفقود تھی۔ لیکن بحیثیت مجموعی تینوں کی شکلیں
دلربا اور دیدہ زیب تھیں گو یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے - کہ ہر چند
ان کی ظاہری صورتیں دلفریب اور روح پرور تھیں۔ تاہم ان خوبصورت
ناگنوں کے سینوں میں گناہ کی آگ اسی طرح چھپی ہوئی تھی۔ جیسے اس
جوالا مکھی پہاڑ کے اندر جس کی چوٹی پر اور اس کے اطراف میں برف
کے برا ذکے گالے جا بجا پھیلے ہوئے نظر آتے ہوں۔

یکایک جولیا پُرمسرت نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی " میں نہیں جانتی
ایسی خوشگوار آب وہوا کو چھوڑ کر کس کا جی سرد اور بے رونق انگلستان
واپس جانے کو چاہتا ہوگا - کم از کم میری تو ہرگز خواہش نہیں "

"تو کیا تم یہیں شہر جنوا میں کسی نیک دل پر اعتماد شوہر کے زیر سایہ رہ کر زندگی گزارنا پسند کرتی ہو؟" ایما نے مست نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" نہ بہن اس سے تو مجھ کو معافی دو۔" جولیا نے مستعدی سے جواب دیا۔ "کیونکہ میں کسی غیر ملکی شخص سے کسی حال میں شادی کرنے کو تیار نہیں۔"

"تو پھر تمہاری دلی خواہش کیا ہے"؟ ایما چھیڑتے ہوئے بولی۔ "دوسری ممکن صورت یہی ہو سکتی ہے۔ کہ تم کسی ذی حیثیت رئیس کے زیر سایہ خوشنما کوٹھی لے کر اس میں رہنے لگو۔"

"لیکن اگر مجھ سے پوچھو۔" اس موقعہ پر بڑی بہن اگاتھا نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔ "تو تم دو نو اس ملک میں آباد ہونا پسند نہ کر سکو گی۔ اس کی وجہ میں بہتر جانتی ہوں۔ اول تو ان اطراف میں کوئی اچھا بر ملنا ہی سخت دشوار ہے۔ جو تم پر کامل اعتماد کر کے ہر طرح کھلی چھٹی دینا منظور کرے۔ رہ گئی دوسری صورت یعنی کسی صاحب حیثیت آدمی کے زیر سایہ رہنے کی۔ تو اس خطہ کے لوگ اتنے بدگمان دیکھے گئے ہیں۔ کہ اگر کسی کے دل میں ذرا سا شک بھی پیدا ہو جائے۔ تو وہ اس بدنصیب عورت کو جو اپنا سب کچھ چھوڑ کر اس کے زیر سایہ رہنا قبول کرتی ہے۔ ہلاک کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔"

"اوہو۔ یہ تو آپ نے بڑا بھیانک نقشہ پیش کیا ہے۔ پھر کیا ہمیں عمر بھر یونہی اکیلے رہنا پڑے گا؟" جولیا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"خیر میں یہ تو نہیں کہتی۔" اگاتھا نے اس کے جواب میں کہنا شروع کیا "غالباً یہ ہوگا۔ کہ جب ہم اپنے حصہ کا فرض ادا کر کے انگلستان واپس

جائیں گی۔ تو شہزادہ کی نظر عنایت سے ہم میں سے ہر ایک کو کوئی مالدار سن رسیدہ شوہر مل جائے گا۔ اور وہ ہر معاملہ میں ہمارے اشاروں پر عمل کرنے کو آمادہ ہوگا۔"

"چلو اتنا بھی ہو جائے تو کیا بُرا ہے۔" ایما نے رائے زنی کرتے ہوئے کہا۔

"مجھ کو یاد ہے۔ کچھ اسی طرح کی باتیں اس چھٹی میں درج تھیں۔ جو ماں نے پچھلے دنوں مسز ریجر کے نام بھیجی تھی۔ اور میرا دل کہتا ہے کہ جن لوگوں کو ہمارے مستقبل سے دلچسپی ہے۔ وہ کسی حال میں ہماری طرف سے غافل نہیں رہ سکتے ..." پھر اس کے بعد دفعتاً "او ہو وقت بہت گزر گیا۔ میرے خیال میں اب ہمیں سر ناشتہ کرنا چاہیئے۔"

اشارہ پاتے ہی تینوں بہنیں کمرہ کے اندر چلی گئیں۔ لیکن جس وقت ایما بڑی بہن کے لباس کی تبدیلی میں مدد دے رہی تھی۔ تو ناگاہ ان میں جوسلین لو فنش کا ذکر چھڑ گیا۔ جس سے واقعہ میں یہ تینوں پہلے ہی واقف تھیں۔ اس پر ایما نے حیرت آمیز لہجہ میں کہا: "میں نے پچھلے دنوں سنا تھا۔ وہ فرانس میں کسی مقام پر زیر حراست ہے۔ خدا جانے رہائی پا گیا۔ یا نہیں؟"

"میرے خیال میں وہ اب تک گرینوبل میں زیر حراست ہوگا۔" اگاتھا نے جواب دیا۔ "ورنہ ضرور ان اطراف میں پھرتا دیکھا جاتا ... مگر جولیا کیا وہ زمانہ یاد ہے۔ جب تم نے لارڈ لنڈن کے فرضی نام سے اس کو مومہت کرنے کی کوشش کی تھی؟"

"ہاں میں بھولی نہیں۔" ایما نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ "لیکن

سچ کہتی ہوں بہن۔ ایسا عقلمند سے دل گردہ کا آدمی بہت کم میرے دیکھنے میں آیا ہے۔ اور ایک مجھ پر کیا موقوف ہے۔ ہم سب نے اپنی باری سے کوشش کی تھی۔ لیکن کیا مجال اس کو لغزش ہوئی ہو۔ اس معاملہ میں تو کارون اور مال پاس اس سے لاکھ درجے اچھے رہے۔ کم از کم ان کو راہ راست پر لانا کبھی ہوشوار ثابت نہ ہوا تھا۔"

"اے بہن خدا کے لئے ان موذیوں کا ذکر نہ کرو۔" جولیا نے فوراً کہا۔ "کہاں تو ان کے یہ دعوے کہ ہم پر جان فدا کرتے ہیں۔ اور کہاں وہ ناپاک کمینی سازش جو انہوں نے ہمیں کبولٹ اور اس کے ساتھیوں کے ذریعہ سے اغوا کرنے کے بارہ میں سوچی تھی۔ میں تو کہتی ہوں۔ بھلا ہو ان خاص حالات کا جن میں ہمارا بچاؤ ہو گیا اور وہ لوگ ہمارے عوض مسز ریجرا اور مسز ہبرڈ کو بھگا کر لے گئے۔ اب بھی وہ وقت یاد آتا ہے۔ تو دل کانپ اٹھتا ہے۔ خدانخواستہ ان سیاہ کاروں سے واسطہ پڑ جاتا۔ تو میرا تو ان کے کپڑوں کی بدبو کے مارے دماغ ہی پھٹ گیا ہوتا۔"

"مجھ کو بھی جب کبھی وہ کیفیت یاد آتی ہے۔ کہ وہ لوگ دو بڈھی عورتوں کو اٹھا کر لے گئے۔ اور ان کو لے جا کر کارون اور مال پاس کے روبرو کھڑا کر دیا . . . تو سچ کہتی ہوں۔ اس نظارہ کو یاد کر کے بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔" اگاتھا کہنے لگی۔

"خیر میں اپنی طرف سے اتنا ہی کہنا چاہتی ہوں۔" ایما شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔ "کہ مال پاس نے جیسا کیا تھا۔ ویسا پھل پا لیا۔ اس سے جو کچھ بیتی خوب بیتی۔"

"لیکن مجھ کو تو بیچارے کارون کی حالت یاد کر کے ترس آتا ہے۔"

جولیا اختلاف رائے کرتی ہوئی بولی:" اس غریب نے اگر مجھ کو بھگا لے جانے کی کوشش کی۔ تو صرف اس غیر معمولی محبت کی وجہ سے جو وہ مجھ سے کرتا تھا:"

"کیوں جولیا۔ اگر پھر کبھی کارون سے ملنے کا اتفاق ہو۔ تو کیا تم اس کو معاف کردو گی؟"

"میں پورا یقین رکھتی ہوں۔ کہ وہ ضرور ایسا کرے گی:" ایما نے کہا۔ "لیکن اپنی طرف سے میں کسی بھی حال میں مال پاس کو معافی دینے کے لئے تیار نہیں ہوں:"

"اور میں کب کسی کو معافی دینا منظور کرتی ہوں:" جولیا نے فاخرانہ گردن اٹھا کر کہا۔" تم اس خیال میں بھولی ہو۔ کہ میں کمزور دل رکھتی۔ یا سادہ لوح بیوقوف ہوں۔ لیکن سچ جانو۔ جب میں کسی بات کا فیصلہ کرلوں۔ تو اس پر چٹان کی طرح جم کر کھڑے رہنا بھی جانتی ہوں۔ البتہ اگر کسی وقت کارون سے ملنے کا اتفاق ہو۔ تو میں چند کھلی کھلی باتیں ضرور اس سے کرنا چاہتی ہوں۔ رہ گئی ایما:" اس نے کسی قدر پرجوش نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔" تو اس کے لئے مالپاس کو چھوڑ دینا کچھ ایسا دشوار نہیں۔ کیونکہ مجھ کو اچھی طرح معلوم ہے اب وہ کسی اور کو چاہنے لگی ہے . . . کیوں ایما کیا میں جھوٹ کہتی ہوں؟"

مگر اس سے پہلے کہ ایما کچھ جواب دیتی۔ آگا وفا نے جلدی سے پوچھا:" سچ بتا ایما تو نے اب کونسا نیا محبوب ڈھونڈا ہے؟"

"میں خود بتائے دیتی ہوں:" جولیا نے مستعدی سے کہا" بیرن بگی

اس کا نیا محبوب ہے ا"

باب ۔ ۲
گلِ آوارہ

ایک منٹ کے لئے گہرا سناٹا چھا گیا۔ اس کے بعد آگا لقا حیرت آمیز لہجہ میں کہنے لگی "کیا سچ ! . . . آہ میں دیکھ رہی ہوں۔ ان باتوں کو سن سن کر ایما کے رخسار جوش و حجاب سے سرخ ہوئے جاتے ہیں۔ ضرور کچھ دال میں کالا ہے"

" آپا میں سب کچھ ماننے کو تیار ہوں" ایما نے ہنستے ہوئے جواب دیا" بے شک مجھ کو بیرن برگامی سے محبت ہے۔ یاد ہوگا۔ عرصہ دراز تک میں بیرن کا روپ بھرتی رہی۔ رفتہ رفتہ مجھ کو اس مصنوعی صورت سے گہری محبت ہو گئی۔ یہاں تک کہ آخرکار میں نے اس مصنوعی صورت کو چھوڑ کر بیرن کی اپنی ذات سے محبت شروع کر دی"

" تو کیا سچ مچ اب تم برگامی سے عشق کرنے لگی ہو ؟" آگا لقا نے متین نظروں سے دیکھتے ہوئے غیر یقینی لہجہ میں پوچھا۔

" ہاں کرنے لگی ہوں" ایما نے بے حجابانہ جواب دیا" میں اس سے اتنی ہی محبت کرنے لگی ہوں۔ جتنی کسی زمانہ میں سنگدل جوسلین لوفش۔ بااس کے بعد کرنیل مالپاس سے کی تھی . . . بات اصل میں یہ ہے بہن۔ اس بیل کی مانند جو درخت کا سہارا لئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ میں بھی

عشق و محبت کے بغیر زندگی بسر نہیں کر سکتی"

آگا نفا بہن کی باتیں سن کر زور سے ہنسی پھر بولی" ایما میں تجھ کو منع نہیں کرتی۔ جیسے تیرا جی چاہے کر۔ تاہم اتنا یاد رکھ۔ ان باتوں کا انجام اکثر تلخ ہوتا ہے۔ میری اپنی حالت دیکھ اور ان مشکلات کا اندازہ کر جن سے مجھ کو گزرنا پڑا"

"بڑی بہن یہ وقت ان فرضی باتوں پر بحث کرنے کا نہیں" ایما نے خود سری کے لہجہ میں جواب دیا" آخر کیا مصیبت پڑی ہے۔ کہ ہم مستقبل کو کریدنے بیٹھ جائیں۔ جب وہ وقت آئے گا۔ دیکھا جائیگا اس کے علاوہ معلوم ہوتا ہے۔ تم نے صحیح حالات کا اندازہ کرنے میں غلطی کی ہے۔ کیونکہ اب تک میں ہیرن برگا می کو حقیقی معنوں میں اپنا نے کے قابل نہیں ہوئی۔ یوں میں نے بارہا اس کو جتلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ میں کس قدر اسے چاہتی ہوں۔ لیکن وہ ذرا دھیان نہیں دیتا اگر میں اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھتی ہوں۔ تو وہ اس کو نہیں دباتا۔ اگر میں اس کے منہ کی طرف دیکھتی ہوں۔ تو نظریں نیچی کر لیتا ہے۔ اور اگر میز کے نیچے سے اپنا پاؤں اس کے پاؤں سے لگاتی ہوں۔ تو جھٹ اس طرح معافی مانگنے لگتا ہے۔ گویا اس کے پیر کی ٹھوکر مجھ کو لگی ہے . . . . "

"لیکن یہ تو بالکل جوسلین والی بات ہوئی" آگا تھا سوچتے ہوئے بولی" یہی کیفیت کسی زمانہ میں اس کی بھی تھی"

"چلو مضائقہ نہیں۔ میں کیا اپنی کوشش سے باز آنے والی ہوں؟ خواہ کچھ ہو۔ میں جب ایک بار ارادہ کر چکی تو برگامی کو تسخیر کر کے ہی

چھوڑونگی ... لیکن یاد آگیا۔ کیوں آیا تم نے اس تازہ اخبار میں جو پچھلی ڈاک سے آیا تھا۔ ان پرائیویٹ تھیٹروں کا حال بھی پڑھا جن کا اہتمام لیڈی سیک ولی نے کیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس میں کئی سرکردہ خاتونیں شریک تھیں۔ خود لیڈی سیک ولی۔ کونٹس آف کارون مس باتھرسٹ۔ آربیتھ ناٹ۔ لیڈی پرسکٹ وغیرہ۔

"ہاں ان کے نام میں نے بھی دیکھے تھے۔ لیکن ذکر کچھ اور تھا۔ ان ناموں کا مضمون زیر بحث سے کیا تعلق ہے؟"

"اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ کہ میں سوچتی ہوں۔ اگر شہزادی بھی کوئی ایسی ہی تفریح سوچیں۔ تو ان کے لئے وقتی ضرورت پورا کرنے کو کافی تعداد میں حسین عورتیں دستیاب ہو سکتی ہیں"

اس موقعہ پر آتش دان پر رکھی ہوئی گھڑی نے ساڑھے آٹھ بجانے آواز سن کر آگاتھا بولی" اوہو وقت ہوگیا۔ اب ہمیں ناشتہ کے کمرہ میں چلنا چاہیئے"

باب ۳۔ ۱

چٹھی

جس دن کے واقعات اوپر مذکور ہوئے ہیں۔ اسی کی دوپہر کا ذکر ہے شہزادی اپنی کوٹھی کے خانہ باغ میں آگاتھا۔ امیا۔ اور تبولیا کو بغلوں میں لئے ایک روش پر ٹہلتی پھر رہی تھی۔ کہ اتنے میں ایک وردی پوش نوکر نے

آداب بجالا کر پیغام عرض کیا "کہ ایک انگریز خاتون شرف ملاقات حاصل کرنے کو حاضر ہوئی ہیں"

"ٹھیرو پہلے مجھے اس عورت کا کارڈ دیکھنے دو" اگاتھا نے جو اپنے فرائض کے سلسلہ میں ہمیشہ چوکنی رہتی۔ اور اس بات کا پورا خیال رکھتی تھی، کہ کوئی نہ جانا بُوا آدمی شہزادی تک نہ آنے پائے۔ جلدی سے کہا۔

"اس خاتون نے نہ تو مجھے کارڈ دیا۔ اور نہ اپنا نام ہی بتایا تھا" نوکر نے جواب دیا۔ "البتہ یہ بند لفافہ یہ کہہ کر میرے حوالہ کیا تھا۔ کہ اگر حضور کو کسی طرح کا تامل ہو تو اس خط کو ملاحظہ فرمائیں"

چونکہ اگاتھا کا ایک فرض یہ بھی تھا۔ کہ ہر قسم کی چٹھیاں اس کی راہ سے ہو کر شہزادی کے ہاتھوں تک پہنچتی تھیں۔ اس لئے اس نے جھٹ وہ خط نوکر کے ہاتھوں سے لے لیا۔ پھر اس کا مضمون جلد جلد پڑھا۔ اس کے بعد کہنے لگی۔

"بالکل فضول چٹھی ہے۔ جو محض اندر آنے کا بہانہ سمجھی جاسکتی ہے۔ بانوبیں بہ ادب گزارش کرتی ہوں۔ کہ اس ملاقات کی اجازت نہ دی جائے"

"لیکن چٹھی میں کیا لکھا ہے؟" شہزادی نے نرم لہجہ میں پوچھا۔ "بھیجنے والی کون ہے ... اور وہ کیا چاہتی ہے؟"

"حضور سے پوشیدہ نہیں۔ اس دنیا میں بےشمار ایسے لوگ ہیں جو کسی کے تیاگ اور بے نفسی کا حال سنتے ہی جھٹ ناجائز فائدہ اٹھانے کو آمادہ ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی کوئی ایسی ہی عورت معلوم ہوتی ہے۔ جو آپ کی فرشتگانہ سیرت کا حال جانتے ہوئے کوئی سوال لے کر آئی ہے پس

اجازت دیجیئے۔ میں کہلا بھیجوں کہ اس وقت ملاقات نہیں ہو سکتی"۔

شہزادی جو بڑی نیک عنصر۔ خوش اخلاق خاتون تھی۔ اور کسی موقعہ پر اپنے عملہ کے کسی فرد واحد کی منشا کے خلاف کوئی کام کر کے اس کی دل شکنی گوارا نہ کرتی تھی۔ پہلے آمادہ ہو گئی۔ لیکن دفعتاً کچھ سوچکر محض اس خیال سے کہ خط پڑھ لینے میں کچھ حرج نہیں اس نے آگا تھا کی طرف مڑ کر کہا" دیکھوں تو اس خط میں کیا لکھا ہے؟"

مس اوون کے لئے اب تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ وہ کسی حال میں مزید حجت کی جرأت نہ کر سکتی تھی۔ خیر اس نے رکتے رکتے وہ چٹھی شہزادی کو پیش کی جس نے فوراً اس کا مضمون پڑھا لکھا تھا۔

"جس خاتون کے ہاتھ یہ چٹھی بھیجی گئی ہے۔ وہ ہماری معتمد خاص ہے اس لئے آپ ضرور اس کو ملاقات کا موقعہ دیں۔ اگر وہ اپنا نام ظاہر کرنا نہ چاہے۔ تو اس سے کچھ اور خیال نہ کیا جائے۔ بلکہ یہی سمجھا جائے کہ اس میں ایک خاص مصلحت پوشیدہ ہے"

یہ خط شہزادی کے عزیزوں میں سے ایک کا لکھا ہوا تھا۔ مضمون پڑھ کر اس نے ملامت آمیز نظروں سے مس اوون کی طرف دیکھا اور اس کے بعد کہا۔

"تم نے ناحق جلد بازی کی۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ اس خط کے مضمون میں کونسی بات قابل گرفت ہے۔ اور کیوں نہ ہم اس خاتون کو ملاقات کا موقعہ دیں؟"

"حضور کو اچھی طرح معلوم ہے" آگا تھا نے اس کے جواب میں رونکی ہو کر کہنا شروع کیا" کہ آپ کے زیر سایہ رہتے میں نے کسی بے حقیقت

معاملہ میں بھی حضور کے منشائے عالیہ کے برخلاف کوئی کام کرنا پسند نہیں کیا۔ اس وقت بھی اگر میں نے کچھ اعتراض کیا تو محض اس لئے کہ حضور والا کے دل کو پریشانی لاحق نہ ہو۔۔۔"

اور اتنا کہہ کر اس نے ایک کامیاب ایکٹرس کی طرح آنسو بہانے شروع کر دئے۔

"عزیز لڑکی پریشان نہ ہو" شہزادی نے تسلی دے کر کہا۔" میں کسی کی دل شکنی گوارا نہیں کرتی۔ اور نہ میں تمہیں کسی طرح کی ملامت کا سزاوار سمجھنا چاہتی ہوں۔ تاہم میری رائے میں اس خاتون کے اندر آنے سے کچھ ہرج نہ ہوگا" پھر نوکر کی طرف مڑ کر جو اب تک حکم کا منتظر کھڑا تھا۔ اس نے کہا" جاؤ خاتون کو آنے دو"

آگافا۔ ایما اور جولیا نے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ اشارے کئے۔ لیکن شہزادی ان کا مطلب نہ سمجھ سکی۔ نوکر جب اس عورت کو بلانے چلا گیا۔ تو شہزادی باغ کی ایک سیٹ پر بیٹھ گئی۔ جو مضبوط لوہے کی بنی ہوئی اور سبز رنگ کی تھی۔ ایسی ہی نشستیں اور بھی کئی ایک موجود تھیں۔ آگافا اس کے دائیں طرف کھڑی ہوگئی۔ اور ایما اور جولیا پس پشت۔ تقریباً دو منٹ کا عرصہ نوکر کو واپس آنے میں لگ گیا۔ اس اثنا میں شہزادی نے خط کا مضمون پھر ایک بار پڑھا اور ادھر آگافا کو بھی اپنے منتشر خیالات جمع کرنے اور یہ سوچنے کا موقعہ مل گیا کہ اس نازک وقت میں اسے کیا کرنا چاہیئے۔۔۔

باب ۔ ۴

وہ عورت

آخرکار جب نوکر واپس آیا۔ تو ایک شریف صورت خاتون اس کے ساتھ تھی جس کو دور ہی سے دیکھ کر اکا کا اور اس کی بہنوں کو دل میں تسلیم کرنا پڑا کہ وہ کوئی اس طرح کی ادنےٰ یا آوارہ عورت نہ تھی۔ جیسا انہوں نے اس کو ظاہر کیا تھا۔ گلے میں خوشنما مگر سادہ پوشاک جو کسی حد تک سوگ کی حالت ظاہر کرتی تھی۔ اور اس کے عام انداز کسی آسودہ حال خاندانی عورت کے تھے۔ شہزادی کے پاس آکر جب اس نے چہرہ سے نقاب ہٹائی۔ تو شہزادی کو ایسا معلوم ہوا۔ گویا صورت اس کی کسی حد تک پہچانی ہوئی ہے۔ مگر تینوں اودن بہنیں اس سے بالکل ناواقف تھیں۔ گو ہر ایک کی کوشش تھی۔ کہ وہ کسی نہ کسی طریقہ پر اس کا راز دلی معلوم کر سکے۔

خاتون کو اس جگہ پہنچا کر نوکر تھوڑے فاصلہ پر چلا گیا۔ تاکہ جب دوبارہ اس کو آواز دی جائے۔ تو فوراً حاضر ہو سکے۔ خاتون نے مؤدبانہ سلام کیا اور اس کے بعد چپ چاپ کھڑی ہو گئی۔ اسکی عام حالت ظاہر کرتی تھی۔ کہ اونچے طبقہ کی سوسائٹی میں میل جول رکھنے کی عادی ہے۔

"میڈم میں نے تمہارا بھیجا ہوا رقعہ پڑھا" شہزادی نے خلیقانہ لہجہ میں کہا۔ "اس میں درج ہے کہ تمہارے پاس ایک چٹھی اور بھی ہے جسے

تم میرے لئے لائی ہو"

اس وقت اگاتھا کو اپنا پہلا وار کرنے کا موقعہ مل گیا۔ دو قدم آگے بڑھ کر کہنے لگی "حضور والا۔ میں درخواست کرتی ہوں۔ سب سے پہلے اس خاتون کو اپنے نام اور پتہ کا کارڈ میرے حوالہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ میں باضابطہ پیش کر سکوں"

"مجھے ایسا کرنے میں کوئی عذر نہ ہوتا" عورت نے نرم لہجہ اور مستقل آواز سے جواب دیا" اندیشہ صرف یہ ہے۔ کہ میں جس کام کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔ میرا نام ظاہر ہونے سے اس میں کسی طرح کی رکاوٹ پیدا نہ ہو"

"میڈم۔ میں سب سے پہلے آپ کا کارڈ طلب کرتی ہوں" اگاتھا نے پھر ایک بار کسی قدر زوردار لہجہ میں کہا" آداب مقررہ کے مطابق کسی اجنبی کو اس وقت تک شرف باریابی حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اس کا نام اور پتہ معلوم نہ ہو"

میں اس کے متعلق حضور سے پھر عرض کرتی ہوں" خاتون نے اگاتھا کی بات کو ان سنا کر کے براہ راست شہزادی سے کہا۔ کہ آپ اس خط کو ملاحظہ فرمالیں جسے میں لیکر آئی ہوں۔ امید ہے اس کے بعد ہر ایک بات واضح ہو جائے گی" اور اتنا کہہ کر اس نے اپنا ہاتھ اس جیب کی طرف بڑھایا جس میں خط رکھا ہوا تھا۔

"میڈم میں پھر کہتی ہوں کہ سب سے پہلے آپ کا کارڈ پیش ہونا ضروری ہے" اگاتھا نے تیسری بار پر اصرار لہجہ میں کہا۔

اب شہزادی کے دل میں بھی رفتہ رفتہ کچھ شبہ اس بارہ میں پیدا

ہونے لگا تھا۔ کہ آخر کیوں یہ عورت اپنا نام ظاہر کرتے ہوئے ہچکچاتی ہے۔ فہائش کے نرم لہجہ میں بولی:" آخر آپ کو اتنا تامل کیوں ہے؟ آپ بے شک اپنا نام ظاہر کردیں۔ میں یقین دلاتی ہوں۔ کہ اس کی وجہ سے اس کام میں جس کے لئے آپ آئی ہیں۔ کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوگی"

جس وقت شہزادی نے یہ لفظ کہے۔ تو عورت کے چہرہ پر شرم و حجاب کی ہلکی سی سرخی پیدا ہوگئی جس کو آگا تھا کی غور بین نظروں نے فوراً دیکھ لیا۔ چنانچہ وہ اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر بولی۔ " یہ تو صاف دکھائی دیتا ہے۔ اس عورت کو اپنا نام ظاہر کرنے کی جرات نہیں۔ اس طرح کے حالات میں اس کو ملاقات کی اجازت نہ دینی چاہیئے۔ بہتر یہ ہے کہ اس کو فوراً واپس بھیج دیا جائے"

واقعہ میں آگا تھا جو کچھ کر رہی تھی۔ وہ آداب دربار کے عین مطابق تھا۔ جس کو وہ خاتون خود بھی اپنے دل میں تسلیم کرنے پر مجبور تھی آخر تھوڑے تامل کے بعد اس نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا:" میں حضور والا سے اس تاخیر کی معافی مانگتے ہوئے اپنا کارڈ پیش کرتی ہوں"

آگا تھا نے جھٹ کارڈ ہاتھ میں لے کر اس پر لکھا ہوا نام پڑھا " لیڈی بریسکیٹ "۔ اور اس کے بعد شہزادی کی طرف مڑ کر دبی آواز میں بولی:" سرکار یہ عورت ہرگز اس قابل نہیں کہ آپ اس کو ملاقات کا موقعہ دیں۔ غالباً حضور کو یاد ہوگا۔ پچھلے دسمبر میں جب شہزادہ نے لندن میں تھیٹر کے پرائیویٹ کھیلوں کا انتظام کیا۔ تو یہ عورت بھی ان میں شامل تھی۔ جس کے معنی صاف لفظوں میں

یہی کہ وہ شہزادہ کی منہ لگی عورت ہے۔"

"بے شک ... مجھ کو بھی یاد آ گیا۔ لیکن ..."

"ہاں۔ میں بڑے ادب سے عرض کرتی ہوں کہ یہ عورت حضور کے دشمنوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے ہرگز اس قابل نہیں کہ اس کو یہاں ٹھیرنے کا موقعہ دیا جائے۔"

اس موقعہ پر ایا نے بھی ذرا سا شہزادی کی طرف جھک کر اس کے کان میں کہا: "سرکار جہاں تک مجھ کو معلوم ہے۔ یہ عورت اب اپنے سابقہ درباری عہدہ سے بھی موقوف ہو چکی ہے۔"

اس وقت تک اگاتھا لیڈی پرلیکٹ کی حالت بغور دیکھتی رہی تھی۔ اب وہ پھر دبی آواز میں شہزادی سے کہنے لگی: "یہ عورت بیوہ ہے۔ لیکن حضور والا اس کی حالت ملاحظہ کریں ..."

"آہ! بے شک میں سمجھ گئی۔ اگر وہ بیوہ ہے۔ تو اس کی دوسری شادی ہو چکی ہونی چاہیئے تھی۔ اس کی حالت ایسا ہی ظاہر کرتی ہے۔"

یہ کہتے ہوئے شہزادی نے بھیانک انداز سے اپنے سر کو حرکت دی۔

یہاں پر ناظرین کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اگاتھا یا اسکی بہنوں نے شہزادی سے جو کچھ دبی آواز میں کہا۔ اس کا حال لیڈی پربیکٹ کو بالکل معلوم نہ ہو سکا تھا۔ کیونکہ وہ تھوڑے فاصلہ پر مودبانہ کھڑی تھی اتنا بہر حال اس نے اندازہ سے معلوم کیا تھا۔ کہ ذکر اس کا ہے۔ لیکن گفتگو کے مضمون کا حال اسے بالکل معلوم نہ تھا۔

جہاں تک ممکن ہو سکا۔ وہ اپنے اوسان بحال کر کے شہزادی سے کہنے لگی: "میں نے اس سے پیشتر بھی حضور سے یہی عرض کیا تھا۔ کہ

میں نے اپنا نام صرف اس لئے ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھا کہ ممکن ہے کہا سے وہ مقصد فوت ہو جاتے۔ جو مجھ کو درپیش ہے۔ بہرحال اگر آپ وہ چٹھی جسے میں ساتھ لے کر آئی ہوں۔ ملاحظہ فرمانا قبول کریں۔ تو میرے لئے کافی ہے"

دفعتاً اگاتھا گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر کہنے لگی۔"لیڈی پرلیسکٹ میں تم کو مشورہ دیتی ہوں۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو چلی جاؤ اس طرح کی حالت میں جیسی تمہاری نظر آتی ہے۔ گو تم نے اس کو چھپانے کی امکان بھر کوشش کی ہے۔ تمہارا اس جگہ آنا بیحد شرمناک تھا۔۔۔"

بدنصیب عورت اس اشارہ کا مطلب فوراً سمجھ گئی۔ گہرے اضطراب کی حالت میں براہ راست شہزادی کو مخاطب کر کے کہنے لگی"بانو میں یہ چٹھی آپ کے ہاتھوں تک پہنچانے کو حاضر ہوئی ہوں۔ میری حالت جو کچھ ہے۔ اس کا خط کے مضمون سے کوئی تعلق نہیں۔ لیجئے چٹھی حاضر ہے۔ اور میں آداب بجالا کر رخصت ہوتی ہوں"

"نہیں! بالکل نہیں! ہم کوئی چیز تمہارے ہاتھ سے لینا قبول نہ کرینگے" اگاتھا نے سخت لہجہ اختیار کر کے کہا۔" جاؤ میڈم جاؤ۔ جتنا زیادہ عرصہ تم اس جگہ ٹھیرو گی۔ اتنا ہی زیادہ حضور والا کے لئے موجب توہین ہوگا"

بدنصیب لیڈی پرلیسکٹ پران پے درپے حملوں سے دیوانگی کی سی حالت طاری ہونے لگی تھی۔ غصہ میں بھر کر بولی" مس اودلی اپنی قدر پہچانو۔ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے۔ جب حضور والا

کے روبرو مجھ سے بہت زیادہ تمہاری اپنی موجودگی داخل توہین سمجھی جائے گی"

"میرے خدا یہ گستاخی اور زبان درازی . . . سرکار والاتبار کے سامنے!" انگا تھا نے جواب فرطِ غضب سے کانپ رہی تھی۔ کہا۔ اور اس کو ایسا معلوم ہوا۔ گویا کسی نے تیز نوک کا خنجر اس کے سینہ میں بھونک دیا۔

"لاؤ تم وہ چھٹی مجھے دے دو اور جاؤ" شہزادی نے لیڈی پرسیکٹ کی طرف کڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ صحیح حالات کی بے خبری میں اتنا وہ بہرحال محسوس کرتی تھی۔ کہ جو کچھ اس عورت نے کہا۔ وہ مس اوون کی شانِ مصاحبت کے خلاف تھا۔

لیڈی پرسیکٹ نے بند لفافہ آگے کر دیا۔ جسے شہزادی نے خود اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ اس کے بعد لیڈی پرسیکٹ رخصت ہونے کے لئے پیچھے مڑی۔ اور وہ نوکر جو تھوڑے فاصلہ پر کھڑا اس وقت کا منتظر تھا۔ اس کے ساتھ چلنے لگا۔

لیکن جب دو قدم چل کر لیڈی پرسیکٹ کو ایک بار پیچھے مڑ کر دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ تو اس نے جانا۔ کہ شہزادی لفافہ سے خط نکال کر دیکھنے لگی ہے۔ اس سے لیڈی پرسیکٹ کے دل کو گہرا اطمینان ہوا۔ اور وہ بڑبڑاتے ہوئے اپنے آپ سے کہنے لگی۔

"شکر ہے میرے آنے کا مقصد پورا ہو گیا۔ شہزادی نے خط کھول کر پڑھنا شروع کر دیا ہے . . ."

باب - ۵

جوشِ تحقیق

جس وقت شہزادی نے لفافہ چاک کر کے بند چٹھی نکالی۔ تو بے خبری کی حالت میں لفافہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑا تھا۔ جس کو اگاتھا نے فوراً اٹھا کر اپنے ہاتھ کی مٹھی میں لے لیا۔ خط شہزادی کی نند کا بھیجا ہوا اور اس کا مضمون کچھ اس قسم کا تھا۔

"میں درخواست کرتی ہوں۔ جو شخص یہ چٹھی لے کر آتے آپ ضرور اس سے ملیں۔ جوسلین لوئنس اس کا نام ہے۔ اور وہ آپ سے مل کر کچھ اس طرح کی باتیں کہنا چاہتا ہے۔ جو ہر طرح آپ کے حق میں مفید ہیں۔ میں اچھی طرح جانتی ہوں۔ آپ کو خط کی وصولی سے روکنے۔ حتیٰ کہ خط لانے والے کی ملاقات سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے گی لیکن بہتری اس میں ہے۔ کہ آپ ضرور اس سے ملیں۔ معاملہ اشد ضروری ہے۔ بعد از ملاقات آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائے گا"

تینوں بہنیں شہزادی کے پیچھے کھڑی اس کی لاعلمی میں خط کا مضمون پڑھتی رہی تھیں۔ حتیٰ کہ جب شہزادی نے اس کو ختم کیا تو وہ تینوں بھی اس کے مضمون سے واقف ہو چکی تھیں لیکن بھولی شہزادی اصل حقیقت سے بے خبر خط پڑھ کر کہنے لگی۔

"کتنا عجیب مضمون ہے۔ لو اگاتھا تم بھی اسے پڑھ لو۔ جو کچھ تم نے لیڈی پرلیکیٹ کے معاملہ میں کیا۔ بے شک واجب اور درست

تھا۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اس کا مسٹر لونٹس سے کیا واسطہ۔ اور لونٹس کا راتم خط سے کیا تعلق؟ سارا معاملہ بے حد پراسرار ہے۔ جس کی حقیقت اب تک میری سمجھ میں نہیں آتی "

"سرکار اس مردِ ملعون کا حال میں عرض کرتی ہوں۔" اگاتھا نے جلدی سے کہا۔ "یہ وہی مردار ہے۔ جسے ایک موقعہ پر ہم نے شریف آدمی سمجھا۔ لیکن جس نے ہم تینوں بہنوں سے بے حد شرمناک سلوک کیا تھا۔ اس کے متعلق آپ سارے حالات مسز بیجر کی زبانی بہتر معلوم کر سکتی ہیں کیونکہ وہ......"

"خیر کوئی بات نہیں" شہزادی نے معاملہ ختم کرنے کے خیال سے کہا "مسٹر لونٹس خواہ کوئی ہو۔ امید نہیں کہ وہ ہم سے ملاقات کرنے آئے۔ بہرحال میں جو بات کہنا چاہتی تھی۔ یہ ہے کہ جو چٹھی خود اسے اپنے ہاتھ سے لاکر دینی تھی۔ وہ لیڈی پرلیسکٹ کے ہاتھوں تک کس طرح پہنچی؟"

"حضور والا۔ یہ کوئی ایسی عجیب بات نہیں جس پر آپ کو حیرت ہو" اگاتھا نے جواب دیا "ہو سکتا ہے اس مردار لونٹس کے لیڈی پرلیسکٹ سے ناپاک پوشیدہ تعلقات ہوں۔ بہرحال ہمیں اس مضمون پر زیادہ خیال آرائی کی حاجت نہیں..."

اس سارے عرصہ میں ہیرن برگامی چپ چاپ واقعات کی رفتار دیکھتا ایک علیحدہ مقام پر کھڑا تھا۔ اب یکایک شہزادی نے اس کو اشارہ سے پاس بلا کر کہا۔

"کیوں ہیرن تمہاری اس معاملہ میں کیا رائے ہے؟"

"سرکار میں اس سے زیادہ کیا عرض کر سکتا ہوں" برگامی نے جواب

میں کہنا شروع کیا۔"کہ لیڈی پرلیسکٹ کو جواب دہی کا موقعہ نہیں دیا گیا۔ ورنہ ممکن ہے۔ وہ بعض ایسے حالات بیان کر سکتی۔ جس سے یہ معاملہ بالکل صاف ہو جاتا۔ اب میرے خیال میں یوں کیا جا سکتا ہے کہ مسٹر لوغس کے متعلق تحقیقات کی جائے۔ کیا وہ جنوا میں آیا ہوا ہے؟ اس کے بعد اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کو بلا کر سب حال اس سے دریافت کیا جا سکتا ہے۔

"اچھا سنو"! شہزادی نے یکایک ایک خاص فیصلہ پر پہنچکر جواب دیا۔ "میں اس معاملہ کی مزید تحقیقات تمہارے ذمہ ڈالتی ہوں۔ مسٹر لوغس اچھا ہے یا بُرا۔ تم ایک بار ضرور اس سے ملو اور جو کچھ وہ کہنا چاہتا ہے اس کی زبانی سن کر رائے قائم کرو۔ تاکہ معلوم ہو وہ کیسا آدمی ہے۔ بالفرض وہ جنوا میں نہ ہو۔ تو لیڈی پرلیسکٹ سے اس کے مکان پر ملاقات کر کے اس کی زبانی کچھ اور حالات تحقیق کئے جا سکتے ہیں۔ لو اس چٹھی کو تم اپنے ہی پاس رکھو"!

اتنا کہہ کر شہزادی اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ اور ادو ن بہنوں سے کہنے لگی: "بس اب تم جا سکتی ہو۔ کیونکہ سر دست مجھے تمہاری خدمات کی حاجت نہیں۔ میں ایک دو چٹھیاں تحریر کیا چاہتی ہوں۔ اس لئے اپنے کمرہ میں جا کر یہ کام کروں گی"

باب - ۶

دہشت

شہزادی کے چلے جانے پر آگاتھا نے وہ لفافہ جو خط کی وصولی کے موقعہ پر بے خبری میں شہزادی کے ہاتھ سے گرا تھا۔ اور جسے اس نے اٹھا کر مٹھی میں لے لیا تھا۔ نکالا۔ اور اس کو سرسری دیکھنے لگی۔ لفافہ کے ایک کونے میں یہ چند سطریں جو سیلن نوفش کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اس کو نظر آئیں۔ تینوں بہنوں نے مل کر بغور ان کو پڑھا۔ لکھا تھا۔

حضور والا۔ میں نے خط منسلکہ ایک نیک سیرت خاتون کے ہم دست آپ کے پاس بھیجا ہے۔ کیونکہ میں خوب جانتا ہوں۔ بعض خاص حالات کے زیر اثر مجھے حضور کی قدم بوسی کا موقعہ حاصل کرنے میں سخت دشواری ہوگی۔ البتہ اگر آپ نے میرے نام ایک اجازت نامہ تحریر کر کے بھیج دیا۔ تو پھر میں ضرور آداب بجا لانے کو حاضر خدمت ہو سکوں گا۔ میں ان دنوں ڈاکٹر مارا ویلی نام کے ایک آدمی کے مکان پر ٹھیرا ہوا ہوں آخر میں اتنا اور گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر میرے برخلاف کسی طرح کی بدگوئی حضور کے روبرو کی جائے۔ تو از راہ کرم آپ ایسی باتوں کو خاطر میں نہ لائیں۔ میں بعض ایسے دشمنوں سے گھرا ہوں۔ جو ہر ممکن طریقہ پر مجھ کو بدنام کیا چاہتے ہیں۔ لیکن ان باتوں کا بہتر حال میں خود حاضر ہو کر ہی عرض کر سکوں گا۔ آداب"

جب ایلا۔ آگاتھا۔ اور جولیا اس مختصر تحریر کو دو دو تین تین بار پڑھ چکیں۔ کیونکہ ان کو یقین نہ آتا تھا۔ یہ نوفش کی تحریر ہو سکتی ہے۔ تو

آخرکار اگاتھا سخت پریشانی کے لہجہ میں بولی "میرے خدا اب کیا کیا جائے؟ اگر سچ مچ منحوس لوفنس مارا ویلی کے مکان پر آ گیا ہے تو...."
"کیوں تم کہتے کہتے چپ کیوں ہو گئیں بہن؟" ایما اور جولیا نے قریباً یک زبان ہو کر پوچھا۔
"اُف میرے خدا" آگاتھا نے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا: "اب میری سمجھ میں آیا ہے۔ کہ لیڈی پرلسیکٹ نے جو طعن آمیز الفاظ رخصت ہوتے وقت مجھ سے کہے تھے۔ ان کا صحیح مطلب کیا تھا۔ یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب مارا ویلی کو میرے کمرہ میں لایا گیا۔ تو کسی نہ کسی طریقہ پر اس کو معاملہ کی اصل حقیقت معلوم ہو گئی تھی۔ یعنی اس نے معلوم کر لیا تھا کہ وہ بچہ شہزادی کے بطن سے پیدا نہیں ہوا۔ بعد ازاں لوفنس نے یہ بات مارا ویلی سے معلوم کی اور اس نے لیڈی پرلسیکٹ کو اس راز سے آگاہ کر دیا۔ اب جس وقت ہیرن گامی لیڈی پرلسیکٹ سے ملنے جائے گا تو یقیناً ہر ایک بات صاف ہو جائے گی ... پھر اب کیا کیا جائے"؟ اور یہ کہتے ہوئے اس نے سخت پریشانی کی حالت میں اپنے سر کو تھام لیا۔
ایما اور جولیا نے گو وہ خود بھی سخت ہراسان تھیں۔ بہن کو تسلی دینے کی کوشش کی اور سمجھایا کہ اس کے متعلق مسز رینجر سے مشورہ کرنا چاہیئے۔ وہی اس مصیبت میں ہماری مددگار بن سکتی ہے۔
مسز رینجر اپنے کمرہ میں مصنوعی دانتوں کا ایک نیا سیٹ جو اس نے حال ہی میں بنوایا تھا۔ بیٹھی دیکھ رہی تھی۔ کہ تینوں بہنیں اندر گئیں۔ اور چونکہ اگاتھا کی حالت مارے فکر و غم کے غیر تھی۔ اس لئے ایما نے سارے حالات اختصار کے ساتھ بدلی صورت سے بیان کئے۔ وہ تھوڑی دیر چپ چاپ

سنتی رہی۔ اس کے بعد ضبط کی انتہائی کوشش کے باوجود وہ بھی دہشت آمیز لہجہ میں بولی۔

"معاملہ بے شک خطرناک ہے۔ اگر یہ راز افشا ہوگیا۔ تو پھر خدا کو ہی بہتر معلوم ہے۔ کہ کیا سے کیا ہو جائے گا۔ شاید تم کو معلوم نہ ہو۔ لیکن اس شہر میں سرکاری قانون یہ ہے۔ کہ اگر کسی بچہ کی ولادت کو چھپا کر رکھا جائے۔ تو ہر متعلقہ مجرم کو ڈیڑھ سے دو سال تک کی سزائے قید دی جاتی ہے..."

"اُف رحم خدا" تینوں لڑکیوں نے بدحواسی کے لہجہ میں کہا" پھر ہمیں اس موقعہ پر کیا کرنا چاہئیے... آپ ہی کوئی ترکیب بتائیں"

" اب میں کیا ترکیب بتاؤں" مسز ریجر سہمی ہوئی آواز سے بولی "میری عقل اس معاملہ میں کچھ کام نہیں کرتی۔ صرف ایک ہی چارہ کار نظر آتا ہے۔ جسے ہم اپنا آخری ہتھیار سمجھ سکتے ہیں۔ یعنی اپنی سلامتی کے لئے کسی کو ہلاک کرنے کا۔"

تینوں لڑکیوں کے چہرہ پر ان ہولناک الفاظ کو سن کر گہری زردی چھا گئی۔ وہ حیرت آمیز نظروں سے بڑھیا کے منہ کو تکنے لگیں۔ سچ سچ وہ کیفیت اس وقت ان کی تھی۔ جس طرح چھوٹے چھوٹے جانور سانپ کو دیکھ کر کچھ ایسے مسحور ہوتے ہیں کہ ادھر ادھر ہل کر نہیں جا سکتے۔ مسز ریجر کے الفاظ گو بھیانک تھے۔ لیکن کسی کے منہ سے کوئی کلمہ اعتراض نہ نکلا۔

ان کو خاموش دیکھ کر بڈھی عورت نے پھر کہا" میں جو کچھ کہہ رہی ہوں۔ غور کے ساتھ سنو۔ اور اچھی طرح ذہن نشین کر لو۔ بےشک کسی کی

ہلاکت آخری چارہ کار ہے۔ لیکن یہ کام تم کو نہ کرنا پڑے گا۔ اور نہ میں خود ہی اسے کر سکتی ہوں۔ تاہم مٹوس لوفلس اور اس کی رفیق کار لیڈی پیڈیکٹ کو رستہ سے ہٹا دینے کی بھی ضرورت ہے۔ تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ مارا ویلی کے دل میں دہشت پیدا کر کے یہ کام اس سے کرایا جائے۔ یہ میری سوچی ہوئی تجویز ہے۔ اس کے سلسلہ میں جو کچھ ہمیں آگے چل کر کرنا پڑے گا۔ اس کا حال میں رفتہ رفتہ تم سے بیان کرتی رہوں گی۔ لیکن اس کے سوا اور کوئی ترکیب میرے ذہن میں نہیں آتی"

باب ۔ ۷

قتل کے منصوبے

اس کے تھوڑی دیر بعد مسز ریبجر لباس تبدیل کر کے شہر کی سمت کو روانہ ہوئی۔ اور ایک اچھے شراب خانہ میں داخل ہو کر ایک علیحدہ مقام پر جا بیٹھی اس جگہ اس نے پینے کے لئے کوئی چیز طلب کی۔ پھر جلد جلد ایک مختصر رقعہ مارا ویلی کے نام لکھا جس میں تحریر کیا۔ کہ میں ایک اشد ضروری کام کے لئے فوراً تم سے ملنا چاہتی ہوں۔ یہ کر کے اس نے دوکان کے نوکر سے کہا۔ "کوئی ایسا آدمی بلا دو۔ جو یہ خط پہنچا دے۔ اور اس کا جواب جلد از جلد لا کر دے سکے" اس کی فوراً تعمیل کی گئی۔

اس کے کوئی دس منٹ بعد مارا ویلی مسز ریبجر کے پاس آ پہنچا۔

عورت نے اس کے لئے بھی تیز شراب منگائی۔ اور جب وہ اس کے
ایک دو گلاس پی کر تازہ دم ہو چکا۔ تو پر اسرار لہجہ میں بولی۔
"ڈاکٹر صاحب ہم سب کو ایک بھاری خطرہ درپیش ہے۔"
مارا ویلی سہمگیں نظروں سے دیکھنے لگا۔ پھر رکتے رکتے بولا:"میں
سمجھا نہیں میڈم! کس طرح کا خطرہ؟"
"اب اس کا حال میں کیا بیان کروں۔ تم خود ہی سب کچھ سمجھ سکتے
ہو۔" مسز ریچز نے کہنا شروع کیا۔ "کیا یہ امر واقعہ نہیں۔ کہ جوسیلس
ونفش نام کا ایک انگریز تمہارے مکان پر آ کر ٹھیرا ہے۔ اور تمہاری
اس سے واقعات گزشتہ کے بارہ میں کچھ باتیں ہوئی ہیں؟
"بے شک وہ میرے مکان پر عارضی سکونت رکھتا ہے" مارا ویلی
نے جواب دیا "لیکن ...."
"میں پوچھتی ہوں۔ کیوں تم نے اس کو اپنے مکان پر ٹھیرایا؟"
"میڈم اس کی چند خاص وجوہات تھیں۔ جو میں عرض کرتا ہوں۔"
اور اتنا کہہ کر اس نے مختصر طور پر بیان کیا۔ کہ مسز رابرٹس نام کی ایک
عورت جس کے بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ اس کے مکان پر آ کر ٹھیری
ہوئی تھی۔ ایک روز ڈاکٹر کو کسی کام سے قریبی دیہات میں جانا پڑا۔
اور وہیں اس کی نوجوان ونفش سے ملاقات ہو گئی۔ مگر اس کے واپس
چلے آنے کے بعد حالات کچھ ایسے پیش آئے۔ کہ مسز رابرٹس اتفاقیہ جھیل
کے پانی میں گر پڑی۔ ونفش نے اس کو بچایا اور انجام کار اس عورت
کے ساتھ اس کے مکان پر آ پہنچا۔ بعد ازاں باتوں باتوں میں وہ
واقعات زیر بحث آئے۔ جو مس ایما اور ان کو ایک مشتبہ والی

رات کو جھیل کے ساحل پر پہنچ آئے تھے۔ جب کہ پولیس اس کو گرفتار کر کے لے گئی تھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ لوفٹس کے دل میں پہلے سے کسی قسم کے شبہات موجود تھے۔ کیونکہ بعدازاں اس نے کیولٹ اور اس کے ساتھیوں کی مدد سے مردہ بچہ کی لاش جھیل سے نکلوائی۔ پھر اس کو ڈاکٹر کے مکان پر لاکر کپڑوں کی دیکھ بھال کی۔ اور اس وقت دیکھا گیا۔ کہ ایک رومال کے کونے میں ای۔ او اور فلالین کے ایک ٹکڑے پر اے۔ او کے حروف لکھے ہوئے تھے۔ اب اس بچہ کی لاش ڈاکٹر کے مکان پر چیریپاڑ کے کمرہ میں پڑی تھی ... "

مسز دیجر نے جب یہ حالات سنے۔ تو فرط خوف سے اس کا رنگ اور بھی پیلا پڑ گیا۔ اسے بالکل معلوم نہ تھا۔ کہ معاملات اس حد تک پہنچ چکے ہیں۔ تاہم جس طرح ممکن ہوا۔ اس نے اپنے آپ پر قابو پاکر سوچتے ہوئے پوچھا۔

"کیا تم کو معلوم ہے۔ یہ عورت مسز رابرٹس ہے کون ... اور اس کا اصلی نام کیا ہے ؟"

" افسوس میں اس کا حال نہیں جانتا" سارا ویلی نے جواب دیا۔" صرف اتنا معلوم ہے۔ کہ وہ اپنے ملک میں کبھی ایک اونچے عہدہ پر ممتاز تھی فی الحال اس کو پانچ ماہ کا حمل ہے۔ اور وہ ایک بڑی خوبصورت اور شکیل عورت ہے"

"آہ میں سمجھ گئی۔ ضرور وہ لیڈی پرلیکٹ ہے! کیا وہ آج صبح تھوڑے عرصہ کے لئے تمہارے مکان سے رخصت ہو کر کہیں باہر گئی تھی؟"

"بے شک گئی تھی۔ یہ دوپہر کا واقعہ ہے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ میں

واپس آگئی تھی۔"

"بس تو یقیناً وہی ہے" مسز ریجر نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا۔ "اور اب یہ بتاؤ کیا پچھلے آدھ گھنٹہ کے عرصہ میں کوئی شخص مسٹر وفنس سے ملاقات کرنے بھی گیا تھا؟"

"ہاں آپ کا دفعہ آنے سے کوئی دس منٹ پہلے ایک آدمی میرے مکان پر آیا۔ اور جس وقت میں اس طرف آنے لگا۔ تو مسٹر وفنس کے کمرہ میں بیٹھا اس سے کچھ باتیں کر رہا تھا۔"

"ضرور یہ ہیرن برگامی ہوگا۔۔۔ لیکن اب مسز ڈاکٹر ماراوبلی میرے خیال میں وقت آگیا ہے۔ جب ہمارے درمیان کسی قسم کی راز داری باقی نہ رہنی چاہیئے۔ اس لئے میں ایک سیدھا اور صاف سوال تم سے پوچھتی ہوں۔ اس کا ویسا ہی صاف جواب دینا۔ کیا تم کو اس کا خیال معلوم ہے۔ کہ تین مہینہ پیشتر جب میں تمہیں ساتھ لے کر کوٹھی پر گئی تھی۔ تو وہ عورت کون تھی۔ جس کے بچہ پیدا ہوا تھا؟"

"میڈم چونکہ آپ نے صاف گوئی کی اتنی تاکید کی ہے۔ اس لئے میں کوئی بات چھپا کر نہ رکھوں گا۔ میرے خیال میں۔۔۔ وہ بچہ کم از کم شہزادی کے پیدا نہ ہُوا تھا۔۔۔!"

"بس کافی ہے۔ اس سے زیادہ کہنے کی حاجت نہیں" بڈھی عورت نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔ "ڈاکٹر ماراوبلی جو کچھ ہونا تھا۔ ہُوا۔ اب اس کے متعلق میری طرف سے اظہار افسوس یا آپ کے حق میں اظہار ملامت سراسر بے سود ہے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ جو خطرات عظیم ہم کو درپیش ہیں۔ ان سے بچاؤ کی کیا صورت ممکن ہو سکتی ہے؟"

"میڈم ... کیا میں پوچھ سکتا ہوں وہ خطرات کیا ہیں؟" مارا ویلی نے جو اکثر مجرموں کی طرح نہایت ڈرپوک تھا۔ اتنی سی بات سے ہی تھرتھر کانپتے ہوئے پوچھا۔

"وہ خطرات ہیں خلاف ورزیٔ قانون کے متعلق ... لیکن میرے خیال میں یہ وقت ایسا نہیں کہ میں کسی لمبی تفصیل میں داخل ہوسکوں" مسز ریجر نے پراسرار لہجہ میں کہا۔ "تاہم اس میں شک نہیں کہ اگر کوئی فوری تدبیر اختیار نہ کی گئی۔ تو پھر تباہی ... یقینی تباہی۔ اور بربادی ہم میں سے ہر ایک کے لئے لکھی ہے"

ڈاکٹر کے چہرہ کی رنگت اور زیادہ پیلی پڑ گئی۔ رکتے ہوئے بولا۔ "اگر یہ بات ہے۔ تو پھر کیوں نہ ہم سب اس جگہ سے فرار کی کوشش کریں؟ کیونکہ اس میں تو کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ ہم سب کو اس سازش کے لئے جو ہم نے سوچی اور کی تھی۔ سخت ترین سزائیں دی جائیں گی۔ میرے لئے گرم سرخ لوہے کا داغ اور آپ کے اور تینوں لڑکیوں کے لئے قید بامشقت ... اور میڈم اب یہاں ٹھیرنا بے حد خطرناک ہے۔ ایسا انتظام کیجئے۔ کہ ہم جلد از جلد اس شہر سے رخصت ہوسکیں۔"

"ڈاکٹر صاحب بے وقوف نہ بنو" مسز ریجر نے طعن آمیز لہجہ میں جواب دیا۔ "اول تو ہم بھاگ کر کہاں جائینگے؟ پھر بڑا سوال یہ ہے کہ پروانہ راہداری کے بغیر ہمیں اس شہر کی حدود سے نکلنے ہی کون دیگا؟ اس لئے فرار کا خیال دل سے نکال دو۔ کوئی ایسی ترکیب کرنی چاہیئے۔ جو تیز اور کارگر ہو"

"یعنی کیا... ؟"

"جہاں تک میرا خیال کام کرتا ہے۔" مسز ریجر نے سوچتے ہوئے کہا۔
"جوسلین لوفنٹس کو سب حال معلوم ہو چکا ہے۔ تاہم وہ فوراً ہی کوئی فیصلہ کن کارروائی نہ کرے گا۔ کل اور آج کے درمیان عمل کی ایک رات حائل ہے۔ جو کچھ کرنا ہو اس رات رات کے اندر ہو جانا چاہیئے۔"

"لیکن کیا... ؟" ڈاکٹر نے سہمی ہوئی آواز سے پوچھا۔

"لوفنٹس اور لیڈی پرسیکٹ دونوں کی موت۔ اس لئے کہ وہ ایک دوسرے کے محرم راز ہیں۔"

ان بھیانک لفظوں کو سن کر ڈاکٹر مارا ویلی بڑے زور سے چونکا۔ لیکن پھر جب اس کا خیال اس ہولناک سزا کی طرف گیا۔ جو انکشاف حال کی صورت میں خود اس کو ملنی یقینی تھی۔ تو اپنے آپ پر قابو پا کر کہنے لگا۔

"بہت اچھا میڈم ایسا ہی کیا جائے گا۔ لوفنٹس اور اس انگریز لیڈی کو اب آپ صرف چند گھنٹوں کی مہمان سمجھیں۔ مجھے بیسیوں ترکیبیں یاد ہیں۔ جو اس سلسلہ میں برتی جا سکتی ہیں۔ کوئی نہ کوئی طریقہ ایسا اختیار کیا جائے گا جس سے ان دونوں کی موت نہایت پراسرار حالات میں واقع ہو۔ اور کسی کو جرم کا شبہ تک نہ ہو سکے!"

باب - ۸

بیرن برگامی

ڈاکٹر مارڈویلی کے مکان کے ایک کمرہ میں جوسیلن لوفٹس بیٹھا۔ لیڈی پربلیکٹ سے (کیونکہ اب ہم اس خاتون کا فرضی نام مسز رابرٹس لکھنا غیر ضروری سمجھتے ہیں) باتیں کر رہا تھا۔ کہ اتنے میں ایک نوکر نے اندر آکر اطلاع دی "ایک صاحب آپ سے ملاقات کرنے آئے ہیں" اس پر لیڈی پربلیکٹ مصلحتاً اٹھ کر دوسرے کمرہ میں چلی گئی - اور نو وارد کو جوسیلن لوفٹس کے پاس پہنچا دیا گیا۔ معلوم ہوا۔ بیرن برگامی ہے۔ جس کو شہزادی نے تحقیق حال کے لئے جوسیلن لوفٹس کے پاس بھیجا تھا۔

"میرے خیال میں آپ شہزادی کے ایما پر تشریف لائے ہیں" لوفٹس نے رسمی تکلفات کے بعد پوچھا "کیا میری وہ چند سطریں جو لفافہ کے ایک کونہ میں لکھی ہوئی تھیں۔ ان کے ملاحظہ سے گزریں؟"

"افسوس نہیں وہ لفافہ ان کے ہاتھ سے یونہی فرش زمین پر گر پڑا تھا۔ اور مس اگا تھا اوون نے اس کو اٹھالیا۔ لیکن میں جس مطلب کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اس کے سلسلہ میں پہلی گزارش طلب بات یہ ہے۔ کہ شہزادی کے روبرو آپ کی سخت بدگوئی کی گئی ہے۔ اور لیڈی پربلیکٹ چونکہ اس حال میں تھیں۔ جس پر اخلاقی طور پر اعتراض کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے ان کو قاصد بنا کر بھیجنا اور بھی زیادہ مضرت رساں ثابت ہوا:

"خیر کچھ ہو" جوسیلن لونتس نے مسکراتے ہوئے کہا "اتنا بہر حال غنیمت ہے۔ کہ میری ناچیز شخصیت کا ذکر کسی طرح والا تبار شہزادی کے کانوں تک پہنچ گیا۔ کیونکہ اس کی سب سے بڑھ کر ضرورت تھی۔ میرا ان کی خدمت میں حاضر ہونے کی خواہش رکھنا کلیتہً ان کے فائدے کے لئے تھا۔ اول تو پہلے ہی مجھ کو معلوم تھا۔ کہ ان کے برخلاف سازش کا ایک بہت وسیع جال پھیلایا جا چکا ہے۔ لیکن اس جگہ آکر جو حالات میں نے تحقیق کئے۔ ان سے معلوم ہو گیا۔ کہ دشمنوں نے اس نیک سیرت خاتون کو بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا"

"مجھے آپ کی زبانی یہ حالات سن کر بے حد رنج و قلق ہوتا ہے" بیرن برگامی نے متعجبانہ کہنا شروع کیا "لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا..."

"ٹھیر یئے میں ابھی آپ کو یہ نہیں بتا سکا۔ کہ نیک خصلت شہزادی کی بدنامی پر کفایت نہ کرتے ہوئے دشمنوں نے خود آپ کے برخلاف ایک بے حد کمینہ حرکت کی ہے۔ یعنی شہزادی کے ساتھ آپ کا نام ایک نہایت قابل اعتراض طریقہ پر منسوب کیا جاتا ہے..."

"اُف میرے خدا... یہ آپ کیا فرماتے ہیں!" برگامی نے غصہ اور جوش کی حالت میں کرسی پر سیدھا بیٹھتے ہوئے کہا "میں بیشک اس پاک سیرت خاتون کا ادنےٰ خلوص اور پرستار ہوں۔ لیکن خدا شاہد ہے۔ کہ میری آنکھوں نے کبھی ناپاک نگاہوں سے اس کی طرف نہیں دیکھا میرے لئے وہ ایک دیوی ہیں۔ اور میں ان کا عقیدت مند پجاری ہمیشہ دل ہی دل میں ان کی پرستش کرتا رہا ہوں"

"بیرن برگامی" جوسیلن لونتس نے متین نظروں سے دیکھتے ہوئے

جواب دیا: "اطمینان رکھئے۔ میں پہلے ہی اصل حقیقت سے واقف ہوں لیکن سوال یہ ہے۔ کہ دشمنوں کی طرف سے جو کوشش ان کو بدنام کرنے کی اب تک کی جاتی رہی ہے۔ اس کا توڑ کیا ہو۔ اور ان کی سوچی ہوئی سازش کے اثر کو کیونکر زائل کیا جائے:"

"لیکن ... وہ سازش کیا ہے؟ مجھے اس کا حال بالکل معلوم نہیں:" برگامی نے سوچتے ہوئے پوچھا: اس لئے پوری حقیقت جانے بغیر میں اس بارہ میں کوئی رائے پیش نہیں کر سکتا۔ کہ اس معزز خاتون کو اس سازش کے اثر سے کیونکر محفوظ رکھا جا سکتا ہے:"

"دیکھئے اس کا حال میں عرض کرتا ہوں:" جوسیلین لوفٹس نے بیان کیا: "جو وسیع سازش دشمنوں نے ان کے برخلاف سوچی اس کا پہلا حصّہ تو یہ ہے۔ کہ شہزادی کے بطن سے ایک ناجائز بچہ پیدا ہُوا ... ٹھیرئیے! جوش میں آنے کی حاجت نہیں۔ میں پہلے ہی تحقیق کر چکا ہوں۔ کہ وہ بچہ اگاتھا اوون کے پیدا ہُوا تھا۔ لیکن گو اس بارہ میں میرا اپنا اطمینان ہو چکا ہے۔ تاہم ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ کوئی ایسا فیصلہ کن ثبوت حاصل کیا جائے۔ جس سے ساری دنیا کا اطمینان کرانا ممکن ہو۔ پھر دوسری بات یہ کہ مخالفوں نے مشہور کر رکھا ہے۔ کئی چاہنے والے شہزادی سے ملاقات کرنے خفیہ طور پر کوٹھی میں آتے رہتے تھے۔ اس کے متعلق بھی میں جان چکا ہوں کہ وہ لوگ شہزادی سے نہیں۔ اوون بہنوں سے ملنے جاتے تھے۔ لیکن یہ سب کچھ ایسے طریقہ پر کیا جاتا تھا۔ جس سے شہزادی بدنام ہوں۔ تیسری بات خود آپ کی اپنی ذات سے متعلق ہے۔ یعنی یہ کہ آپ شہزادی سے ناجائز تعلق رکھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ یہ تینوں باتیں

جھوٹ ہیں۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ان کو پوری طرح صاف کر کے اصل مجرموں کا پتہ لگایا جائے اور انہیں کیفر کردار کو پہنچایا جائے۔ میں نے یہ بھی معلوم کیا ہے۔ کہ اس سازش کی سرغنہ تینوں اوون بہنیں ہیں۔ مگر شہزادی کے عملہ کی ایک دھوبن مسز ہبرڈ اور ایک ادھیڑ نانون مسز ریجنران کی صلاح کار ہیں۔ ان میں سے مسز ہبرڈ کا معاملہ میں آپ کے ذمہ ڈالتا ہوں۔ آپ کسی طرح اس پر دباؤ ڈال کر اس سے پوچھیں۔ کہ اس کو اس بارے میں کس قدر حالات معلوم ہیں"

"چلئے میں کام کا یہ حصہ بڑی خوشی سے اپنے ذمہ لیتا ہوں" برگامی نے جواب دیا۔

"اگر ایسا ہے۔ تو پھر باقی ماندہ باتیں بھی ایک خاص حکمت عملی سے صاف کی جاسکتی ہیں۔ اس میں تو کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ مردہ بچہ کی لاش اگا تھا کے ایک کپڑے کے ٹکڑے میں لپیٹی ہوئی تھی۔ اور بعد ازاں ایمانے اس کو اپنے رومال میں باندھ کر جھیل میں ڈبو دیا تھا میں نے ان کپڑوں کو صاف کر کے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ اور بچہ کی لاش بھی اسی مکان کے ایک کمرہ میں اس وقت تک محفوظ ہے ..."

"پھر اب آپ اس بارہ میں اور کیا کرنا چاہتے ہیں؟" برگامی نے تھوڑی دیر کے بعد پوچھا۔

"دیکھئے صورت حال یہ ہے" لوفٹس نے جواب دیا۔ "میں براہ راست شہزادی کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ اگر جیسا میرا خیال تھا۔ لیڈی پریسیکٹ کی کوشش سے کوئی اس طرح کا موقعہ دستیاب ہو جاتا۔ کہ میں شہزادی سے مل کر براہ راست اظہار مدعا کے قابل ہوتا۔ تو جو سازش ان

کے برخلاف عمل میں لائی جارہی ہے۔ میں اس کی ساری تفصیل ان سے بیان کر دیتا۔ لیکن اب چونکہ اس کا امکان نہیں رہا۔ اس لئے جو کام میں براہِ راست کرنا چاہتا تھا۔ اب آپ کو اس کا وسیلہ بننا پڑے گا۔"

"تو فرما دیجئے۔ میں کیا خدمت بجا لا سکتا ہوں؟"

"پہلی ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ کسی طریقہ پر تینوں بہنوں انگا تھا۔ ایبا اور جولیا کو خواہ ترغیب دے کر یا مجبور کر کے آج رات اس مکان پر لے آئیں۔"

برگامی تھوڑی دیر سوچتا رہا۔ پھر بولا: "کام اس میں شک نہیں دشوار ہے۔ لیکن شہزادی کے پاس خاطر سے میں ضرور اس کا کوئی نہ کوئی انتظام کر لوں گا۔"

"اس صورت میں" لوفنس نے کہنا شروع کیا: "آپ ٹھیک آدھی رات کسی بہانے سے ان لڑکیوں کو اس جگہ لائیں۔ کیونکہ نصف شب کا وقت ہی آدمی کے دل پر گہرا اثر ڈالنے کے لئے موزوں سمجھا گیا ہے۔ اس کے بعد جو کچھ کرنا ہوگا۔ میں اپنے آپ کر لوں گا۔ تاہم ایک بات پھر کہتا ہوں۔ جو حالات میں نے شہزادی کے متعلق آپ سے بیان کئے ہیں۔ ان کا ذکر فی الحال ان سے بالکل نہ کیا جائے۔ ورنہ ان کے دل کو بھاری صدمہ پہنچے گا۔ یہ عمل اگر آہستہ آہستہ ہوتا رہے۔ تو زیادہ بہتر ہوگا۔"

"میں اس کی تعمیل کا بھی وعدہ کرتا ہوں۔" بیرن برگامی نے جواب دیا" اور اس کے ساتھ ہی یقین دلاتا ہوں۔ کہ سازش کی دریافت نے جو نہایت سنگین صورت حال پیدا کر دی ہے اس کی حقیقت ان دونوں بہنوں کو معلوم نہ ہونے دی جائے گی۔ ورنہ ممکن ہے۔ وہ اس مکان پر آنے میں لیت

دلعل کرنے لگیں :

"بس تو ٹھیک ہے۔ آپ جا کر اپنے حصہ کا فرض پورا کریں۔ اس کے بعد امید ہے سب کام خاطر خواہ ہو جائے گا۔"

باب - ۹

افشائے حقیقت

اس کے تھوڑی دیر بعد جب بیرن بوگا می گہری فکروں میں ڈوبا ہوا کوٹھی کی طرف واپس چلا جا رہا تھا۔ تو ناگاہ کسی نے اس کا نام لے کر آواز دی۔ دیکھا تو مسز ریچر تھی۔

بیرن کو اس عورت سے ہمیشہ نفرت سی رہی تھی۔ اور وہ اب بھی اس سے مل کر مطمئن نہ تھا۔ اس کا بس چلتا۔ تو وہ گفتگو کرنے کی غرض سے بھی نہ رکتا۔ لیکن مسز ریچر ایسے طریقے پر رستہ روک کر کھڑی ہو گئی۔ کہ اس کے لئے ٹھہرنے کے سوا چارہ کار نہ رہا۔

"کہیئے بیرن بوگا می کدھر سے آنا ہوا؟" مسز ریچر نے پر اخلاق لہجہ میں پوچھا۔ "کیا لیڈی پریسکٹ اور مسٹر لوفٹس سے ملاقات کرنے گئے تھے؟"

"ہاں میں فی الحال مسٹر لوفٹس سے مل کر آ رہا ہوں۔ لیڈی پریسکٹ اس جگہ نہ تھیں۔"

مسز ریچر تھوڑی دیر سوچتی رہی کہ آغاز گفتگو کس پیرایہ میں کرے

اس کے بعد کہنے لگی: "دیکھئے صاحب. میرے خیال میں ہمارا ایک دوسرے کو غلط فہمی میں ڈالنے کی کوشش کرنا بے سود ہے. ضرورت اس بات کی ہے کہ اصل حقیقت کو سمجھنے اور جو خرابی ظہور میں آئی ہے اس کے تدارک کا ذریعہ سوچنے کی کوشش کی جائے۔"

"میڈم حق بات یہ ہے کہ ایک گہری سازش عمل میں لائی گئی ہے جس کا اثر آپ کے زیرسایہ رہنے والی اوون بہنوں پر بھی پڑتا ہے۔ اور ہم دونوں میں اور مسٹر لونفس اس معاملہ کی اصلیت معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

"افسوس افسوس" مسز ریجبر نے پریشانی ظاہر کرتے ہوئے کہا. غریب سادہ لوح لڑکیاں۔ نہ جانے ان سے کیا خطا سرزد ہوئی ہے... لیکن اگر واقعی ان سے بے خبری میں کوئی بھول ہو بھی گئی ہے۔ تو میں التجا کرتی ہوں۔ کہ آپ لوگ جہاں تک ممکن ہو۔ درگزر کی کوشش کریں۔"

"اطمینان رکھیئے میڈم! مسٹر لونفس کے مزاج میں کینہ یا انتقام کا مطلق دخل نہیں" برگامی نے جواب دیا: "میں فی الحال یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا۔ کہ انہوں نے کیا ترکیب سوچی ہے. لیکن اتنا ضرور مجھ سے کہتے تھے. کہ اگر ممکن ہو۔ تو میں ایک بار ان لڑکیوں سے مل کر پوری کیفیت معلوم کیا چاہتا ہوں۔ تاکہ بعد میں ان کے لئے وجہ شکایت باقی نہ رہے۔"

"تو کیا میں آپ کا پیغام لڑکیوں کو پہنچا دوں؟"

"بے شک اگر آپ ایسا کر سکیں۔ تو بہت مناسب ہوگا۔"

"کوئی تشفیں اور ہو۔ تو وہ بھی مجھ کو بتا دیجئے۔"

" بس اتنی ہی بات اور ہے ۔ کہ اس وقت تین بجے ہیں ۔ آپ ان سے کہہ دیں ۔ کہ میں ٹھیک پانچ بجے جھیل کے پرانے گھاٹ پر ان سے ملونگا "

" بہت اچھا اس کی تعمیل کی جائے گی " مسز ریجر نے جو موجودہ انتظام سے ہر طرح مطمئن تھی ۔ خوش ہو کر کہا " تاہم میں ایک بات عرض کرتی ہوں ۔ یعنی فی الحال اس معاملہ کا حال شہزادی کے کانوں تک نہ پہنچے ورنہ ان کے دل کو بھاری صدمہ پہنچے گا "

" میڈم اگر مجھ کو اپنے اندازوں میں بھاری غلط فہمی نہیں ہوئی " برن برگامی نے کسی قدر تلخ لہجہ میں جواب دیا " تو کہہ سکتا ہوں ۔ کہ آپ کو یا دونوں بہنوں کو شہزادی کی ذات سے کوئی ہمدردی نہیں ۔۔ لیکن اس پر بھی میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس معاملہ کو کل تک شہزادی کے کانوں تک پہنچنے سے ضرور روکے رکھوں گا "

مسز ریجر نے خواہ اس کے خیالات دلی کچھ ہی کیوں نہ ہوں ۔ اس موقعہ پر کوئی اعتراضی لفظ منہ سے نہ نکالا ۔ اور اس کے تھوڑی دیر بعد پر اخلاق طریقہ پر آداب بجالا کر رخصت ہو گئی ۔

جس وقت برن کوٹھی میں پہنچا ۔ تو شہزادی اپنی خط و کتابت سے فارغ ہو کر باہر آنے لگی تھی ۔ اس نے اس کو دیکھتے ہی پوچھا ۔

" کہئے میں نے جس کام کے لئے بھیجا تھا ۔ اس کے متعلق کیا کر آئے ؟ "

" حضور والا مطمئن رہیں ۔ جو خدمات میرے ذمہ ڈالی گئی تھیں میں ان کو پوری طرح بجالاؤں گا " برن برگامی نے مؤدبانہ جواب دیا " لیکن سردست میری درخواست ہے ۔ کہ آپ تفصیلات جاننے کی کوشش نہ کریں ۔ میں امید کرتا ہوں ۔ کل تک سارے حالات آپ کی خدمت میں

مفصل عرض کر سکوں گا۔"

"جیسے تمہاری مرضی۔" شہزادی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "لیکن کیا تم مسٹر لوفنش اور لیڈی پریکٹ دونوں سے ملے تھے؟"

"جی نہیں۔ میں صرف مسٹر لوفنش سے ملا ہوں۔ اور ان کے بارہ میں اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ بعض غرض مند لوگوں کی طرف سے ناحق اس مرد شریف کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ وہ بڑا نیک نیت اور شریف آدمی ہے۔ اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہر حال میں آپ کی بہتری کا خواہشمند ہے۔"

"اس کے معنی یہ ہوئے کہ مجھے قصداً اس کے بارہ میں مبتلائے غلط فہمی کیا گیا۔" شہزادی نے افسوسناک لہجہ میں کہا۔ "بہر صورت میں کل تک انتظار کروں گی۔ امید ہے آپ سارے حالات پوری تفصیل کے ساتھ بیان کر کے میرے دل کو مطمئن کر سکیں گے۔"

برگامی نے سر کے اشارہ سے تعمیل کا وعدہ کیا۔ جس کے بعد شہزادی نے اس کو رخصت کر دیا۔

باب - ۱۰
غلط فہمی کا شکار

اب بیرن کو سب سے بڑا کام مسز ہبرڈ سے درپیش تھا۔ کیونکہ جیسا ناظرین کو یاد ہوگا۔ اس عورت کے بارہ میں تحقیقات کا فرض اس کے ذمہ ڈالا گیا تھا۔

وہ جب اس کے کمرہ میں پہنچا۔ تو بڑھی عورت اپنی ہمیشہ کی عادت کے مطابق شراب کی بوتل سامنے رکھے وقتاً فوقتاً جرعہ نوشی کر رہی تھی۔ بیرن کی آمد کو خلاف توقع جان کر گھبرا سی گئی۔ اپنی جگہ سے مؤدبانہ اٹھتے ہوئے برگامی کو کرسی پیش کی۔ لیکن بیرن نے متین لہجہ میں کہا "مسز ہیرڈ اپنی جگہ پر بیٹھ کر جو کچھ میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ اس کا صاف صاف جواب دو۔ اس سے زیادہ میں اسی قدر اور کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر کسی قسم کی پردہ پوشی کرو گی۔ تو یہ تمہارے حق میں خرابی کا باعث ہوگا۔"

بیرن کی ان باتوں نے بڑھی دھوبن کا اضطراب اور زیادہ بڑھا دیا۔ اور وہ اپنی کرسی پر بیٹھ کر اس طرح کی پریشان نظروں سے دیکھنے لگی۔ جیسے کوئی خطاکار مجرم اپنی قسمت کا فیصلہ سننے کا انتظار کرتا ہے۔

مگر ہم نہیں چاہتے۔ کہ ان مختلف سوالات کو جو بیرن نے پوچھے یا مسز ہیرڈ کے دئیے ہوئے جوابوں کو من وعن درج کریں۔ مختصر یہ کہ بیرن کے استفسارات پر مسز ہیرڈ کو چند ایک باتیں ایسی تسلیم کرنی پڑیں۔ جنہوں نے بیرن کو حیرت زدہ کر دیا۔ ان میں پہلی بات تو یہ تھی کہ اس نے بیان کیا۔ میں نے آپ کو (بیرن برگامی کو) بعض موقعوں پر رات کے وقت شہزادی کے کمرہ کی طرف جاتے دیکھا تھا۔ اس سے بیرن کو جو نیکی اور پارسائی کی مجسم تصویر تھا۔ جو حیرت ہوئی۔ اس کا حال محتاج بیان نہیں۔ لیکن جوں جوں اس نے جرح کے سوالات پوچھے۔ یہ بات واضح ہونے لگی۔ کہ وہ کوئی دوسرا ہی شخص تھا۔ جو اس کا بھیس بدل کر مسز ہیرڈ کے دروازہ کے سامنے سے گزرتا دیکھا گیا تھا۔ (اور جن لوگوں

نے اس ناول کا ابتدائی حصہ سوفی سیج پڑھا ہے ان سے پوشیدہ نہیں ہو سکتا کہ ایسا او ون اس طرح کامروانہ بھیس بدل کر غلام گردش سے گزرا کرتی تھی۔ بیرن کے باربار پوچھنے پر یہ مزید انکشاف ہُوا۔ کہ اول تو مسز ہبرڈ نے اس آدمی کو جسے وہ بیرن ہنگامی تصور کرتی تھی۔ کبھی کسی خاص کمرہ میں داخل ہوتے نہ دیکھا تھا۔ دوسرے اس کو یہ بھی یاد تھا۔ کہ اس آدمی کی قامت بیرن کے قد سے کسی قدر چھوٹی تھی۔

دوسری بات جو بیرن نے مسز ہبرڈ سے تحقیق کی یہ تھی۔ کہ اس نے مختلف اوقات میں اپنی نظروں سے دیکھا۔ شہزادی اجنبی شخصوں کو ساتھ لے کر برآمدہ سے گزر رہی تھی۔ جب اس سے پوچھا گیا۔ نہیں کیونکر معلوم ہُوا۔ کہ وہ شہزادی تھی۔ تو کہنے لگی۔ اس لئے کہ اس نے سبز ریشم کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ اور اس کے گلے میں ارمنی حاشیہ لگا ہُوا وہی ساٹن کا لبادہ تھا۔ جسے شہزادی پہنا کرتی ہیں۔"

بیرن کو جانے ہوئے حالات کی بنا پر فوراً معلوم ہو گیا۔ کہ یہ بھی دشمنوں کی ایک چال تھی۔ جو انہوں نے مغالطہ پیدا کرنے کے لئے برتی پس وہ بھیانک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"مسز ہبرڈ! تم نے بعض ایسی باتیں کہی ہیں۔ جن سے میری اور والا تبار شہزادی کی انتہائی توہین متصور ہے۔ لیکن میں تم کو اس وجہ سے قابل معافی خیال کرتا ہوں۔ کہ تمہاری نیت بُری نہیں۔ صرف تم کو مبتلائے غلط فہمی کر کے خوب طرح الو بنایا گیا ہے۔ اور اب اس بارہ میں کچھ مزید حالات مجھ سے بھی سن لو۔ ایک بڑی بھیانک سازش نیک سیرت شہزادی کو بدنام کرنے کے لئے سوچی اور عمل میں لائی گئی تھی۔ میں جس

وقت تمہارے پاس آیا تو خیال تھا۔ کہ تم اس سازش میں برابر کی حصہ دار ہو۔ لیکن اب چونکہ معلوم ہوتا ہے۔ تمہیں ان لوگوں نے محض اپنا آلہ کار بنایا اور اس مطلب کے لئے عجیب غلط فہمیاں تمہارے دل میں پیدا کیں۔ اس لئے میں اصل حقیقت تم سے بیان کرتا ہوں۔ کچھ عرصہ پیشتر جو مردہ بچہ اس گھر میں پیدا ہوا تھا۔ وہ درحقیقت شہزادی کا نہیں۔ بلکہ اگاتھا اودون کا بچہ تھا۔ اس بدنصیب کی لاش تم اٹھا کر باغ تک لے گئی تھیں۔ اور جب بعدازاں کچھ بدمعاش نتھیں اور مسز ریجز کو گاڑی پر سوار کر کے کرنیل مالپاس اور ارل آف کارون کے پاس لاسین لے گئے تو ان کمبختوں کا خیال یہی تھا۔ کہ تم ایما اور جولیا اودون ہو۔ کیونکہ انہی دو کو اغوا کرنے کے لئے ان کی خدمات حاصل کی گئیں تھیں؟"

یہ بیان کرنا لاحاصل ہے کہ مسز ہبرڈ ان سارے حالات کو سن کر حیران و ششدر رہ گئی۔ بہرصورت بیرن برگامی نے یہ کہکر اس کو تسلی دی کہ "جو کچھ پیشتر تم سے ہوا۔ محض غلط فہمی کا نتیجہ تھا۔ اب تمہاری طرف سے اس کی تلافی اسی طرح ممکن ہے۔ کہ اس سازش کے انکشاف میں امکان بھر مدد دو۔"

مسز ہبرڈ نے صدہا قسمیں کھاتے ہوئے اپنی بے گناہی کا اظہار کیا۔ اور آخرکار بیرن برگامی اس سے وعدہ امداد لے کر رخصت ہوا۔

باب ۔ ۱۱

خوفِ عظیم

جس وقت میار مسز ریجر ہیرن ہرگاسی سے جدا ہو کر کوٹھی میں داخل ہوئی ۔ تو تینوں اولاد بہنیں سخت پریشان اور بدحواس بیٹھی اس کی راہ تک رہی تھیں۔ ان کی نگاہِ استفسار کا جواب دیتے ہوئے بڑھی عورت نے کہا۔

" عزیز لڑکیو۔ گھبرانے کی بات نہیں خطرہ اس میں شک نہیں عظیم ہے ۔لیکن میں امید کرتی ہوں۔ اس کو رفع کیا جا سکے گا۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات میں یہ کہنا چاہتی ہوں۔ کہ اگر انکشاف کا موقعہ آئے بھی۔ تو کل سے پہلے نہیں آسکتا "

" یہ سچ ہے " جولیا تھر تھر کانپتے ہوئے بولی " لیکن اس قلیل عرصہ میں ہم کیا کرسکتی ہیں؟ کیا بھاگنے سے جان بچنے کی کوئی صورت ممکن ہے؟"

" تم بھاگنے کا خیال دل سے نکال دو " مسز ریجر نے تسلی بخش لہجہ میں کہا " میں نے ایک اور ترکیب سوچی ہے ۔ جس کا حال میں رفتہ رفتہ بیان کروں گی ۔ سردست اتنا ہی بتانا چاہتی ہوں ۔ کہ ہیرن ہرگامی آج پانچ بجے شام کو جھیل کے گھاٹ پر تم سب سے ملنا چاہتا ہے ۔ جس کے بعد وہ تمہیں اس بات کی اطلاع دے گا ۔ کہ تمہیں کب اور کس مقام پر لوفش سے ملنا چاہئیے "

" اف میرے خدا لوفش سے! " ایما نے سہمی ہوئی آواز سے کہا " ہم

کیا منہ لے کر اس کے سامنے جائیں گی؟"

"دیکھو گھبرانے سے کام نہ چلے گا" مسز ریجر نے اس کے جواب میں کہا۔ "ہمیں سب کام ٹھنڈے دل سے کرنا چاہیئے۔ آج صبح صرف دو شخص ہمارے دشمن تھے۔ لوفنس اور لیڈی ہی پرلیسکٹ۔ لیکن اب ان میں ایک اور کا اضافہ ہوگیا ہے۔ یعنی بیرن برگامی کا۔ اور میں چاہتی ہوں۔ آج رات رات کے عرصہ میں ان تینوں کا خاتمہ کر دیا جائے۔"

لڑکیاں اس بیان کو سن کر تھر تھر کانپنے لگیں۔ آخر اگاتھا کہنے لگی۔ "جہاں تک میرا خیال ہے۔ آپ کی ڈاکٹر مارا ویلی سے اس مضمون پر کچھ بات چیت ہوئی تھی۔"

"بے شک ہوئی تھی" عورت نے جواب دیا۔ "لیکن تب مجھ کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ جوسیلن تم سے ملاقات کا خواہشمند ہے۔ اس کا یہ خیال ظاہر کرتا ہے۔ کہ شاید وہ کسی طرح کی مصالحت پر آمادہ ہو۔ میں نے طے کر لیا ہے۔ کہ یہ ملاقات آج رات ڈاکٹر مارا ویلی کے مکان پر کی جائے۔ اگاتھا تم سب میں سیانی ہو۔ دوران گفتگو میں حالات دیکھ کر اس کا فیصلہ کرنا۔ کہ کیا لوفنس دوست بننا چاہتا ہے یا دشمن؟ اگر وہ ہمارے درپے آزار نہ ہو۔ تو موقعہ پاکر مارا ویلی سے اتنی بات کہہ دینا۔ کہ اس کی جان ضائع نہ کی جائے۔ لیکن اگر اس کی موت ضروری معلوم ہو۔ تو پھر خاموش رہنا۔ ڈاکٹر سب کام اپنے آپ کر لے گا۔"

"لیکن یہ پہلی ملاقات جو ہماری بیرن برگامی سے ہوئی ہے... اس کے متعلق آپ کیا مشورہ دینا چاہتی ہیں؟"

"سنو عزیز لڑکیو۔ برگامی کو دوست یا دشمن بنانا تمہارے اپنے

بس کی بات ہے" مسز رینجر نے جواب دیا۔ "میں جانتی ہوں۔ ایسا پہلے سے اس کو چاہتی ہے۔ کیا اس کے لئے اپنی میٹھی باتوں سے اس کو اپنا دوست بنانا ممکن نہیں ہو سکتا۔ تمہیں چاہیئے۔ اسے اپنا طرفدار بنا کر اس کے ذریعہ سے جوسلین لوفش کے دل سے بھی دشمنی اور عناد کا اثر نکال دینے کی کوشش کرو۔"

"سچ ہے۔ آپ نے یہ تجویز معقول سوچی ہے۔" اگاطھا نے حوصلہ مند لہجہ میں کہا۔ "برگامی جوسلین لوفش کی طرح پتھر کا دل نہیں رکھتا۔ یقیناً اس کو راہ راست پر لایا جا سکے گا۔"

"بس تو پانچ بجے کے لئے تیار رہو۔ اور اس عرصہ میں جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے دلوں کو استوار رکھو۔"

اتنا کہہ کر مسز رینجر نے ان سب کو ضروری تیاری عمل میں لانے کے خیال سے رخصت کر دیا۔

باب - ۱۲
حسن و فریب

پورے پانچ بجے برن برگامی جھیل لمین کے ساحل پر پہنچا۔ تو تینوں ساحرہ بہنیں پہلے سے کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھیں ان کے چہرے زرد رخساروں پر جوش کی ہلکی سرخ چھیٹیاں اور عام انداز اضطرابی کیفیت لئے تھے۔ گو وہ اپنی طرف سے ضبط کی انتہائی کوشش کر رہی تھیں۔

برگامی کے دل میں ان کے لیئے مطلق رحم نہ تھا۔ گو ایک بار یہ خیال ضرور پیدا ہوا۔ کہ قدرت کا یہ کتنا سخت اندھیر ہے۔ کہ ان کو ایسی لغریب صورتیں دے کر ان کے باطن سیاہ پیدا کئے۔ کبھی کوئی ناگن جس کی چھوت تک زہریلی ہو۔ اتنی خوشنما نظر نہ آئی ہو گی جتنی وہ تھیں۔

چونکہ وہ ان سے کسی طرح بے تکلف ہونا نہ چاہتا تھا۔ اس لئے جھیل کے قریب پہنچکر ان سے ذرا فاصلہ پر چپ چاپ کھڑا ہو گیا اس کے اوداس چہرہ پر حسرت نے جو دلکشی پیدا کر رکھی تھی۔ اسکو دیکھتے ہوئے امیا اور زیادہ اس پر موہت ہو گئی۔ اور دل ہی دل میں کہنے لگی "کاش میں اس پر قابو پاسکوں۔۔۔ کاش میں اس کو دام فریب میں پھنسا سکوں۔ پھر ہمارا بچاؤ یقینی ہے"

قریباً ایک منٹ دونو فریق بے تعلقانہ تھوڑے فاصلہ پر کھڑے رہے۔ اس کے بعد دونوں بہنیں اس خیال سے آگے بڑھیں۔ کہ اس ملاقات کا منشاء معلوم کر سکیں۔ ان کو آگے سرکتا دیکھ کر بیرن نے بھی ان کی طرف رخ کیا۔ اور یہ ظاہر کرتے ہوئے گویا اس نے پہلی بار ان کو دیکھا ہے کہنے لگا۔

"نوجوان خواتین۔ میں تم سے ایک نہایت افسوسناک مضمون پر تھوڑی دیر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ میرے خیال میں اگر ہم ساحل پر ٹہلتے ہوئے باتیں کریں۔ تو زیادہ موزوں ہو گا"

بہنیں فوراً آمادہ ہو گئیں۔ چنانچہ ان کو ساتھ لے کر آگے کو چلتے ہوئے بیرن نے کہنا شروع کیا۔

"تم نے غالباً سنا ہو گا۔ کہ میری ملاقات مسٹر لوفٹس سے ہوئی ہے

اور میں نے بہت سی ایسی باتیں اس مرد نیک سیرت کی زبانی سُنی ہیں۔ جن سے تمہارے اخلاق پر اچھی روشنی نہیں پڑ تی۔ مجھے بارہا یہ سوچ کر سخت افسوس ہوتا ہے۔ کہ تم اتنی حسین۔ تربیت یافتہ اور اونچی سوسائٹی کی ممبر ہو کر بعض ایسی حرکات مذموم کی مرتکب ہوتی ہو۔ جن کا خیال کر کے ہی جی کو وحشت ہوتی ہے۔ چونکہ مسٹر لوفٹس کی طبیعت میں درگزر غالب ہے۔ اس لئے انہوں نے یہ کام میرے ذمہ ڈالا۔ کہ میں تم سے مل کر اس بات کی کوشش کروں کہ تم جو کچھ اس وقت تک کر چکی ہو۔ اس پر اظہار افسوس کرتے ہوئے اپنے آئندہ طرز عمل سے تلافی کی کوشش کرو"۔

اس پر ایما جواب دینے کو آگے بڑھی اور کہنے لگی "صاحب اگر ہم سے کوئی خطا سرزد ہوئی ہے۔ تو ہم ہر ممکن طریقہ پر اس کی تلافی کے لئے تیار ہیں۔ آپ ہمیں رستہ بتائیں۔ ہماری طرف سے کسی حال میں کوتاہی نہ ہو گی"

اس موقعہ پر اگاتھا اور جولیا نے بھی اپنی طرف سے ایما کی تائید میں چند الفاظ کہنے ضروری سمجھے۔ جس پر بیرن برگامی نے کہا۔

"سنو میری دلی خواہش یہ ہے۔ کہ تمہارا یہ اظہار ندامت حقیقی ہو۔ تاہم آئندہ جو کچھ کیا جانا ہے اس کا فیصلہ چونکہ میرے ہاتھ میں نہیں بلکہ میرا دوست لوفٹس ہی اس کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ اس لئے تمہیں اس کے مشورہ پر عمل کرنا ہوگا۔ میرے خیال میں مسز ریجر نے پہلے ہی تم کو بتا دیا ہوگا۔ کہ مسٹر لوفٹس کی خواہش آج رات تم سب سے ملاقات کرنے کی ہے۔ کیا تم اس سے ملنے ڈاکٹر مارا ویلی کے مکان پر جا سکو گی؟"

"مارا ویلی کے مکان پر؟" اگا تھا نے بدحواسی کے لہجہ میں پوچھا کیونکہ اس کو یاد آگیا۔ کہ اس کے مردہ بچہ کی لاش فی الحال وہیں رکھی ہے۔

"ہاں ڈاکٹر مارا ویلی کے مکان پر!" ہیرن نے فیصلہ کن لہجہ میں جواب دیا۔ "اور ضروری ہے۔ تم سب وہاں جاؤ۔ کوئی ایک بھی پیچھے نہ۔۔۔"

"صاحب آپ جو حکم دیں گے ہمیں اس کی تعمیل میں سرمو عذر نہ ہوگا۔" ایما نے جو اس طرح کے موقعوں پر بھولی اور مسکین بننا خوب جانتی تھی۔ نرم لہجہ میں کہا۔ اور تھوڑے تامل کے بعد جولیا اور اگا تھا کو بھی اس کا وعدہ کرنا پڑا۔

"بس تو فیصلہ یہ ہے۔ تم تینوں آدھی رات کے عمل پر مسٹر لوفنش سے ملو۔" ہرگامی نے جواب دیا۔ "ایک بات اور یاد رکھنا۔ یعنی کسی کو ساتھ لے جانے کی حاجت نہیں۔ اول تو تمہیں کسی طرح کا خطرہ پیش نہیں آسکتا۔ دوسرے مارا ویلی کا مکان تم سب کو معلوم ہے لیکن خبردار فرار کی کوشش نہ کرنا۔ اب تک کچھ نہیں بگڑا۔ مسٹر لوفنش کے رحم اور درگزر کی بدولت معاملہ یہیں پر ختم سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر تم نے کسی طرف کو بھاگنے کی کوشش کی۔ تو پھر میں نتیجہ کا ذمہ دار نہیں۔"

"صاحب میں آپ کو یقین دلاتی ہوں۔ کہ اسی طرح ہوگا جیسا آپ چاہتے ہیں۔" اور یہ کہتے ہوئے ایما نے اس طرح ہیرن کا بازو تھام لیا۔ گویا دہشت کی وجہ سے اس کا سہارا لینا چاہتی تھی۔ اس کیساتھ ہی چہرہ پر التجائی انداز پیدا کرکے اور اپنی خوشنما آنکھیں ہیرن کی آنکھوں

میں ڈالتے ہوئے کہنے لگی۔

"آپ ہم سے بدگمانی نہ کریں۔ جو حکم آپ دیں گے۔ اس کی یقیناً تعمیل کی جائے گی۔ میں اس کی ذمہ وار ہوں۔ آج سے آپ مجھ کو اپنی وفادار کنیز سمجھیں۔"

"ہاں ایما ہماری طرف سے برن کو اچھی طرح سمجھا دو۔" اگاتھا نے یہ دیکھ کر کہ ایما نے برن کو راہ پر لانے کی ترکیب پیدا کر لی ہے۔ پرے ہٹتے ہوئے کہا۔ "آؤ جولیا چلیں۔ ایما ہمارے خیالات کی بہتر ترجمانی کر سکے گی۔"

اور اس سے پہلے کہ برن کو اصل حقیقت کا گمان تک ہو سکتا وہ ایما کو تنہا اس کے پاس چھوڑ کر خود ایک طرف کو رخصت ہو گئیں تاکہ اس قرارداد کے مطابق جو پہلے سے ان میں ہو چکی تھی۔ وہ اپنے حسن و شباب کا اثر ڈال کر برگامی کو ایسی راہ پر لائے۔ کہ کسی طرح کا اندیشہ ان کے لئے باقی نہ رہے۔

باب ۱۳۰

ساحرہ

یہ سب کچھ اس قدر پھرتی اور عیاری سے ہوا۔ کہ برن برگامی ایسا آدمی جو بڑا ضابط اور پرسکون مشہور تھا۔ وہ بھی اک آن کے لئے اتنا حیرت زدہ ہوا۔ کہ ایک لفظ تک منہ سے نہ کہہ سکا۔ لیکن فوراً ہی معاملہ کی اصل حقیقت سمجھ کر یہ جانتے ہوئے کہ دونوں بہنوں کی یہ ایک بڑی گہری

چال ہے۔ اس نے حواس پر قابو پاکر فیصلہ کر لیا۔ کہ اس کا توڑ پوری ہوشیاری سے کرنا چاہیئے۔

چنانچہ اس فیصلہ پر پہنچنے کے بعد وہ ایما کی طرف مڑ کر کہنے لگا۔ "ہاں اب بتاؤ کیا کہنا چاہتی ہو؟"

"افسوس میں بدنصیب کیا کہہ سکتی ہوں"۔ پرفن حسینہ نے دونوں ہاتھ التجائی انداز سے جوڑ کر درد ناک نظروں سے ہیرن کے چہرہ کو تکتے ہوئے کہا: "میرا تو فقط اتنا ہی سوال ہے۔ کہ مجھ پر اور میری بہنوں پر رحم کیجئے... لیکن آہ مجھے اپنا دل گھٹتا معلوم ہوتا ہے... میری ٹانگیں لڑکھڑا رہی ہیں... حال کی پریشانیوں نے کچھ ایسی ضعف جانی مجھ پر طاری کی ہے۔ کہ سیدھی کھڑی نہیں رہ سکتی۔ خدا کے لئے ہیرن مجھے اپنے بازو کا سہارا دیجئے۔ اور درختوں کے اس کنج تک لے چلئے۔ اس جگہ بیٹھنے سے امید ہے۔ میری طبیعت پھر صحیح حالت پر آجائے گی... شکریہ! شکریہ!" یہ الفاظ اس وقت اس نے کہے جب ہیرن برگامی نے اپنے بازو کا سہارا اس کو پیش کیا۔

اس مقام پر پہنچکر جس کی طرف ایما نے اشارہ کیا تھا۔ وہ اس طرح ایک سیٹ پر بیٹھ گئی۔ گویا سیدھی کھڑی نہ رہ سکتی تھی۔ اور اس کے بعد ایک دو لمبے سانس لے کر کہنے لگی: "مہربانی سے اس جگہ میرے پاس بیٹھ جائیے۔ میں چند باتیں جو خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ آپ کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں... آہ کتنی فرحت بخش اس جگہ کی ہوا ہے۔ جس سے گویا تن مردہ میں جان پڑتی ہے"۔ پھر جب ہیرن اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ تو نہایت شیریں لہجہ میں بولی: "اوہ میں نہیں جانتی۔ آپ کی اس عنایت کا کس منہ

سے شکریہ ادا کروں۔ اب مجھ کو یقین ہونے لگا ہے۔ کہ آپ درحقیقت مجھ بدنصیب کو نظر رحم سے دیکھ رہے ہیں"

اس کا خیال تھا کہ برگامی اس کے جواب میں کچھ کہے گا۔ لیکن وہ اس طرح گردن جھکائے بیٹھا رہا۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ کسی گہری فکر میں ڈوبا ہے۔

"آہ اب اصل حقیقت مجھ کو معلوم ہونے لگی ہے" ایمانے اس خیال باطل کے زیر اثر کہ وہ رفتہ رفتہ اپنے حسن کا جادو بیرن پر ڈالنے کے قابل ہوگئی ہے کہا۔ "بیرن برگامی مجھ کو آپ سے وہ گہری اور بے انداز محبت ہے۔ جس کو بصورت الفاظ ظاہر نہیں کیا جاسکتا... اوہ پیارے برگامی میں اسی دن سے اپنا دل تمہاری نذر کر چکی تھی۔ جب میں نے پہلی بار تمہیں دیکھا۔ اور بعد ازاں کئی طریقوں پر اپنے محسوسات کو تمہاری نظروں میں لانے کی کوشش بھی کی۔ لیکن عورت کو قدرت نے اپنی کمزوریوں میں جکڑ رکھا ہے۔ کہ وہ سب کچھ سہتے ہوئے حرف شکایت زبان پر لانے کی جرأت نہیں کرسکتی۔ خدا معلوم آپ کو بھی میرے حال دل کا کچھ علم ہوسکا یا نہیں..."

اس اثنا میں بیرن رفتہ رفتہ اس بات کا فیصلہ کرچکا تھا کہ اس موقعہ پر اس کا طریق عمل کیا ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اب جو اس نے نظر اٹھا کر ایما کی طرف دیکھا۔ تو اس کا چہرہ امید اور جوش باطن سے چمکا ہوا نظر آتا تھا کہنے لگا۔ "بالفرض میں اس کا یہ جواب دوں کہ میں تمہارے حال دل سے بے خبر نہ تھا۔ اور اپنی جگہ میں بھی تم پر جان فدا کرتے ہوئے اظہار محبت کی جرأت نہیں کرسکا... بالفرض پیاری ایما میں یہ سب باتیں صاف صاف تسلیم کرلوں۔ تو کیا تم اس کا کوئی ثبوت دے سکتی ہو۔ کہ تم کو میری ذات سے

سچی محبت ہے؟ محض ایک اس قسم کی دلچسپی نہیں۔ جس کو کسی حال میں محبت کا نام نہیں دیا جا سکتا۔"

" اوہ میرے خدا کیا یہ ممکن ہے!... کیا درحقیقت تم مجھے چاہتے ہو؟" ایما نے یہ دیکھ کر کہ اس کا تیر نگاہ ٹھیک نشانہ پر بیٹھا ہے۔ خوش ہو کر کہا۔ اور اس کے بعد برگامی کا ہاتھ پرمحبت انداز سے دونو ہاتھوں میں لے کر پہلے اسے چوما پھر اپنی دھڑکتی ہوئی چھاتی سے لگا لیا۔

" دیکھو ایما میری جان" برگامی نے آہستہ آہستہ اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالتے ہوئے کہا " سچی محبت وہ ہے۔ جو ہر طرح کی کڑی آزمائشوں سے گزرنے کے باوجود قائم رہ سکے۔" پھر اس کی طرف میٹھی نظروں سے دیکھتے ہوئے اس نے کہا " کیا تم کسی ایسے امتحان کے لئے تیار ہو؟"

" حکم دو پیارے برگامی۔ میں ہر حال میں تمہاری وفادار ہوں۔ اور غیر ممکن ہے۔ تمہارے حکم کی تعمیل سے انکار کروں "

" میں کوئی بے حد کڑی آزمائش تمہاری راہ میں پیدا کرنا نہیں چاہتا۔" برگامی نے جواب دیا " مجھے تو اسی قدر دیکھنا مطلوب ہے۔ کہ کیا تم سچے دل سے مجھ کو چاہتی ہو؟"

" لیکن میں پیشتر کہہ چکی ہوں۔ اور اب پھر ایک بار کہتی ہوں۔ کہ آپ مجھ کو جو حکم دیں گے میں فوراً اس کو بجا لاؤں گی "

" تو سنو پہلی بات میں یہ دریافت کرتا ہوں... مگر دیکھو ایمانداری سے جواب دینا۔ تم تینوں بہنوں میں وہ کون تھی۔ جو مختلف اوقات میں مردانہ بھیس بدل کر میری صورت اختیار کر کے کوٹھی میں پھرتی دیکھی گئی تھی؟"

"اوہ اگر میں اس کا سب حال آپ کو بتا دوں تو کیا آپ مجھ کو سچے دل سے پیار کریں گے ؟ آپ مجھ کو آغوش محبت میں لینے کا وعدہ کرینگے؟"
ایما نے جس پر اب غیر معمولی جوش کی حالت طاری تھی۔ پوچھا
"ہاں میں اس کا وعدہ کرتا ہوں" برگامی نے جواب دیا۔
"تو پھر جان لیجئے۔ وہ آپ ہی کی یہ کنیز تھی۔ جس نے آپ کا بھیس بدلنے کی جرأت کی" ایما نے پر محبت نظروں سے دیکھتے ہوئے تسلیم کیا "میں نے پوشیدہ طور پر آپ کے لباس سے ملتی جلتی چیزیں اپنے لئے حاصل کی تھیں حتیٰ کہ مصنوعی مونچھیں بھی خریدی تھیں۔ اس کے بعد گلے میں کوٹ اور پیروں میں مردانہ بوٹ پہن کر میں ہی آپ کی صورت میں غلام گردش سے گزرا کرتی تھی۔۔۔ اوہ پیارے برگامی اگر تم کو یقین نہ ہو۔ تو میں کسی وقت وہی لباس پہن کر تم کو دکھا دوں گی۔ اور تم خود اس کا اندازہ کر سکو گے کہ میں کیسی لگتی ہوں"
"ایما میری جان۔ بس اب میرا اطمینان ہو گیا" برگ نے دکھانے کا اشتیاق ظاہر کرتے ہوئے کہا "ادھر آ میں تیری بلائیں لوں"
اور اتنا کہہ کر اس نے ایما کو کھینچ کر چھاتی سے لپٹا لیا۔
"خدا کا شکر ہے۔ آج میرے ارمان پورے ہوئے" ایما نے مسرور ہو کر کہا "آج میرے دل کی ساری امیدیں بر آئیں۔ لیکن پیارے برگامی اب تم میرے دل کی پیاس کب بجھاؤ گے ۔۔۔ آخر کس وقت میں تم سے علیحدگی میں مل سکوں گی۔۔۔؟"
"سنو ایما"۔ برگامی نے اس کا ہاتھ پیار سے اپنے ہاتھوں میں لے کر دباتے ہوئے کہا "میں ضرور تم سے علیحدگی میں ملوں گا۔ لیکن دلی خواہش یہ ہے

کہ تم اسی بھیس میں میرے پاس آؤ۔ جو تم بنایا کرتی تھیں۔۔۔ یعنی میری محفل بن کر۔ میں تمہیں اس انوکھے روپ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"لیکن میں آج رات کیونکر ایسا کر سکتی ہوں۔ جب کہ آپ پہلے حکم دے چکے ہیں۔ کہ مجھے اپنی بہنوں کے ساتھ مارا ویلی کے مکان پر جوسلین لوفش سے ملنے ضرور جانا چاہیئے۔"

"بیشک وہ ایک اشد ضروری کام ہے۔" برگا می نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔" لیکن رات اپنی ہے۔ ادھر سے فارغ ہو کر تم کسی بھی وقت بدلے ہوئے بھیس میں میرے پاس آسکتی ہو۔ لیکن ایما پیاری۔ ایک بات پھر کہتا ہوں۔ ہماری اس محبت کا حال کسی کو معلوم نہ ہونا چاہیئے۔ حتےٰ کہ تمہاری بہنوں کو بھی نہیں۔۔۔ بتاؤ کیا اس کا وعدہ کرتی ہو؟"

"ہاں میں سچے دل سے وعدہ کرتی ہوں۔" ایما نے جو اس وقت اپنی سبل کامیابی پر پھولی نہ سماتی تھی۔ اور جس کا خوشنما بدن شدت جوش سے تھر تھر کانپ رہا تھا۔ کہا۔" میں آپ کے حکم کی پوری تعمیل کروں گی۔ یعنی مارا ویلی کے مکان پر بھی جاؤں گی۔ بہنوں سے بھی کسی طرح کا حال بیان نہ کروں گی اور اس کے بعد۔۔۔"

"ہاں اس کے بعد خواہ کتنی رات گئی ہو۔" برگا می نے جواب دیا۔" وقت بے وقت کا خیال نہ کر کے اس بدلے ہوئے بھیس میں جس میں میں اپنی آنکھوں سے تم کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چپ چاپ میرے کمرے میں چلی آنا۔"

"میں ان سارے احکام کی پوری تعمیل کروں گی۔" ایما نے اپنے سرخ مرطوب ہونٹوں کو برگا می کے ہونٹوں سے چپکاتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا تو اب دیر نہ کرو۔" بیرن نے آہستہ آہستہ اس کو پرے ہٹا کر کہا۔

"بہنیں تمہارا انتظار کر رہی ہونگی۔ اب تم ان کے پاس جاؤ۔ میں پھر ایک بار اس کا یقین دلاتا ہوں۔ کہ میری محبت میں کبھی فرق نہ آئے گا۔ لیکن شرط وہی ہے۔ کہ تم اس کا حال کسی پر ظاہر نہ ہونے دو۔ بالفرض تم نے ایسا کیا۔ یا اپنی بہنوں سے بھی اس کا ذکر کر دیا۔ تو پھر سچ کہتا ہوں۔ میرا انتقام بے حد سخت ہوگا۔"

اتنا کہہ کر ہیرن اس سے رخصت ہو کر تیز چلتا کوٹھی کی طرف روانہ ہوگیا۔ لیکن کچھ اس طرح کی بدحواسی ایما پر طاری تھی۔ کہ بڑی دیر تک اس کو یقین نہ آتا تھا۔ کہ جو کچھ پیش آیا۔ وہ حقیقت ہے۔ یا کوئی گزران خواب؟ آخر جب کچھ عرصہ کے بعد وہ اپنے آپ پر قابو پانے کے قابل ہوئی۔ تو اس نے عہد کر لیا۔ کہ جو کچھ پیش آیا۔ بہنوں سے اس کا حال بالکل نہ کہوں گی۔ ان کی طرف سے سوالوں کی بھرمار ضرور ہوگی۔ لیکن تین عیار بہنوں میں وہ بھی ایک عیار تھی۔ اس نے کچھ باتیں جی میں سوچ لیں۔ جن سے وہ ان کا رفع استعجاب کر دے گی۔ اس طرح ہر ایک بات طے کر کے وہ بھی جھیل لیمن کے ساحل سے روانہ ہوئی۔

باب ۱۴

حسن اتفاق

ایما سے رخصت ہو کر جولیا اور اگاتھا کوٹھی کی طرف چلنے لگی تھیں لیکن جس وقت وہ اس پرانے گھاٹ کے قریب پہنچیں۔ جس کا ذکر اس قصہ کے

دوران میں کئی بار آچکا ہے۔ تو ایک نوجوان چوبی بنچ پر بیٹھا نظر آیا۔ اس بات سے بالکل بے خبر کہ وہ کون ہے وہ دونوں آگے چلی جا رہی تھیں۔ کہ اتنے میں ایک آدمی دور گھاٹ کے پچھواڑے سے نکل کر اس مقام کی طرف آتا دکھائی دیا۔ جہاں پہلا آدمی بیٹھا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس شخص کے منہ سے جیسے جولیا اور اگاتھا نے بعد میں آ کر دیکھا تھا۔ تیز کلمہ حیرت نکلا۔

"آہ مائی لارڈ۔۔۔ مجھ کو بالکل معلوم نہ تھا۔ کہ آپ یہاں آئے ہیں۔"

"کون! کرنیل مالپاس؟" ارل آف کارون نے کیونکہ دوسرا آدمی درحقیقت وہی تھا۔ حیرت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "آپ کب آئے اور یہ کیا حسن اتفاق ہے کہ ہم پھر اس شہر میں آ ملے۔"

اتنے میں جولیا اور اگاتھا بھی قریب پہنچ چکی تھیں۔ جونہی کارون نے جولیا کو پہچانا۔ پرشوق انداز سے آگے بڑھ کر کہنے لگا: "کہو پیاری جولیا۔۔۔ میرے جان و دل کی مالک جولیا۔۔۔"

الفاظ سن کر مالپاس بھی چوکنا ہو گیا۔ اور جلدی سے کہنے لگا: "تو ضرور اس کے ساتھ والی خاتون ایما ہو گی۔۔۔ اوہ میری جان ایما" لیکن جب اس نے غور سے دیکھ کر معلوم کیا۔ کہ ایما ان میں شامل نہیں۔ کیونکہ جیسا ناظرین کو یاد ہو گا۔ جولیا اور اگاتھا یہ دونوں ہی اس وقت یہاں آئی تھیں تو گھبرا کر پیچھے ہٹ گیا۔ اور مضطربانہ کہنے لگا: "نہیں۔۔۔ میں بھولا۔۔۔ میڈم میں ہزار بار معافی کا خواستگار ہوں۔۔۔"

"یہ میری بڑی بہن مس اوون ہیں" جولیا نے فاخرانہ گردن اٹھا کر رسمی لہجہ میں کہا۔ پھر وہ بہن کی طرف مڑ کر کہنے لگی: "اگاتھا یہ ہیں ارل آف کارون جن کا ذکر میں نے کئی بار تم سے کیا تھا۔"

"اور میں امید کرتا ہوں کہ میرا بھی کرنیل مالپاس کا ذکر بھی گاہ بگاہ آپ نے اپنی بہن ایما سے سنا ہوگا"

"تم دونوں کی باتوں سے یہ بھی صاف ہوگیا" جولیا فوراً بولی "کہ ارل آف کارون اور کرنیل مالپاس کسی نے بھی اپنے راز محبت کو دوسرے سے چھپانے کی کوشش نہیں کی۔ اچھی بے حیائی ہے ..."

"جولیا پیاری!" ارل نے رحم کی طالب نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "خدا کے لئے ناراض نہ ہو۔ میں التجا کرتا ہوں ... کیا تم نہیں دیکھ سکتی ہو میں کتنی دور انگلستان سے چل کر صرف تمہاری دید حاصل کرنے اس جگہ آیا ہوں"

"اور اسی طرح میں بھی اپنی پیاری ایما سے ملنے کے لئے" مال پاس نے کہا۔

"لیکن کیا بات ہے۔ جولیا تم آج کھچی کھچی کیوں ہو؟ کیوں تم میری طرف ایسی قہر آلود نظروں سے دیکھ رہی ہو؟" کارون نے پر التجا لفظوں میں پوچھا۔

ہمارے خیال میں یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ یہ پہلا موقعہ تھا جب اگاتھا نے کارون اور مال پاس کو دیکھا۔ اور اس کو یہ جان کر کہ کیوں اس کی بہنیں ان دو شخصوں پر مفتون تھیں۔ زیادہ حیرت بھی نہ ہوئی۔ کیونکہ دونو شکیل اور خوبصورت جوان تھے۔ بہرحال اس نے ان کی باتوں سے کوئی دلچسپی نہ لی اور اندازِ تمکنت اختیار کر کے چپ چاپ علیحدہ کھڑی رہی۔

اتنے میں جولیا اپنی بدحواسی پر اچھی طرح غالب آ چکی تھی۔ اب وہ ارل سے مخاطب ہو کر کہنے لگی "لارڈ کارون میں نہ صرف اپنے بلدہ بیجا بلکہ

بہن ایما کی طرف سے بھی جو فی الحال موجود نہیں۔ کہہ سکتی ہوں۔ کہ تم دو شخصوں نے جو گہری سازش ہمیں اغوا کرنے اور لاسین لے جانے کے متعلق سوچی تھی وہ اتنی ذلیل اور شرمناک تھی۔ کہ اس وقت کے بعد ہمارے درمیان ایک سنگلاخ دیوار کھڑی ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارا ایک دوسرے سے ملنا محال اور غیر ممکن ہو گیا۔ جائیے اپنا کام کیجئے ... آؤ بہن اگاتھا چلیں۔"

"ٹھیرو جولیا یوں خفا ہو کر نہ جاؤ" کارون نے اس کا نازک ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ اور گو جولیا نے اس کی گرفت سے نکلنے کی بہت کوشش کی۔ مگر اس نے اس کو نہ چھوڑا۔ اور کہنے لگا۔

"دیکھو! انصاف کا تقاضا ہے۔ کہ مجھ کو جواب دہی کا ایک موقعہ ضرور دو۔"

"اور اسی طرح مجھ کو بھی مس اوون" مال پاس نے اگاتھا کی طرف رخ کر کے کہا "میں بہ ادب درخواست کرتا ہوں کہ اپنی بہن ایما سے میرے حق میں چند الفاظ کہئے۔ کیونکہ یہ تو صاف دکھائی دیتا ہے۔ کہ آپ ایک دوسرے کی محرم راز ہیں۔ اور ایک کی کوئی بات دوسری سے پوشیدہ نہیں۔"

"خدا کے لئے میرا ہاتھ چھوڑ دو" جولیا نے پھر ایک بار غصہ کی نمائش کر کے کہا... نمائش اس لئے کہ اس کی طرف سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش اب رفتہ رفتہ ڈھیلی پڑنے لگی تھی "مجھے چھوڑ دو۔ ہمیں ایک اشد ضروری کام درپیش ہے۔"

"لیکن میری جان کیا میری گزارش نہ سنو گی؟"

"میں فی الحال ایک لفظ بھی سننا نہیں چاہتی" جولیا نے جواب دیا۔ تاہم اس کا لہجہ ظاہر کرتا تھا۔ کہ اس کی قوت فیصلہ رفتہ رفتہ کمزور ہوتے

لگی ہے۔ میں پہلے ایما سے مشورہ کر لوں ۔۔۔ ہماری کوئی بات ایک دوسرے سے پوشیدہ نہیں ۔"

"اسی طرح میں بھی سارے حالات پر غور کئے بغیر بہن ایما کے متعلق کوئی رائے نہیں دے سکتی ۔" اگاتھا نے جواب دیا ۔

"اچھا تو میری ایک بات سنو ۔" کارون نے ایک فوری خیال کے زیر اثر کہا ۔" میں ان دنوں رائل ہوٹل میں ٹھہرا ہوں ۔ اور اب کی بار اپنے اصلی نام سے ٹھہرا ہوں ۔ تم سارے حالات پر غور کرنے کے بعد مجھے میرے نام ایک رقعہ لکھ کر بھیجنا ۔۔۔ کیوں بھیجو گی ؟"

"حسن اتفاق سے میں بھی اپنے اصلی نام سے اسی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہوں ۔" کرنیل مال پاس نے اپنی طرف سے کہا ۔" امید ہے ۔ میرے حال پر بھی ضرور نظر کرم کی جائے گی ۔"

"خیر ان باتوں کا فیصلہ مناسب وقت پر ہی کیا جا سکتا ہے ۔"

جولیا نے جواب دیا ۔ اور اگاتھا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ایک طرف کو چلنے لگی ۔ لیکن اس کے ارادہ کی کمزوری اس بات سے ظاہر ہے ۔ کہ رخصت ہوتے ہوئے وہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پھر پیچھے مڑ کر دیکھنے لگتی تھی ۔ امر واقعہ یہ ہے ۔ کہ اگر بڑی بہن کا پاس خاطر نہ ہوتا ۔ تو شاید وہ کارون کی التجاؤں کا اس قدر سختی سے جواب نہ دیتی ۔ اور فوراً موم ہو جاتی ۔

وہ دونوں تھوڑی دور گئی تھیں ۔ کہ ایما بھی ان سے آملی ۔ لیکن ہم فی الحال ان کو چھوڑ کر کارون اور مال پاس کی طرف چلتے ہیں جو تنہا رہ جانے پر اپنے بارہ میں تبادلہ خیالات کرنے لگے تھے ۔

ان کی گفتگو سے معلوم ہوا۔ کہ دونو کو لیڈی سیک ولی نے ہی پھر ایک بار شہزادی کی مدد کے لئے بھیجا ہے۔ اور دونو کو معقول انعامات دینے کے وعدے بھی کئے ہیں۔ یہ حالات ہر لحاظ سے دل خوش کن اور حوصلہ افزا تھے۔ اس لئے دونو کے چہروں پر اس خیال سے رونق آ گئی تھی۔ کہ اگر اس جگہ رہتے ہوئے پھر ایک مرتبہ ان کو ایما اور جولیا کی صحبت حاصل ہو سکے۔ تو ان کے برابر خوش نصیب آدمی اور کون ہے؟

"مجھ کو یقین کامل ہے": کارون نے آخر کار کہا "کہ ضرور دونو کی طرف سے ہمارے نام پیغامات آئیں گے۔ رخصت ہوتے وقت جولیا نے پیار کی جن نظروں سے میری طرف دیکھا تھا۔ ان سے کسی طرح کا شک وشبہ میرے دل میں باقی نہیں رہا"

اس طرح باتیں کرتے لارڈ کارون اور کرنیل مال پاس گھاٹ سے چل کر شہر کی سمت میں روانہ ہوئے۔

لیکن ... کاش ان کو معلوم ہوتا۔ چار خوشنما اور چمکیلی مگر قہر آلود آنکھیں ایک پوشیدہ مقام سے ان کی ہر نقل و حرکت کو دیکھ رہی تھیں۔ اور دو سرخ گلگوں چہرے ان کی باتیں سن سن کر تمتمائے ہوئے تھے۔

حسن عالم افروز کی مالک یہ دو عورتیں کون تھیں جو غصہ اور جوش کے عالم میں قہر آلود نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہی تھیں ...؟

اس کا حال عنقریب بیان کیا جائے گا۔

کتاب ششم ختم ہوئی

کتاب ہفتم

کیفرِ کردار

کل جگ نہیں۔ کرجگ ہے یہ دنیاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے اِس ہات دے اِس ہات لے

—— نظیر اکبر آبادی

آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت؟
اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا

—— میر تقی

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافات عمل غافل مشو

مثنوی (مولانا روم)

باب - ۱
قتل کی سازش

رات کا اندھیرا چاروں طرف چھانا شروع ہوگیا۔ اور کالے آسمان پر اکے دُکے تارے آنکھ مچولی کرنے لگے تھے۔ کہ سات بجے کے بعد تینوں بہنیں کوٹھی میں داخل ہوئیں۔ وہیں مسز رینجر جو اُن کی واپسی کا بڑی بے چینی سے انتظار کر رہی تھی ملی اور ایما اور جولیا کو چھوڑ کر صرف اگاتھا کو ساتھ لئے ساری حقیقت معلوم کرنے ایک علیحدہ کمرہ میں داخل ہوئی۔

اگاتھا نے وہ سارے واقعات جو بیرن برگامی سے اس کی موجودگی میں پیش آئے تھے۔ بیان کئے۔ اور آخر میں اس بات کا یقین دلایا۔ کہ "ایما ضرور بیرن کو بس میں لانے میں کامیاب ہو جائے گی۔ کیونکہ میں نے دیکھا۔ اس کا سحر ابھی سے اس پر پڑنے لگا ہے"

بڈھی عورت سارے حالات بڑے غور کے ساتھ سنتی رہی۔ اس کے بعد کہنے لگی "تو کیا بوفٹس سے ملنے کو بارہ بجے آدھی رات کا وقت مقرر ہوا ہے؟"

"ہاں بارہ بجے رات کا" اگاتھا نے نمایاں طور پر کانپتے ہوئے جواب دیا "لیکن برگامی کا سلوک کیسا تھا۔۔۔ نیز کیا ایما کو اس پر قابو پانے کا پورا یقین ہے؟"

"ہاں اس کے متعلق وہ کامل یقین رکھتی ہے۔" اگاتھا نے مختصر جواب دیا۔
"لیکن اکیلا برگامی ہمارے لئے کر بھی کیا سکتا ہے؟" اگر جوسلین نوٹس واقعی در پے آزار ہو۔ تو بیرن بھی اس کو نہیں روک سکتا۔ اس کے علاوہ میں دیکھ رہی ہوں۔ برگامی باہر سے واپس آتے ہی پھر شہر کو چلا گیا ہے۔ اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں۔ کہ ضرور وہ نوٹس ہی سے ملنے گیا ہے۔ نہیں میری عزیز لڑکی۔ یہ کام اسی طرح ہو گا۔ جس طرح میں نے سوچا ہے۔"
"یعنی کس طریقہ پر؟" اگاتھا نے سہمی ہوئی آواز سے پوچھا۔
"اس طرح کہ اس آخری صورت کے سوا کہ نوٹس کھلے لفظوں میں درگزر کا وعدہ کرے۔ کیپٹن ہی پریسکیٹ اور بیرن برگامی تینوں کو ہلاک کر دیا جائے۔"
"لیکن برگامی کو آپ ناحق ان دو میں شامل کر رہی ہیں۔ وہ تو امید ہے۔ ایما کے حسب منشا سب کچھ کرنے کو تیار ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ ایما کب اس بات کی اجازت دے گی۔ کہ اس کے نئے دلدار کو موت کا نشانہ بنایا جائے؟"
"تم تو بیوقوف ہو۔" مسز ریچر نے چڑچڑے پن سے جواب دیا۔ "اگر ایما کو اس پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے۔ تو ہم اس کو اصل حقیقت سے بالکل بے خبر رکھیں گے۔"
اگاتھا مارے درد کے کراہنے لگی۔ اس کے بعد کانپتے ہوئے بولی۔
"کاش میں بھی اس حقیقت سے بے خبر رہ سکتی!"
"دیکھو۔ خدا کے لئے اس نازک وقت میں کمزوری ظاہر کرو۔" مسز ریچر نے

تلخ لہجہ میں کہا۔" تمہیں اپنے ہاتھ سے کسی کی جان نہیں لینا ہے۔ لونٹش اور لیڈی پریسکٹ کی موت کا فرض مارا فیلی کے ذمہ ڈال دیا گیا ہے۔ اور بیرن برگامی کی ہلاکت کیولٹ اور اس کے ساتھیوں کی مدد سے عمل میں لائی جائے گی۔ جن کو میں کوٹھی کے ایک حصہ میں چھپا کے کھڑا کر لوں گی۔ پھر جب تم لونٹش سے مل کر واپس آؤ گی۔ تو یہ معلوم کرنے کے بعد کہ اس ہنڈی کا صحیح روپیہ کیا ہے۔ دو میں سے ایک بات ضرور کرنی پڑے گی۔ یعنی یا تو تینوں زندہ رہیں گے۔ یا ان دو کے علاوہ برگامی کا بھی قصہ پاک کر دیا جائے گا۔ میں نے کیولٹ کو پہلے سے سمجھا دیا ہے۔ کہ اسے جان سے مارنے کے بعد کچھ سامان بھی اٹھا کر لے جائے۔ تاکہ یہی سمجھا جائے۔ چور سرقہ کی غرض سے آئے تھے۔ برگامی ان کی راہ میں حائل ہوا۔ انہوں نے اس کو ہلاک کر دیا۔"

انگا تھا۔ جوں جوں یہ سارے حالات سنتی۔ اس کی حالت غیر ہوتی جاتی تھی۔ سخت پریشان لہجہ میں بولی۔" اماں خدا کے لئے اس تفصیل کو بند کرو۔ میں تو اتنا ہی جانتی ہوں۔ ایک بہت گہرا گڑھا ہمارے سامنے حائل ہے۔ اور نہیں معلوم ہم سب کس وقت اس میں سر کے بل گر پڑیں۔"

"افسوس تم سب میں بڑی ہو کر بھی نادان رہیں۔ مسز ریجر نے غصہ میں بھر کر کہا۔" یہ وقت حوصلہ اور استقلال کا ہے۔ گھبرانے سے کام نہ چلے گا۔ آؤ میں تمہیں دوسرے کمرہ میں لے چلتی ہوں۔ یہاں شاید کوئی اور آجائے۔ اور تمہاری حالت ایسی ہے۔ کہ نہ جانے کب تم اپنی کمزوری سے سب راز افشا کر دو۔"

اس رات نو بجے کے عمل پر برگامی واپس آیا۔ اور اس کے تھوڑی

دیر بعد ایبا اس سے مل کر کہنے لگی: "پیارے برگامی کیوں تم اٹھا گھور کر میری طرف دیکھ رہے ہو؟ اطمینان رکھو۔ میں نے جو وعدہ تم سے کیا تھا اس کی سر مو خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ اور جو باتیں ہم میں ہوئی تھیں۔ میں نے کسی سے ان کا ذکر نہیں کیا۔"

"بس تو خوب ہے۔ اس صورت میں میری محبت بھی تم سے کسی حال میں کم نہ ہوگی۔" بیرن نے اس کے جواب میں کہا۔ اور دو نو پاس پاس بیٹھ کر عشق و محبت کی باتیں کرنے لگے۔

باب ۲۰

قتل

قصہ کا منظر ذرا سی دیر کے لئے رائل ہوٹل میں تبدیل ہوتا ہے۔ جہاں اسی رات جس کے واقعات اوپر مذکور ہوئے ہیں۔ آٹھ اور نو بجے کے درمیان ارل آف کارون اور کرنل مالپاس میز پر آمنے سامنے بیٹھے شراب پیتے اور مزے کی باتیں کر رہے تھے۔ دونو کے دل مسرور تھے۔ اس لئے کہ جیبیں دولت سے پر تھیں۔ اور اس ملاقات کے بعد جو ان کی جولیا اور انگا تھا سے ہوئی تھی۔ جنہ اس خیال سے پُر امید تھے کہ گلشن عشق کی بہار رفتہ اب پھر تازہ ہوا چاہتی ہے۔

عین اس وقت ہوٹل کا نوکر چاندی کے ایک قاب پر چٹھی رکھ کر لایا۔ جسے مال پاس نے جلدی سے اٹھا کر دیکھنا شروع کیا۔ تحریر زنانہ

تھی۔ اس لئے یہ سمجھنا ذرا دشوار نہ ہوا۔ کہ ضرور ادون بہنوں کی بھیجی ہوئی ہے۔ چنانچہ جب خط کھول کر پڑھا۔ تو واقعی ان کا بھیجا ہوا خط تھا۔ مضمون بہت مختصر لیکن واضح اور صاف۔ یعنی لکھا تھا:۔

"ایما اور جولیا نے کرنیل مالپاس اور ارل آف کارون کی درخواست پر غور کرنے کے بعد یہی آخری فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر دو اصحاب کو عذرات پیش کرنے کا موقعہ ضرور دینا چاہیئے۔ پس وہ ساڑھے نو بجے کے عمل پر آپ لوگوں سے جھیل کے گھاٹ پر ملاقات کریں گی"

"کیوں دوست کیسی رہی!" مال پاس نے خط کا مضمون پڑھ کر سناتے ہوئے پوچھا۔

"مجھ سے کہتے ہو" کارون نے پر مسرت لہجہ میں جواب دیا "میں تو پہلے ہی جانتا تھا کہ دام میں آئی ہوئی چڑیا پھر جھپٹ کر نہیں جا سکتی۔ جولیا کی نگاہیں کہتی تھیں۔ کہ وہ ضرور کوئی اس قسم کا خط لکھے گی"

اس کے چند منٹ بعد دونو نے سگار سلگا کر منہ میں لے لئے اور ٹہلتے ہوئے جھیل کے ساحل کی طرف چلے۔

نکھری ہوئی سہانی رات تھی۔ اور دیہات کا گہرا سکوت راحت اور امن کا پیامبر معلوم ہوتا تھا۔ ڈبڈ بانے تاروں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا گویا دریائے نیل میں چاندی کی مچھلیاں تیر رہی ہیں۔

گھاٹ پر پہنچنے کے بعد ان کو بہت دیر انتظار نہ کرنا پڑا۔ کیونکہ ٹھیک اس وقت جب فاصلہ پر گرجا کے گھڑیال نو کے بعد آدھا گھنٹہ بجا رہے تھے دو خوش قد نقاب پوش عورتیں گھاٹ کے پیچھے سے نکل کر ان کے پاس آگئیں:

ایک نے اپنا ملائم ہاتھ کارون کے بازو پر رکھ دیا۔ جس کے بعد مال پاس دوسری کو ساتھ لے کر علیحدگی میں باتیں کرتے گھاٹ کے پچھواڑے چلا گیا۔

"راحت جان جو لیا۔ میں اس عنایت کا کس منہ سے شکریہ ادا کروں؟" کارون نے نقاب پوش خاتون کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر پیار سے دباتے ہوئے کہا: "لیکن میں پوچھتا ہوں۔ یہ حجاب و نقاب کا کونسا وقت ہے؟ خدا کے لئے منہ ننگا کرو۔ کرمدت کے بچھڑے ہوئے دل نہ ختم ہونے والے پیار و محبت کا ثبوت ایک لمبے پرشوق بوسے کی صورت میں دے سکیں۔۔۔ کیوں۔۔۔ بولتی کیوں نہیں؟ کیا اب بھی کوئی ناراضگی دل میں باقی ہے؟"

اتنا کہکر کارون نے دلیرانہ اپنا بازو اس نازنین کی کمر میں ڈالا۔ اور دوسرے ہاتھ سے خود ہی اس کی نقاب ہٹانے لگا۔ مگر عین اس موقعہ پر خاتون نے اپنا خوشنما لیکن قہر آلود چہرہ بے نقاب کرتے ہوئے بھیانک آواز سے کہا: "دیکھو میں کون ہوں۔۔۔؟"

"میرے خدا۔۔۔ تم کیسے آگئیں!" ارل نے لیڈی پرلیکیٹ کی صورت پہچان کر بے تابانہ ایک قدم پیچھے جیل کی طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"میں آگئی تمہارے ناقابل اظہار جور و ستم کا بدلہ لینے کو! ارل آف کارون تم نے بہت دن زندگی کی بہاریں لوٹیں اور میری طرح بہت سی پر اعتماد عورتوں کے دل توڑے لیکن یقین کرو۔ آئندہ ایسا نہ کر سکو گے۔ لو! یہ لو!۔۔۔ یہ ایک اور!"

یہ کہتے ہوئے اس نے ایک چھوٹا سا چمکیلا پستول اپنی جیب سے نکال کر پے در پے دو گولیاں اس پر چلائیں!

صرف ایک بار"۔ میرے خدا" کا مختصر کلمہ بدنصیب کارون کے منہ سے نکلا۔ پھر کسی بھاری چیز کے پانی میں گرنے کی آواز پیدا ہوئی اور اس کی تڑپتی ہوئی لاش جھیل میں تہ نشین ہو گئی۔

عین اسی موقعہ پر گھاٹ کے دوسری طرف ایک اور گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔ جو یقیناً لیڈی پریکٹ کے چلائے ہوئے پستول کی آواز کی گونج تھی۔ اور اسی طرح دوسری جانب بھی کرنیل مالپاس کی لاش پانی میں جا پڑی۔

اس کے چند منٹ بعد لیڈی پریکٹ اور کونٹس آف کارون کیونکہ درحقیقت یہی وہ خاتون تھی۔ جو مسز مانٹیگو کا فرضی نام اختیار کر کے ملاڈویلی کے مکان پر آ کر رہی تھی۔ تیز چلتی شہر کی سمت میں روانہ ہوئیں۔

باب ۔ ۳

جان کا سودا

کوئی آدھ گھنٹہ بعد تین آدمی جھیل کے ساحل پر اسی گھاٹ کے قریب پہنچے۔ یہ کیبولٹ اور اس کے دو ساتھی ہولڈن اور برنانی تھے۔ جن کا ہمیشہ سے دستور تھا۔ کہ رات کے اندھیرے میں جھیل سے لاشیں نکال کر ڈاکٹر مارادیلی کو مہیا کرتے تھے۔

انہوں نے آتے ہی لاش برآمد کرنے کا کانٹا پانی میں ڈالا اور

فوراً ہی ارل آف کاردون کی لاش نکال کے ساحل پر رکھ لی۔

"لو صاحب آج قسمت بے حد مہربان نظر آتی ہے۔ پہلی کوشش میں ہی ایک مچھلی مل گئی۔" کبولٹ نے پُر مسرت لہجہ میں کہا۔ لیکن پھر جب اس نے چاند کی روشنی میں لاش کی صورت پہچانی۔ تو حیرت زدہ ہو کر کہنے لگا۔

"ارے یہ تو وہی انگریز سمجھ نظر آتا ہے جس نے ایک بار ہماری خدمات حاصل کی تھیں۔۔۔ اور اس کے کپڑوں پر خون کے داغ بھی لگے ہیں۔۔۔ یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کسی نے اس کو قتل کر دیا!"

اتنے میں اس کے دوسرے ساتھیوں نے اپنی کوشش سے ہالیاپ کی لاش بھی برآمد کر لی تھی۔ چنانچہ اس کی صورت دیکھ کر بھی فوراً پہچان لیا گیا۔ کہ ٹامسن انگریز کی لاش ہے۔

"چلو۔ کیا مضائقہ۔ ہماری طرف سے کوئی ہو!" کبولٹ نے آخر کار اپنے ساتھیوں سے کہا۔ "ہمیں تو لاشیں مہیا کرنی ہیں۔ خواہ وہ زید۔ بکر۔ عمرو کسی کی ہوں۔۔۔ مگر سننا! کسی کے پیروں کی چاپ سنائی دیتی ہے۔۔۔ خدا جانے کون چلا آتا ہے!"

غور کر کے دیکھا تو ایک عورت انہی کی سمت میں چلی آ رہی تھی۔ پہلے تو تینوں گھبرائے کہ نہ جانے کون ہے۔ لیکن جب عورت نے پاس آ کر کہا "ڈرو نہیں میں وہی ہوں۔ جسے تم ایک دفعہ باغ سے اٹھا کر لا رہے لے گئے تھے۔ اور ایک خاص کام کے لئے تمہاری مدد حاصل کرنے کو آئی ہوں۔" تو ان کا اضطراب فوراً رفع ہو گیا۔ چنانچہ کبولٹ ہنستے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا۔

"ارے یہ تو ان بڈھی عورتوں میں سے ایک ہے۔ جنہیں ہم گاڑی پر سوار کر کے لاسین پہنچانے گئے تھے ... کہو مائی اب کیا چاہتی ہو؟"

مسز ریجر نے کیونکہ درحقیقت یہ وہی عورت تھی۔ ان کو سمجھایا کہ اسی کوٹھی میں جہاں سے وہ اس کو بھگا کر لے گئے تھے۔ ایک دشمن کو ہلاک کرنا منظور ہے۔ اس کا معاوضہ نہ صرف اس کی طرف سے معقول دیا جائے گا۔ بلکہ وہ اس کا بھی موقعہ پیدا کر دے گی۔ کہ وہ کوٹھی سے بھاری قیمت کا سامان اکٹھا کر لے جائیں۔

کیولٹ ان شخصوں میں سے تھا جو روپے کے لالچ میں دنیا کا ہر ایک جرم کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ فوراً آمادہ ہو گیا۔ حتےٰ کہ فریقین میں سمجھوتہ ہوتے یا دُگھنٹہ سے بھی کم عرصہ لگا۔ مسز ریجر نے بیعانہ کے طور پر کچھ رقم اس کے ہاتھ پر رکھ دی۔ پھر اس بات کا وعدہ لے کر کہ وہ لوگ وقت مقررہ پر کوٹھی کے دروازہ کے باہر موجود ہونگے۔ ان سے رخصت ہوئی۔ لیکن واپس جاتے ہوئے کسی قدر اونچی آوازمیں اپنے آپ سے کہتی جاتی تھی۔

"علاج جو میں نے سوچا۔ بے شک خطرناک ہے۔ لیکن خطرناک بیماریوں کے علاج اکثر خطرناک ہوتے ہیں۔ بے شک ہمیں اپنی جانیں بچانے کے لئے دوسروں کی جانیں لینی پڑی ہیں۔ لیکن میری بلا سے۔ ... جو ہونا ہے سو ہو!"

باب ۔ ۴
آزمائش

آدھی رات۔ سوتا سنسار۔ جاگتا پروردگار۔ یا کچھ ایسے آدمی جنہیں وقتی ضرورتیں یا ذہنی پریشانیاں شب بیداری پر مجبور کرتی ہیں جیسے لوفتس اپنے کمرہ میں بیٹھا سوچ رہا تھا۔ کہ اسے ان دو بہنوں کی آمد پہ کیا طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے؟...

یا مارا ویلی۔ جو ایک علیٰحدہ کمرہ میں اپنے سامنے ایک چھوٹی سی شیشی رکھے اس فکر میں بیٹھا تھا۔ کہ اس زہر کے استعمال کی کیا ترکیب کی جائے۔ جو اس نے مسٹر ریمجر کی تحریک پر بڑی محنت اور جانفشانی سے تیار کیا تھا۔

ناظرین کو یاد ہوگا۔ مسٹر ریمجر نے بدنصیب ڈاکٹر کے دل میں دہشت کا احساس پیدا کر کے اسے جوسیلین لوفتس اور لیڈی پریسکٹ کی ہلاکت پر آمادہ کیا تھا۔ اور مارا ویلی نے بھی اس کی حامی بھر لی تھی۔ لیکن اب زہر تیار کرنے کے بعد اس کو یہ فکر دامنگیر تھی۔ کہ اس کا طریق استعمال کیا ہو؟ بالفرض وہ شراب کے دو گلاس پُر کر کے ان میں آمیزش کر دے۔ اور لوفتس اور لیڈی پریسکٹ کو دوستانہ پیرایہ میں پیش کرے تو عین ممکن ہے۔ ان کے دلوں میں کسی طرح کا شبہ پیدا ہو۔ اور وہ نہ پئیں۔ یا دوسری ترکیب یہ تھی۔ کہ صبح تک انتظار کر کے ان کے قہوہ میں اس کی ملاوٹ کر دی جائے۔.. سوچتے سوچتے خیال آیا۔ ان سب سے بہتر

طریقہ یہ ہوگا۔ کہ جب وہ پڑے سوتے ہوں۔ تو چپ چاپ ان کے کمروں میں جاکر زہر کی ایک ایک بوند ان کے منہ میں اگر وہ قدرے کھلا ہو۔ یا بمجبوری کان میں ڈال دی جائے۔ کیونکہ زہر اتنا تیز اور سریع الاثر تھا۔ کہ اگر اس کی ایک بوند بدن میں پہنچ کر خون میں شامل ہو جاتے۔ تو ہلاکت یقینی تھی۔

وہ اپنی فکروں میں غلطاں بیٹھا تھا۔ کہ کسی نے باہر کے دروازہ پر زور کی دستک دی۔ چونکہ ہر طرح کے لوگ پوشیدہ کاموں کے سلسلہ میں راتوں کو اکثر ڈاکٹر مارادیلی سے ملنے آتے تھے۔ اس لئے اس نے اپنی نوکرانی مادولٹا کو حکم دے رکھا تھا۔ کہ وہ اس وقت تک کمرہ سے باہر نہ آئے۔ جتنے کہ خود ڈاکٹر اس کو آواز دے۔ پس اس موقعہ پر بھی اس نے خود ہی جاکر دروازہ کھولا۔ مگر کیا دیکھتا ہے۔ کپولٹ اور اس کے ساتھی چھکڑے پر کچھ لادے دروازہ کے باہر کھڑے ہیں۔

"آہ تم ہو!" مارادیلی نے کسی قدر پریشانی کے لہجہ میں کہا: "لیکن آج تم بہت ناوقت آئے۔ میں بعض ضروری کاموں میں مشغول ہوں۔ اس لئے . . ."

"پھر اب ہم کیا کریں؟" کپولٹ نے سخت لہجہ میں کہا: "یہ تو غیر ممکن ہے۔ کہ ہم ان دو لاشوں کو لے جاکر پھر جھیل میں پھینک دیں۔ نہ ہم انہیں اپنے مکان پر لے جا سکتے ہیں ----"

"کیا کہتے ہو . . . دو؟"

"جی ہاں دو۔ تازہ مقتول لاشیں!"

مارادیلی سوچ میں پڑ گیا۔ اس کے بعد مجبوری کے لہجہ میں کہنے لگا۔

"اچھا اے آؤ ... لیکن خدارا سب کام جلد کرنا - میرے پاس ضائع کرنے کو وقت نہیں ہے"

"بس منٹوں میں ہوا سمجھو" کیولٹ نے جواب دیا "آپ ہمارے معاوضہ کی فکر کریں - ہمارا کام فوراً ہوا جاتا ہے ..."

جس وقت دو لاشیں مارا ویلی کے اس کمرہ خاص میں پہنچا دی گئیں جو اس کی طبی تحقیقات کے لیے مخصوص تھا - اور وہ کیولٹ اور اس کے ساتھیوں کو زر نقد ادا کر کے رخصت کر چکا - تو دوبارہ اپنے کمرہ کی طرف جا رہا تھا کہ لونٹس سامنے سے آتا ملا - کیونکہ اب بارہ بج چکے تھے - اور اس کو ہر لحظہ اودون بہنوں کی آمد کا انتظار تھا -

"کون تھا؟" لونٹس نے مارا ویلی کو دیکھ کر پوچھا -

"کوئی نہیں - وہی آدمی تھے جو میری طبی تحقیقات کے لیے جیل سے لاشیں نکال کر لاتے ہیں - دو تازہ لاشیں لائے تھے - جنہیں میں نے اسی کمرہ خاص میں رکھوا دیا ہے"

"اچھا تو اب آپ اس کمرہ کی کنجی میرے حوالہ کر دیں - کیونکہ کچھ لوگ میرے پاس بغرض ملاقات آنے والے ہیں - اور مجھے اس کمرہ کو کھولنے کی حاجت ہو گی"

"کچھ لوگ آنے والے ہیں!" مارا ویلی نے سہمی ہوئی آواز سے کہا - "آخر کون؟"

"ڈرو نہیں - کوئی غیر نہیں آ سکتا" لونٹس نے تسلی بخش پیرایہ میں جواب دیا "میں نے ایک مصلحت سے اودون بہنوں کو بلوایا ہے - لیکن ... آپ اس قدر کانپ کیوں رہے ہیں؟"

عین اس موقعہ پر دروازہ پر پھر دستک کی آواز سنائی دی۔
"میرے خیال میں وہ آگئیں۔" لونٹس نے کہا۔ "اب کنجی میرے حوالے کیجئے اور میرے ساتھ ہی رہیئے۔"
اس نے خود جاکر دروازہ کھولا۔ اگا تھا۔ ایما اور جو لمبا لمبا اوورکوٹ پہنے چہروں پر نقاب اوڑھے کھڑی تھیں۔ لونٹس نے ان کو اندر آنے کے لئے کہا۔ پھر جب انہوں نے تعمیل کی۔ تو ایک پل کے لئے ڈیوڑھی میں روک کر کہنے لگا "نقابیں ہٹا دیجئے۔ اب ان کی کیا ضرورت ہے؟"
یہ اس نے اس لئے کیا کہ تحقیق معلوم کر سکے۔ وہی تینوں آئی ہیں۔ کوئی اور تو نہیں۔ یہ ہو چکا تو لونٹس نے ایک پل کے لئے ان کے حسین لیکن زرفام اور آثار اضطراب لئے چہروں کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد کہنے لگا۔
"دیکھو ابھی وقت ہے۔ اگر تم ایمانداری سے میرے سوالوں کا جواب دو تو میں اس آزمائش کو جس کے لئے تمہیں اس جگہ بلایا ہے۔ درجہ قلیل تک محدود کر سکتا ہوں۔"
"لیکن آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟" اگا تھا نے پریشان نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔
"میں صرف اتنا ہی معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ تین ہفتے پیشتر جب ڈاکٹر مارا ویلی کی طبی خدمات حاصل کرنے کو انہیں شہزادی کی کوٹھی میں بلایا گیا۔ تو وہ خاتون کون تھی۔ جس کے بچہ پیدا ہوا تھا؟"
اگا تھا کچھ جواب دینا چاہتی تھی۔ لیکن اس کی زبان الفاظ ادا کرنے سے قاصر رہی۔ اور وہ دہشت آمیز نظروں سے لونٹس کی طرف دیکھتے

ہوئے چپ کی چپ رہ گئی۔

اس پر جولیا جو زیادہ تیز و طرار تھی۔ جواب کا فرض اپنے ذمہ لیتے ہوئے بولی: "ڈاکٹر مارا ویلی آپ کے پاس کھڑے ہیں۔ کیوں نہیں آپ ان سے تصدیق کر لیتے؟"

"نہیں میں دوسروں کی زبانی مشکوک معلومات حاصل کرنا نہیں چاہتا۔ مجھے تو ثبوت کامل درکار ہے۔ اس لئے ڈاکٹر مارا ویلی سے بہتر آپ میرا اطمینان کرا سکتی ہیں۔"

اس اثنا میں اگاتھا پھر ایک مرتبہ اپنے حواس پر قابو پا چکی تھی۔ بولی "خیر کوئی بات نہیں۔ آپ جو بات پوچھنا چاہتے ہیں پوچھیں۔ اور اپنا اطمینان کر لیں۔"

"اچھا یہ بتاؤ کیا اس بات کے لئے آمادہ ہو کہ تم تینوں چل کر اس مردہ بچہ کی لاش کو دیکھو۔ جو اس نہ بھولنے والی رات کو پیدا ہوا تھا۔ اور اسے دیکھتے ہوئے اس بات کی قسم کھاؤ۔ کہ تم میں سے کوئی ایک ایسی نہیں جس پر اس بچہ کے متعلق اگر وہ زندہ رہتا۔ مادرانہ حقوق عائد ہوتے؟"

"ہاں ہم اس کے لئے تیار ہیں۔" اگاتھا نے جواب حالت یاس میں انتہائی دلیری حاصل کر چکی تھی جواب دیا۔

"تو چلو میرے ساتھ۔" لوفتس نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا: "یہ کام جس قدر جلد ختم ہو جائے۔ بہتر ہے۔ ڈاکٹر صاحب ایک موم بتی آپ بھی اٹھا لیں۔ اور ہمارے ساتھ چلیں۔"

باب - ۵

منظر پرہول

طبی تحقیقات کے کمرہ خاص کی کنجی لوفش نے پہلے ہی ڈاکٹر مارا ویلی سے لے کر اپنے پاس رکھ لی تھی۔ اور وہ ڈاکٹر اور تینوں اوون بہنوں کو لے کر اس کمرہ کی طرف گیا۔ اور اس کا دروازہ کھول دیا۔

ناظرین کو یاد رہنا چاہیئے۔ کہ کبولٹ اور اس کے ساتھی ارل آف کارون اور کرنیل مالپاس کی جو دو لاشیں حال میں جیل سے نکال کر لائے تھے۔ ان کو ڈاکٹر مارا ویلی نے اسی کمرہ میں رکھوا دیا تھا۔ اب گویا ایک لمبی میز پر اس بدنصیب مردہ بچہ کی لاش کے علاوہ جو آگاتھا کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔ ارل آف کارون اور کرنیل مالپاس کی لاشیں بھی پاس ہی پاس پڑی تھیں۔ ہر چند شروع میں آگاتھا اس خیال سے سہم گیں ہو گئی تھی۔ کہ اسے اس کے مردہ بچہ کی لاش دکھائی جائے گی۔ لیکن بعد ازاں کچھ ایما کی تحریک پر اور کچھ اس خیال سے بھی کہ یہ ایک مختصر آزمائش ہے جس سے جی کڑا کر کے نکل جانا بہت دشوار نہ ہوگا۔ اس نے اپنے اوسان پوری طرح بحال کر لئے تھے۔ ایما اول تو یونہی دوسری بہنوں سے زیادہ حوصلہ مند تھی۔ لیکن اس وقت ان وعدوں کی بنا پر جو برگامی نے اس سے کئے تھے۔ وہ اور بھی زیادہ پر استقلال ہو چکی تھی۔ لیکن جو واقعات عنقریب پیش آنے تھے۔ ان کا سچ پوچھئے تو نہ آگاتھا۔ نہ ایما اور نہ جولیا کو بھولے سے بھی خیال آنا ممکن تھا۔ بہرحال جیسا بیان کیا

گیا ہے۔ اب وہ تینوں مستقل مزاج تھیں۔ اور بڑے استوار دل اور ہموار قدموں سے لوفٹس اور مارا ویلی کے ساتھ ساتھ کمرہ کے دروازہ تک گئیں۔ اس جگہ پہنچکر لوفٹس نے قفل کھولا۔ تینوں بہنوں کو آگے آگے چلنے کے لئے کہا۔ پیچھے خود ہولیا۔ اور سب سے آخر میں ڈاکٹر مارا ویلی دوسری شمع ہاتھ میں لئے اندر گیا۔

لیکن آہ ... کس کے قلم میں طاقت ہے کہ اس دہشت عظیم کا حال بیان کرے۔ جو اس ہولناک نظارہ کو دیکھ کر لڑکیوں کے دلوں کو لاحق ہوئی۔ اس وقت جب کہ آگاوتھا کی آنکھیں تارہ بن کر اس بد نصیب بچہ کی بگڑی ہوئی لاش پر لگی تھیں۔ جو اس کے اپنے جگر کا ٹکڑا تھا۔ ایما اور جولیا کی نگاہیں بے اختیار ان دو لاشوں کی طرف گئیں۔ جو میز پر پاس ہی پاس پڑی تھیں۔ جولیا نے کارون کی اور ایما نے کرنیل مال پاس کی صورت پہچانی۔ اور اس کے ساتھ ہی دونو کی ٹانگیں لڑکھڑا گئیں۔ چہروں کا رنگ ہلدی کی طرح پیلا پڑ گیا۔ پہلے انہوں نے ہسٹریا کے مریض کی طرح زور زور سے چیخیں مارنی شروع کیں۔ اور اس کے بعد دونو غش کھا کر گر پڑیں!

واقعہ میں یہ سب باتیں اس سے بہت کم عرصہ میں ظہور پذیر ہوئیں جتنا ہمیں ان کی تحریر میں صرف کرنا پڑا ہے۔ ہرچند اگاتھا نے بیشتر ضبط کی انتہائی کوشش کی تھی۔ لیکن بہنوں کی دہشت اس پر بھی اثر انداز ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ خود بخود اس کے منہ سے اپنے گناہ کا اقبال ہو گیا۔ یعنی اس نے صاف لفظوں میں تسلیم کر لیا۔ کہ وہ اس کے اپنے بچے کی لاش ہے! عام حالات میں شاید لوفٹس کو اتنی سریع کامیابی نہ

ہوتی۔ جتنی اس وقت حالات خاص کے زیر اثر ہوئی۔
عرصہ قلیل میں گھر میں کہرام مچ گیا۔ نوکرانی مادو لٹا دوڑی دوڑی آئی۔ تو ڈاکٹر نے اس کو پانی۔ سرکہ اور لخلخہ لانے کے لئے کہا۔ ادھر جوسلین نے بطور خود ان بدنصیب لڑکیوں کو ہوش میں لانے کی کوشش کی۔ غرض ہر طرف ایک بھگدڑ سی مچ گئی۔
اس وقت لیڈی پر یبکٹ اور کونٹس آف کارون زنام نہاد مسز رابرٹس اور مسز مانٹیگو) اپنے علیحدہ کمرہ میں بیٹھی تھیں۔ اس ہنگامہ کی آوازیں ان کے کانوں میں بھی جا پہنچیں۔ اتنے ہی سے ان کی پیشانیاں ان کے گناہ گار ضمیر کے زیر اثر ٹھنڈے پسینہ سے تر ہونی شروع ہو گئیں۔ انہیں کچھ معلوم نہ تھا۔ کہ یہ شوروغل کیا معنی رکھتا ہے۔ اور چیخوں کی آواز کہاں سے آتی ہے۔ قریبًا ایک ہی خیال کے زیر اثر دونو اٹھیں اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ معاملہ کیا ہے۔ کمرہ سے باہر نکلیں۔
کمرہ خاص کا دروازہ کھلا پڑا تھا۔ اور میز پر رکھی ہوئی شمع جل رہی تھی۔ لیکن ڈاکٹر اس کی نوکرانی اور جوسلین لونٹس تینوں بہنوں کو وہاں سے نکال کر لے گئے تھے۔ جو بیہوش تھیں۔ ان کو ہوش میں لانے کی غرض سے اور اگاتھا کو اس لئے کہ اب اس کی حالت بھی رفتہ رفتہ غیر ہونے لگی تھی۔ اس وقت یہ دونو بے خبری کی سی حالت میں اس کمرہ کے اندر چلی گئیں۔
جب انہوں نے میز پر پڑی ہوئی لاشوں کی طرف دیکھا اور ریجی کی لاش کو نظر انداز کر کے کارون اور مالیاس کو پہچانا۔ تو گو انہوں نے جولیا اور ایبا کی طرح چیخ چنگھاڑ شروع نہ کی۔ پھر بھی ان لاشوں کو جو ان

کی اپنی گولیوں کا نشانہ بنی تھیں۔ سامنے پڑا دیکھ کران کی حالت غیر ہو گئی۔ ضعف جانی اتنی غالب ہوئی۔ کہ اگر ایک دوسرے کو سہارا دینے کے لئے پاس موجود نہ ہوتی۔ تو شاید وہیں ڈھیر ہو جاتیں بہرحال بازو میں بازو ڈالے لڑکھڑانی چال سے وہ دو نوبدنصیب عورتیں کمرہ سے باہر نکل آئیں۔ اور حالت اضطراب میں سیدھا اپنے کمرہ میں جانے کی بجائے اس کمرہ میں جانکلیں جس میں ان دونوں بہنوں کی آمد سے پیشتر ڈاکٹر مارا ویلی زہر کی شیشی سامنے رکھے بیٹھا تجویزیں سوچ رہا تھا۔ یہ مہلک شیشی اب تک میز پر پڑی تھی۔ اور اس پر صاف لفظوں میں ایک لفظ لکھا ہوا تھا۔ "زہر"۔

باب۔ ۶

تین نظارے

اس سے بالکل بے خبر کہ یہ کمرہ وہ نہیں۔ جس میں انہیں جانا ہے۔ لیڈی پرسکیٹ باحال پریشان وہیں ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اور اسے دیکھ کر کونٹس آف کارون بھی۔

تھوڑی دیر گہری خاموشی رہی۔ اس کے بعد لیڈی پرسکیٹ بولی۔ اور اس وقت اس کی آواز مردہ اور بے جان تھی: "بہن آثار اچھے نہیں۔ قدرت کو ایسا ہی منظور تھا۔ کہ دو نو لاشیں اس قدر جلد جیل سے برآمد کی جائیں"۔

"افسوس! افسوس!" ایڈتھا نے بھی ہاتھ ملتے ہوئے کہا: "اس وقت تک حالت جوش میں ہم نے آگا پیچھا نہ سوچا تھا۔ لیکن اب میرے دل کی حالت یہ ہے کہ اگر پچھلے چند گھنٹوں کے واقعات کو منعکس کیا جا سکے تو میں اس کے لئے اپنی آدھی عمر ہارنے کو تیار ہوں۔"

"وہ تو خیر اب ہونے سے رہا۔" لیڈی پرلسیکٹ نے بھیانک آواز سے کہا: "فکر اس وقت مستقبل کی ہونی چاہیئے۔ کیا تم کو معلوم ہے۔ شہر جنوا میں جرم قتل کی کیا سزا مقرر ہے؟"

"نہیں۔ مجھ کو کیا معلوم... کیا ہے؟" لیڈی کارون نے سہمی ہوئی آواز سے پوچھا۔

"سزا یاب مجرم کا سر گلوٹین سے قلم کرتے ہیں!" لیڈی پرلسیکٹ نے جس کی آنکھیں ہولناک انداز سے دیکھ رہی تھیں کہا۔

"اُف۔ راحم خدا!" بدنصیب ایڈتھا تھر تھر کانپتے ہوئی بولی" پھر اب کیا کیا جائے؟"

"میری تو عقل حیران ہے۔" لیڈی پرلسیکٹ نے جواب دیا۔ "تاہم ٹھیرو یہ میز پر کیا چیز رکھی ہے۔" پھر شیشی اٹھا کر دیکھتے ہوئے "زہر!... میرے خدا زہر! یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ شیطان نے خود بخود یہ چیز کہیں سے بھیج دی۔ میں اپنے ہاتھ سے مرنا قبول کر سکتی ہوں... لیکن گلوٹین سے؟... او راحم خدا... اس طرح کی ذلیل موت... کسی حال میں نہیں!" اور اس نے زہر کی شیشی کا ڈاٹ کھول کر اس کو یوں اونچا اٹھایا۔ گویا منہ سے لگانا چاہتی ہے۔

"ٹھیرو! ٹھیرو! کونٹس نے شیشی اس کے ہاتھ سے چھینتے ہوئے

کہا: "پہلے مجھے اس کو پینے دو" اور اتنا کہہ کر اس نے زہر کی شیشی لیڈی پرلسیکٹ کے ہاتھ سے لے کر اپنے منہ سے لگا لی . . .

"خدا کے لئے تھوڑی سی میرے لئے بھی رہنے دو" لیڈی پرلسیکٹ نے شیشی دوبارہ اس کے ہاتھ سے چھینتے ہوئے کہا۔ لیکن زہر اتنا سریع الاثر تھا۔ کہ لیڈی پرلسیکٹ کے دیکھتے دیکھتے کونٹس آف کارون کی بے جان لاش کمرہ کے فرش پر گر پڑی۔

یہ حالت دیکھ کر لیڈی پرلسیکٹ کا جی گھبرانے لگا۔ موت کا ارادہ کرنا سہل ہے۔ لیکن اس ارادہ کو عمل کی صورت دینا سخت مشکل۔ تاہم اس ہولناک عقوبت کو یاد کر کے جو گرفتاری اور سزایابی کے بعد اس کے لئے تجویز ہوئی تھی۔ اس نے دیوانہ وار زہر کی باقی مقدار اپنے منہ میں ڈال لی۔ اور جس طرح صاعقہ گرنے سے آدمی فی الفور بے جان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی چشم زدن میں مٹی کے ڈھیر کی مانند زمین پر گر پڑی!

اس اثنا میں لیڈی کارون کی خادمہ گرٹروڈ . . . ہر مشکل میں اس کا ساتھ دینے والی جانثار اور وفادار سہیلی جو اس کے ہمراہ اس جگہ آئی ہوئی تھی۔ اور فی الحال ایک علیحدہ کمرہ میں پڑی سو رہی تھی۔ ان چیخوں کی آواز سن کر جاگا تھا اور اس کی بہنوں کے منہ سے نکلی تھیں۔ ہڑبڑا کر اٹھی اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ معاملہ کیا ہے۔ تیز چلتی اپنی مالکن کے کمرہ کی طرف گئی۔ لیکن وہ کمرہ جس میں لیڈی پرلسیکٹ اور کونٹس دو نو زہر کھا کر مردہ پڑی تھیں۔ چونکہ رستہ میں تھا۔ اور اس کا دروازہ کھلا تھا۔ اس لئے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی نظر ان دو لاشوں پر جا

پڑی!... جونہی اس نے کونٹس کو پہچانا۔ اور دیکھا کہ وہ بے جان پڑی ہے۔ تو ایک دہشت ناک چیخ بے اختیار اس کے منہ سے نکلی اور اتنا بھاری صدمہ اس کے دل کو پہنچا۔ کہ دماغ آن واحد میں تسلط کھو بیٹھا۔ آناً فاناً اس پر دیوانگی طاری ہو گئی۔ کبھی لیڈی کارون کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دیکھتی... کبھی چیخیں مارنے لگتی... کبھی ہنسنا شروع کر دیتی...

جب اس کی خبر ڈاکٹر اور جوسیلین لوفٹس کو ہوئی تو انہوں نے مادولیٹا کو طلب کر کے گرٹروڈ کی دیکھ بھال اس کے سپرد کی۔ کیونکہ انہیں کسی نہ کسی طریقہ پر ان دونوں بہنوں کا معاملہ طے کرنا تھا۔ واپس ان کے پاس جا کر لوفٹس کہنے لگا۔

"خواتین جو ہونا تھا ہو چکا۔ اب آپ مہربانی سے واپس تشریف لے جائیں"

"لیکن مسٹر لوفٹس آپ کا ارادہ کیا ہے؟ اور آپ ہم سے کس طرح کا سلوک روا رکھنا چاہتے ہیں؟" اگاتھا نے جو تھر تھر کانپ رہی تھی پوچھا۔

"میرا آخری فیصلہ یہ ہے۔ کہ کل تم تینوں شہر چھوڑ کر کسی دور افتادہ مقام کو چلی جاؤ" جوسیلین نے جواب دیا "بس میری یہ آخری نصیحت ہے۔ اس جگہ رہنے سے تمہیں صدہا خطرات کا سامنا ہو گا۔ اس لئے موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنی جانیں بچانے کی فکر کیجئے اور مسز رینجر کو بھی اپنے ساتھ لے جائیے"

"آپ کی عنایت کا شکریہ" ایما نے جیسے دفعتاً یاد آ گیا تھا۔ کہ ابھی

اس کو بھیس بدل کر بیرن برگا می سے ملاقات کرنا ہے۔ معاملہ ختم کرنے کی غرض سے کہا: "آؤ آپا ۔۔۔ آؤ جولیا چلیں۔"

لیکن جب وہ رخصت ہو رہی تھیں۔ تو جوسیلن ایک فوری خیال کے زیر اثر کہنے لگا: "دیکھو میں ایک بات کے لئے تم سب سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔ میری ہرگز یہ خواہش نہ تھی۔ کہ تم میں سے کسی کو وہ دو لاشیں جو بچہ کی لاش کے علاوہ کمرہ میں پڑی تھیں دیکھنے کا اتفاق ہو۔ اس سے تمہارے دلوں کو جو صدمہ پہنچا ہے۔ اس کا مجھے بے حد افسوس ہے۔"

جب تینوں لڑکیاں رخصت ہو گئیں۔ تو لوفٹس نے مارا ویلی سے کہا: "اب میں ایک دو گھنٹوں کے لئے ایک ضروری کام سے باہر جاتا ہوں۔ آپ میرا انتظار نہ کریں۔"

"کیا اس وقت!" مارا ویلی نے بھیانک نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں اس لئے کہ مجھ کو سارے حالات پولیس سے بیان کرنے ہیں۔" لوفٹس نے جواب دیا۔ پھر ڈاکٹر کو لرزہ براندام دیکھ کر اس نے کہا: "مگر اطمینان رکھئے۔ میں نے آپ کی سلامتی کا جو وعدہ کیا تھا۔ وہ ضرور پورا ہو گا۔ اور ایسی کوئی بات نہ ہونے دی جائے گی۔ جس سے آپ کی ذات پر حرف آئے۔"

اتنا کہہ کر اس نے گلے میں اوورکوٹ پہنا۔ سر پر ہیٹ رکھی اور مکان سے رخصت ہو گیا۔

کوٹھی کی طرف واپس جاتے ہوئے تینوں بہنیں کچھ عرصہ بالکل خاموش

رہی تھیں۔ یکایک ایما کسی فوری خیال کے زیر اثر بولی۔ میرے خیال میں جو سیلین لونٹس کے اصرار کے باوجود ہمارے لئے شہر سے رخصت ہونا ضروری نہ ہوگا۔ کیونکہ بیرن برگامی ہمارا حامی ہے "

یہ الفاظ سن کر بڑی بہن کے بدن میں پھر ایک بار تھرتھری پیدا ہوئی۔ اس لئے کہ لونٹس اور لیڈی پریلیکٹ کے بارہ میں جو ہدایت مسز ریچر نے اسے دی تھی۔ اس پر عمل کرنا اسے بالکل یاد نہ رہا تھا اس نے کہا تھا۔ کہ " اگر تم دیکھو ان دونوں کی جانیں بچانا ممکن ہے۔ تو خفیہ طور پر مارا ویلی سے کہہ دینا۔ کہ وہ اپنی تجویز پر عمل نہ کرے۔ لیکن اگر ان کی ہلاکت ضروری ہو۔ تو پھر خاموش رہنا "

دہشت جو اگاتھا کے دل کو ہوئی۔ اس خیال سے تھی۔ کہ وہ مارا ویلی سے کوئی بات نہ کہہ سکی۔ اور اب اس کو ڈر تھا کہ بصورت موجودہ وہ ان کو یقیناً ہلاک کر دے گا۔

افسوس اس کو کیا معلوم تھا۔ کہ حالات کچھ سے کچھ ہو چکے ہیں لیڈی پریلیکٹ اس سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو چکی تھی۔ اور اس زہر کی جو ملا ویلی نے اس قدر اہتمام سے تیار کیا تھا۔ ایک بوند باقی نہ رہی تھی۔ ان سب باتوں کے علاوہ خود مارا ویلی واقعات حال سے اس قدر سہما ہوا تھا۔ کہ اسے کوئی نیا جرم کرنے کی جرات نہ ہو سکتی تھی۔

لیکن جیسا ناظرین کو معلوم ہے۔ اگاتھا ان ساری باتوں سے بے خبر تھی۔ پیش آمدہ حالات میں اس نے چپ رہنا ہی بہتر جانا اور بہنوں کو اپنے خیالات دلی سے آگاہ کرنے کی ضرورت نہ سمجھ کر چپ چاپ ان کے ساتھ چلتی گئی . . .

باب ۔ ۷

تاریک مستقبل

جس وقت لوفنس ڈاکٹر مارا ویلی کے مکان سے رخصت ہوا۔ تو پولیس کو خبر دینے کے علاوہ ایک اور مقصد بھی اس کو درپیش تھا۔ یعنی وہ کوٹھی پر جاکر بیرن برگامی سے ملنا اور اسے واقعات پیش آمدہ سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔ اس سے پہلے بیرن نے وہ سارے حالات جو اس کو مسٹر ہبرڈ کی زبانی معلوم ہوئے۔ لوفنس سے بیان کر دیئے تھے۔ گویا جہاں تک اس کا فرض تھا۔ اس نے اپنے حصہ کا کام بوجہ احسن پورا کردیا۔ اب صرف لوفنس کے لئے اپنی کامیابی کا حال اس سے بیان کرنا باقی تھا۔

وہ لمبا اور سیدھا رستہ چھوڑ کر جس کی راہ سے اوون بنیں کوٹھی کی طرف گئی تھیں۔ جوسیلن لوفنس ایک مختصر سی پگڈنڈی پر چل کر ان سے پہلے ہی کوٹھی کے اس عقبی دروازہ پر جا پہنچا۔ جس کا حال بیشتر ناول سونی سیج میں مذکور ہوا ہے۔ یہ وہ نجی دروازہ تھا۔ جو باغ کی دیوار میں بنا ہوا اور پوشیدہ ضرورتوں کے لئے مخصوص تھا پہلے کے طے کردہ اشارہ کے مطابق اس نے دروازہ پر تین بار دستک دی اور برگامی نے جو آدھ گھنٹے سے اس مقام کے آس پاس ٹہلتا جوسیلن کی راہ دیکھ رہا تھا۔ آکر فوراً اسے کھول دیا۔ کوٹھی کی طرف جاتے ہوئے لوفنس نے مختصر لفظوں میں لیڈی پریسکیٹ اور کونٹس آف کارون کی خودکشی کا حال بیان کیا۔ جسے سن کر برگامی کے دل کو بڑی دہشت ہوئی۔ اس طرح باتیں کرتے

دونو عقبی زینہ کی راہ سے اوپر جا پہنچے۔ ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ کوئی ان کی آمد سے مطلع نہ ہو سکا۔ اور بیرن لونٹس کو اپنے کمرہ میں لے گیا۔

اس جگہ پہنچکر جوسیلین نے لباکوٹ اور ہیٹ اتار کے ایک طرف رکھ دی پھر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہنے لگا "میں ان باتوں کی اطلاع کل صبح آپ کو دے سکتا تھا۔ لیکن صرف اس خیال سے چلا آیا۔ کہ ایک تو آپ کو میرا انتظار تھا۔ دوسرے آپ نے بتایا تھا کہ ڈاکٹر مارا ویلی کے مکان سے واپس آنے کے بعد ایما لیلے وعدہ کے مطابق مردانہ بھیس میں آپ کے پاس آئے گی۔ لیکن اگر آپ میری رائے پوچھیں۔ تو واقعات پیش آمدہ کے بعد مجھے اس کے ایسا کرنے کی بہت کم امید ہے"۔

"لیکن جو کچھ ہوا۔ اس کا اثر صرف اگا تھا کے دل پر ہو سکتا تھا۔ جسے اپنے مردہ بچے کی لاش دیکھ کر یقیناً اضطراب ہوا ہو گا۔ ایما اور جولیا پر اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے؟"

"افسوس آپ کو معلوم نہیں" لونٹس نے جواب میں کہنا شروع کیا "درحقیقت واقعات نے نا دانستہ ایک بالکل ہی نئی صورت اختیار کر لی تھی۔ اس کمرہ میں جہاں مردہ بچہ کی لاش پڑی تھی۔ کرنیل مال پاس اور ارل آف کارون کی لاشیں بھی رکھی تھیں۔ جب ایما اور جولیا نے ان کو دیکھا تو ... اف میں بیان نہیں کر سکتا۔ ان کے دلوں کی کیا حالت ہوتی!"

"تو کیا ارل اور کرنیل مال پاس دونو مر گئے!" بیرن برگامی نے حیرت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا "آخر ہوا کیا؟"

"کسی نے ان دونو کو گولی مار کے ہلاک کردیا" لوفنش نے جواب دیا "اور گو میں ان کے حالات سے نا واقف ہوں۔ تاہم میرا اندازہ یہ ہے۔ کہ لیڈی پرلیکٹ اور کونش نے ہی ان دونو کو ہلاک کیا تھا۔ اور بعد ازاں خوفزدہ ہو کر خودکشی پر مجبور ہوئیں"

"ضرور اسی طرح ہوا ہوگا" برگامی نے سوچتے ہوئے تسلیم کیا "لیکن میرے خدا آج کی رات کتنی بھیانک ہے۔ جس میں ایک سے ایک بڑھ کر سانحی واقعات پیش آرہے ہیں"

"تاہم ذکر اس بات کا تھا۔ کہ کیا ایما آپ کے کمرہ میں آنے کے متعلق اپنا وعدہ پورا کرے گی؟"

"ہاں مجھے اس کا یقین ہے" برگامی نے جواب دیا "اور میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں۔ کہ مجھ سے پیار و محبت کرتے ہوئے اس نے تسلیم کر لیا تھا۔ کہ اس نے جولیا سے مل کر دو تین موقعوں پر شہزادی کا بھیس بنایا۔ اور ارل اور کرنیل مالیاس کو کوٹھی کے اندر بلایا تھا۔ جب وہ اس حد تک مجھے اپنا محرم راز بنا چکی ہے۔ تو اب اس ایک معاملہ یعنی مردانہ بھیس بدل کر میرے پاس آنے میں کوتاہی نہ کرے گی"

"خیر دیکھنے چاہیئے" جوسیلن لوفنس نے مشکوک لہجہ میں کہا۔

"آہ معلوم ہوتا ہے اب تک آپ کا اطمینان نہیں ہوا" برگامی نے پراسرار لہجہ میں کہا "میرے عزیز دوست میں نے ایما کے جو خصائل عرصہ قلیل میں معلوم کئے ہیں۔ ان کی بنا پر اچھی طرح جان چکا ہوں۔ کہ جوش نفسانی کے بس ہو کر وہ دنیا کا ہر اچھا برا فعل کرنے کو تیار ہو سکتی ہے۔ اور فی الحال وہ اسی حصول میں پڑی ہے۔ کہ میں اس کے حسن رنگین پر

مفتون ہوں ... اُف میں بیان نہیں کر سکتا۔ کس قدر جبر و اکراہ سے کام لے کر مجھے اس سے محبت کی نمائش کرنی پڑی۔ جب وہ مجھ سے ہم آغوش ہوئی۔ یا پیار کرتے ہوئے بوسے دیتی۔ تو بے اختیار جی چاہتا تھا۔ اس زہریلی ناگن کو پرے دھکیل دوں۔ لیکن وقتی مصلحت سے مجبور تھا۔ بہرحال جہاں تک میرا خیال ہے وہ خلوت کی ایک رات بسر کرنے کی امید پر یقیناً مردانہ بھیس بدل کر میرے کمرہ میں آئے گی "

"چلئے دیکھ لیتے ہیں۔" لوفٹس نے آخرکار کہا۔ "میرے خیال میں تینوں اس وقت تک کوٹھی میں واپس آ چکی ہوں گی۔ جس صورت میں امید کرنی چاہیئے۔ کہ ایما گھڑی پل میں اس جگہ آیا چاہتی ہے۔"

باب - ۸
خونی فرمان

تینوں بہنیں قریباً سارا رستہ چپ رہیں۔ کیونکہ ان کے دل افسردہ اور رواں فرسودہ تھے۔ اور گو بعض اوقات ایما کے سینہ میں ہیرن برگامی سے اس کی تازہ محبت کی یاد ایک نئی امنگ پیدا کر دیتی تھی۔ پھر بھی واقعات حال کا اثر اتنا غالب تھا۔ اور اس کی دو نو بہنیں اتنی مغموم و مایوس تھیں۔ کہ وہ بھی کوئی ذکر چھیڑنے کی جرأت نہ کر سکی۔ اس حالت میں کوٹھی پہنچکر دو نو اپنے کمروں کی طرف چلی گئیں۔ لیکن ایما کا تھا چونکہ مسز ریچر سے اس بات کا وعدہ کر چکی تھی۔ کہ واپس آ کر سب حال

اس سے بیان کرے گی۔ اس لئے وہ سیدھی اس کے کمرہ کی طرف گئی۔
مسز ریجر اس کی راہ تکتی میز کے پاس بیٹھی تھی۔ جب اس نے اگا تھا کو اندر آتے دیکھا۔ تو ہونٹوں پر انگلی رکھ کر کمرہ کے ایک دور افتادہ حصہ میں تنے ہوئے پردہ کی طرف اشارہ کیا۔ جس کا مطلب سمجھ کر اگا تھا کے بدن میں بے اختیار لرزہ پیدا ہوگیا۔ کیونکہ وہ اس اشارہ کا مطلب ٹھیک طور پر یہ سمجھی تھی۔ کہ کبولٹ اور اس کے ساتھی اس مقام پر چھپے بیٹھے ہیں۔
اگا تھا کو اپنے پاس کرسی پر بٹھا کر مسز ریجر نے دبی آواز سے انگریزی میں گفتگو کرتے ہوئے اس سے پوچھا: "کہو کیا خبر لائی ہو؟"
بدنصیب لڑکی نے وہ سارے ہولناک حالات جو اسے اور اس کی بہنوں کو پیش آئے تھے۔ انگریزی میں ہی بیان کئے مطلب یہ تھا۔ کہ ان کی باتوں کا مفہوم کبولٹ اور اس کے ساتھیوں کی سمجھ میں نہ آسکے۔ لیکن جس وقت اس نے ڈاکٹر کے کمرہ خاص میں کارون اور مال پاس کی لاشوں کی موجودگی کا حال بیان کیا تو مسز ریجر بھی حیران و ششدر رہ گئی۔ تاہم وہ ایسی عورت نہ تھی۔ کہ اپنی غرض چھوڑ کر دوسروں کے معاملات پر وقت ضائع کرنا پسند کرتی۔ براہ راست اصل مضمون کی طرف آتے ہوئے اس نے پوچھا: "یہ بتاؤ اگا تھا۔ کیا آنے سے پہلے تم نے میری ہدایت کے مطابق مارا ویلی کو اشارہ بھی دیا تھا؟"
"افسوس نہیں"۔ بدنصیب لڑکی نے سہمی ہوئی آواز سے کہا: "میں اتنی گھبرا گئی۔ کہ وہ بات یاد ہی نہ رہی۔ اس لئے میں کسی طرح گھبرا ہٹ

ڈاکٹر مارا ویلی کو نہ دے سکی "

"غیر مضائقہ نہیں" مسز رینجر نے جو عزم استوار کی عورت تھی بے پروائی سے جواب دیا " میرے خیال میں جو کچھ ہُوا بہتر ہُوا - اس کے علاوہ مثل مشہور ہے - کہ مرنے کے بعد کوئی آدمی کسی طرح کی حکایت بیان نہیں کر سکتا اس لئے اپنے آپ کو لوفنس یا لیڈی پرلیکٹ کے رحم پر چھوڑنے سے یہی بہتر ہوگا - کہ ان دو لو کو ہمیشہ کے لئے چپ کرا دیا جائے - چونکہ تم نے مارا ویلی سے کچھ نہیں کہا - اس لئے وہ اپنا فرض پورا کرے گا - اور اس جگہ میں بھی اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کروں گی "

ناظرین کو پہلے بھی معلوم ہے - لیکن ہم ان کی یاد تازہ کرنے کے لئے پھر ایک بار کہنا چاہتے ہیں - کہ نہ اگا تھا اور نہ مسز رینجر کو اس کا حال معلوم تھا - کہ لیڈی پرلیکٹ اس سے پہلے ہی ختم ہو چکی ہے - اور چونکہ وہ زہر جو مارا ویلی نے تیار کیا تھا - وہ بھی ان دو عورتوں کے حصہ آ چکا - اس لئے خواہش رکھنے کے باوجود مارا ویلی جو سیلن لوفنس کے برخلاف کچھ نہ کر سکتا تھا -

" تو کیا آپ اس بات کا آخری فیصلہ کر چکی ہیں کہ ۔۔۔ ؟"

" ہاں میرا مصمم ارادہ یہی ہے - کہ ایک طرف لوفنس اور لیڈی پرلیکٹ کو دوسری دنیا میں دھکیل دیا جائے اور یہاں پر گامی کا قصہ پاک ہو "

اگا تھا اس کے بعد کچھ نہ کر سکی - اور تقریباً ایک منٹ چپ چاپ بھیانک نظروں سے مسز رینجر کی طرف دیکھتی رہی -

آخر الذکر نے جب اگا تھا کی بدلی ہوئی حالت دیکھی - تو بولی -

بیٹی انگاتھا تو بہت تھکی ہوئی نظر آتی ہے۔ جا اپنے کمرہ میں آرام کر کام کا یہ حصہ آدھ گھنٹہ کے اندر اندر ختم ہو جائے گا۔ اور میں اس وقت تک یہیں بیٹھ کر انتظار کروں گی۔"

انگاتھا پھر بھی کچھ نہ بولی۔ اس کی زبان خشک ہو کر تالوسے لگی ہوئی تھی۔ جی اتنا بے قرار تھا۔ کہ چاہتی تھی۔ تو ب زور کی چیخ مارے اور اس طریقہ پر اپنے اضطراب دلی کا اظہار کرے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا گھنٹوں راکھ پھانکتی رہی ہے۔ زبان حلق۔ تالو سارے اعضا خشک تھے۔ طاقت گویائی جیسے بالکل ہی سلب ہو چکی تھی۔

مسز پیجر نے اس کا بازو پکڑ کر دروازہ تک پہنچایا۔ جس کے آگے بد نصیب لڑکی گرتی پڑتی اپنے کمرہ خواب میں جا پہنچی۔ اس جگہ دروازہ بند کر کے وہ اوندھے منہ بستر پر لیٹ گئی۔ اور قریباً پاؤ گھنٹہ زور زور کی سسکیاں لیتے ہوئے روتی رہی۔۔۔

باب۔ ۹

اور اس کی تعمیل

اس اثنا میں رنگین مزاج ایما جہاں تک ممکن تھا۔ حال کے واقعات کو فراموش کر کے خواب راحت کے مزے لیتی اور آنے والی بہار کے منظر دیکھتی اس تیاری میں مشغول تھی۔ جس کا وعدہ اس نے برین بگز بی سے کیا تھا۔ یعنی وہی مردانہ بھیس بنانے میں جیسے پیشتر بعض موقعوں پر

اختیار کر کے اس نے بڑھی مسز ہیرڈ کو اس غلط فہمی میں ڈالا تھا کہ خود بیرن برگامی کسی فاسد ارادہ سے آدھی رات کے وقت ادھر ادھر پھرتا ہے۔ لیکن آج اس نے تبدیل لباس کے اس عمل میں غیر معمولی تیاریاں کی تھیں۔ کیونکہ وہ ایک نئی فتح حاصل کرنے پر تلی ہوئی تھی۔ بیرن کی خواہش کے مطابق وہ اپنے آپ کو اس کا اتنا کامل مثنیٰ بنا کر پیش کرنا چاہتی تھی۔ کہ بیرن اسے دیکھ کر نہ صرف حیرت زدہ ہو بلکہ فرط جوش سے اس کو فوراً آغوش محبت میں لے لے۔

قریباً بیس منٹ کا عرصہ ان تیاریوں میں صرف ہوا۔ پھر ہر ایک تفصیل مکمل کر کے اس نے اپنی صورت قد آدم آئینہ میں دیکھی۔ اور اپنے آپ پر معشوق ہو کر کہنے لگی "جہاں تک میرا خیال ہے۔ یہ مردانہ لباس پیشتر کبھی اس خوبی سے آراستہ نہ ہوا تھا۔ جتنا آج ہوا ہے مریخ قدرت حصول کامیابی میں میری مددگار ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں جب میں برگامی کی اور برگامی میرا ہوگا۔ ہم صحیح معنوں میں یک قالب یک جان ہو جائیں گے"۔

اس طرح اپنے دل کو تسلی دے کر پُر امید ارادے سینہ میں لئے وہ کمرہ سے باہر نکلی۔ برآمدہ کا لیمپ مدھم سا جل رہا تھا۔ شاید کسی نوکر کی غفلت سے اس میں تیل کم ڈالا گیا ہوگا۔ بہر حال اس کی روشنی اتنی پھیکی تھی کہ دس بارہ گز کے فاصلہ پر بھی کسی کی صورت اچھی طرح نہ دیکھی جا سکتی تھی۔ کوٹھی میں ہر طرف گہرا سناٹا تھا۔ سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں بڑے آرام سے سوتے تھے۔

وہ بیرن برگامی کے کمرہ کی طرف چلی۔ لیکن قریباً نصف رستہ طے

کررہائی تھی۔ کہ چلتے چلتے رک گئی۔ اور کان لگا کر سننے لگی۔ خدا جانے یہ اس کا وہم تھا یا حقیقت ... لیکن اس طرح کی آواز اس کو سنائی دی۔ جیسے کسی نے دروازہ کھولا۔ وہ اپنی جگہ پر کھڑی ہو کر ادہر ادہر دیکھنے لگی۔ معلوم ہُوا۔ مسٹر ریجر کے کمرہ کا دروازہ کھلا ہے۔ پھر ایسا معلوم ہُوا۔ گویا کسی نے گردن نکال کر باہر دیکھا ۔ غالباً یہ مسٹر ریجر ہی کا سر تھا۔ جیسے اس نے ایک ہی منٹ بعد پھر اندر کھینچ لیا۔ تاہم اس کے منہ سے نکلے ہوئے یہ الفاظ ایما کے کانوں تک پہنچ گئے "وہی ہے! ... اور برآمدہ سے گزر رہا ہے!"

قسمت کی ماری ایما کو کیا معلوم تھا کہ ان الفاظ نے درحقیقت اس کی قسمت پر مہر لگا دی۔ وہ الٹا اس خیال سے خوش ہوئی۔ کہ اس تجربہ کار خاتون کی آنکھیں بھی آج سچ مچ دھوکا کھا گئیں۔ وہ یہی سمجھی ہے۔ کہ خود پیر گامی اس راہ سے گزرا ہے۔

مسرور و مطمئن ایما برگامی کے کمرہ کے دروازہ کے پاس جا پہنچی اور قریب تھا۔ کہ اس پر ہلکی سی دستک دے کہ دفعتاً ایسا معلوم ہُوا۔ کوئی دبے پاؤں پیچھے سے چلا آتا ہے۔ اس نے جلدی سے مڑ کر دیکھا لیکن یہ آخری دید تھی۔ جو اس کی آنکھوں کو زندگی میں نصیب ہوئی۔ کیونکہ دفعتاً مضبوط ہاتھوں نے اس کی گردن کو اس طرح گرفت میں لے لیا۔ جیسے زنبور آہنی میں۔ حتٰی کہ دہشت کی وہ چیخ بھی جو اس کے منہ سے نکلا چاہتی تھی۔ نہ نکل سکی۔ اس نازک بدن کی ہستی ہی کیا تھی ... قاتل نے ذرا سا دباؤ ڈالا۔ پھول سے بدن میں ایک تھرتھری پیدا ہوئی۔ اور روح قفس عنصری سے ہمیشہ کے لئے پرواز کر گئی۔ مگر

قاتل چونکہ اپنے فعل کو ہر لحاظ سے مکمل کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے فوراً ایک ایک شخص نے چھرا نکال کے اس کی چھاتی میں بھونک دیا۔ اس سے رہی سہی جان اگر باقی تھی۔ تو وہ بھی نکل گئی۔

یہ سب کچھ قریباً ایک منٹ کے عرصہ کے اندر ہو گیا۔ اور اس طرح بے آواز ہوا کہ مسٹر ریجز جو اپنے کمرہ کا دروازہ خفیف سا کھولے اپنی خونی تجویز کو کامیاب خاتمہ تک پہنچتا دیکھنے کے لئے کھڑی تھی اس کو بھی کسی جد وجہد کی آواز سنائی نہ دی۔ پھر بھی کچھ آواز ضرور پیدا ہوئی ہو گی۔ جیسے برگامی اور لوفٹس نے جو اس سانحہ کی حقیقت سے بے خبر کمرہ میں بیٹھے ایما کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ سن لیا۔ لیکن وہ سمجھے شاید اندھیرے میں چل کر آ رہی ہے۔ اور دروازہ ٹٹول رہی ہے۔ بیرن نے جلدی سے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔

لیکن جب اس لیمپ کی روشنی جو اس کے کمرہ میں جل رہا تھا باہر تک گئی۔ تو جو بھیانک نظارہ ان کے دیکھنے میں آیا ... اُف! قلم میں طاقت نہیں۔ کہ اس کا حال بیان کرے۔

بیرن برگامی کی نظروں کے سامنے بیرن برگامی کی لاش فرش زمین پر پڑی تھی۔ مطلب آن واحد میں صاف ہو گیا۔ ایما بھیس بدل کر آتی تھی۔ کسی نے اس کو ہلاک کر دیا ...

خیال کے آتے ہی تیز جگر دوز چیخیں برگامی اور لوفٹس دونو کے منہ سے نکل گئیں!

باب - ۱۰

کرنی کا پھل

آن واحد میں گھر بھر میں ہنگامہ بپا ہو گیا۔ چیخوں کی آواز سن کر کئی نوکر چاکر شب خوابی پہنے دوڑے آئے۔ کہ دیکھیں معاملہ کیا ہے ادھر لوفنس اور برگامی نے کمرہ سے نکلتے ہی اس طرح کی آوازیں سنی تھیں۔ گویا کوئی اندھیرے میں بچ کر نکل جانے کی کوشش کر رہا ہے اس لئے وہ دونو بے تحاشا اس طرف کو دوڑے۔ جدھر کو آواز گئی تھی۔ اور آخر نصف زینہ کے موڑ پر تینوں قاتلوں کو جا لیا۔

اس جگہ گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ لیکن برگامی اور لوفنس چونکہ مجرموں کو بچکر نکل جانے کا موقعہ دینا نہ چاہتے تھے۔ اس لئے اندھیرے میں ہی ان سے گتھم گتھا ہو گئے۔ لیکن وہ تین تھے۔ یہ دو۔ زیادہ سے زیادہ ایک نے ایک کو پکڑا۔ اور تیسرا پھر بھی باقی رہ گیا۔ روشنی ہوتی۔ تو ممکن ہے۔ وہ تیسرا اپنے ساتھیوں کو بچانے کی کوشش میں حملہ آوروں پر خنجر کا وار کرتا۔ لیکن اندھیرے میں یہ دہشت لگی ہوئی تھی۔ کہ اپنوں ہی پر وار نہ ہو جائے۔ ادھر برگامی اور اس کے دوست نے دو آدمیوں کو اس مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔ کہ انتہائی جدو جہد کے باوجود وہ ان کی گرفت سے نہ نکل سکے۔ بے قابو ہونے کی وجہ سے کسی ہتھیار سے کام لینا بھی ان کے لئے ناممکن تھا۔

قریبًا ایک منٹ یہ حالت رہی۔ اتنے میں ہر طرف سے موم بتیوں

بچے چیخنے اور مرد نوکروں کے شور مچانے کی آوازیں آنی شروع ہو گئیں۔ کچھ لوگ لالٹین ساتھ لئے اس جگہ بھی آ نکلے۔ اور اس وقت دیکھا گیا۔ کہ ہزانی اور والڈن برگامی اور لوفٹس کی گرفت میں تھے۔ اور ان کا سرغنہ کیولٹ ایک علیحدہ مقام پر کھڑا تھا۔ عام حالات میں شاید وہ جان بچا کر بھاگنے کی کوشش کرتا۔ لیکن جب لالٹین کی روشنی میں اس نے دیکھا۔ اسی شکل وصورت اور پوشش اور لباس کا ایک آدمی جیسا وہ تھا۔ جسے اس نے بزعم خود برگامی سمجھ کر ہلاک کیا تھا۔ سامنے کھڑا ہے۔ تو اتنا خوف اس کے دل پر طاری ہوا۔ کہ بے بسی کے عالم میں دیوار کے ساتھ لگ گیا۔ اعضا پتھر ہو گئے۔ پاؤں من من کے بھاری معلوم ہونے لگے۔ بھاگنا ایک طرف اس کے لئے دو قدم اٹھانا بھی غیر ممکن ہو گیا۔

نوکروں کی آمد پر تینوں مجرموں کو گرفتار کرنا بہت مشکل بات نہ تھی۔ چنانچہ کیولٹ اور اس کے ساتھیوں کو نوکروں کے حوالہ کر کے لوفٹس اور برگامی سیدھے مسز دیجر کے کمرہ کی طرف گئے۔ لیکن جب انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ تو اندر سے ایک سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔ "کون ہے؟"

"میڈم دروازہ کھولو۔" لوفٹس نے تحکمانہ لہجہ میں کہا۔ "ایک بھاری جرم سرزد ہوا ہے۔ کھولو یہ وقت چھپ کر بیٹھنے کا نہیں!"

"لیکن صاحب میں دروازہ نہیں کھول سکتی۔ کیونکہ میں نے کپڑے اتار رکھے ہیں۔" بدنصیب عورت نے کسی طرح ان کو ٹالنے کی کوشش کر کے کہا۔ کیونکہ گو اب تک اسے ایما کی ہلاکت کا حال معلوم نہ تھا۔ تاہم وہ خیال کرتی تھی۔ کہ قاتل شاید پکڑے گئے۔ اور یہ بھی معلوم

ہوگیا۔ کہ وہ اس کے بلانے پر اس جگہ آگئے تھے۔

جواب سن کر برگامی اور جوسیلن نے زبردستی دروازہ توڑ ڈالا۔ اس وقت کیا دیکھتے ہیں مسز ہیجر پوری طرح ملبوس میز کے پاس بیٹھی ہے۔ اس نے اس وقت تک ایک بھی کپڑا نہ اتارا تھا۔ ان کی نگاہ سے دلوں کا حال معلوم کر کے وہ جھٹ ان کے پیروں پر گر پڑی اور چیختے ہوئے کہنے لگی: "رحم کرو! رحم کرو!"

"بدنصیب عورت" برگامی نے کڑک کر کہا: "یوں تو دنیا کا کونسا گناہ ایسا ہے۔ جو تجھ سے سرزد نہیں ہوا۔ لیکن آج کا جرم سیاہ تیرے کارناموں کی فہرست میں سب سے اول نمبر پر رہے گا۔ تو قاتل ہے ... قاتل کے لئے رحم کہاں؟"

مسز ہیجر زیادہ نہ سن سکی۔ اس کے حواس جواب دینے لگے وہیں فرش زمین پر بیٹھی وہ ذرا سی دیر درد سے کراہتی رہی۔ اس کے بعد بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی!

اتنے میں شور و غل کی آوازیں سن کر اگاتھا اور جولیا بھی اپنے اپنے کمروں سے باہر نکل آئی تھیں۔ لیکن ان کے دلوں کی حالت اس وقت کیا ہوئی ہوگی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی اپنی بہن جس کو وہ صحت مند اور تازہ دم چھوڑ کر ذرا سی دیر پہلے اس سے جدا ہوئی تھیں۔ لہولہان اور بے جان پڑی ہے! ان کے گنہگار ضمیر جو پہلے ہی ان کے سینوں میں صدہا اضطرابی کیفیتیں پیدا کر رہے تھے۔ اب حالات کو اور بھی زیادہ بھیانک صورت میں پیش کرنے لگے۔ انہوں نے اندازہ سے معلوم کر لیا کہ ان کی بدنصیب بہن کو غلطی سے برگامی سمجھ کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور

اس خوفناک قتل کی ذمہ دار ان کی رفیق اور استانی مسز ریجز تھی!

لیکن واقعات اتنے دہشتناک ہیں کہ ہم ان کی مزید تفصیل میں نہ پڑ کر اس ہولناکیات کے ساتھ ناٹک پر آخری پردہ گرا دینا ہی مناسب سمجھتے ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ اس وقت کچھ آدمی دوڑے دوڑے حکام پولیس کو خبر کرنے گئے۔ اور وہاں سے سپاہیوں کی ایک جماعت نے آکر تینوں قاتلوں اور مسز ریجز کو حراست میں لے لیا۔ اور اگاتھا اور جولیا کو جن پر نیم دیوانگی کی حالت طاری تھی۔ ایک افسر پولیس کی نگرانی میں ہی کوٹھی میں ٹھیرنے کا موقع دیا گیا۔

کتاب پنجم ختم ہوئی

دروغ آدمی راکند شرمسار　　　دروغ آدمی راکند بے وقار

دروغ اے برادر مگو زینہار　　　کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

ز نا راستی نیست کارے بتر　　　کز و گم شود نام نیک اے پسر

بہ از راستی در جہاں کار نیست

کہ در نگین راستی خار نیست

——— سعدی

۱

ہماری داستان قریب الختم ہے۔ لیکن اس کے واقعات عجیب و پراسرار پر آخری ڈراپ گرانے سے پیشتر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جن کرداروں کا ذکر ناتمام رہ گیا۔ لیکن جن کے حالات زندگی سے اس قصہ کے ناظرین کو یقیناً دلچسپی ہوگی۔ مکمل کردیا جائے۔

جہاں تک ارل آف کارون اور کرنیل مالپاس کا تعلق تھا۔ وہ اس جہان سے عنفوان شباب میں ہی ناشاد و نامراد رخصت ہوئے۔ اپنی زندگی میں انہوں نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا۔ اور قدرت نے شاید ان کے حال پر رحم کھا کر ان کے دور زندگی کو اس خیال سے مختصر کردیا کہ وہ جتنا عرصہ اور دنیا میں رہینگے۔ خرابیاں ہی پیدا کرتے چلے جائینگے۔

ان کے ساتھ ہی ساتھ رنگین مزاج ایڈ تھا۔ کونٹس آف کارون اور اس کی سہیلی لیڈی پریسکٹ کی زندگی کا چراغ بھی پیش از وقت ہی گل ہو گیا۔ اور سچ پوچھئے تو ان کے حق میں یہی اچھا تھا۔ ورنہ پولیس واردات قتل کا کھوج لگانے کے بعد یقیناً ان کو عبرتناک سزائیں دلاتی۔ کیونکہ جو دو خون انہوں نے کئے تھے۔ ان کی سزا سے وہ کسی حال میں محفوظ نہ رہ سکتی تھیں۔

تین بدنصیب گنہگار بہنوں میں سے ایما یوں بے خبری میں ہلاک

ہوئی ۔ بڑی یعنی اگا تھا کے دل کو اتنا بھاری صدمہ پہنچا۔ کہ دیوانی ہو گئی اور اسے پاگل خانہ میں رکھوانا پڑا ۔ جہاں وہ عرصہ دراز تک مجنونانہ زندگی بسر کرتی رہی۔ باقی رہی جولیا ۔ تو جب وقت پولیس کی باز پرس ختم ہوئی تو اس نے اپنے گذشتہ افعال بد سے تائب ہونے کے خیال سے ایک خانقاہ میں زاویہ نشین ہونا منظور کر لیا۔ جہاں وہ عرصہ دراز تک بڑی ریاضت اور عبادت کے ذریعہ سے اپنے افعال بد کی تلافی کی کوشش کرتی رہی۔

ڈاکٹر مارا ویلی ۔ مسز ریبجر ۔ کبولٹ اور اس کے ساتھیوں پر سازش اور قتل عمد کا مقدمہ چلایا گیا۔ جس کے دوران میں کئی طرح کے عجیب و حیرت انگیز واقعات کا انکشاف ہوا ۔ اور مدتوں اخبارات کے اوراق میں اس کی روئداد شائع ہوتی رہی ۔ انجام کار جج نے تینوں کو مجرم قرار دے کر کبولٹ اور مسز ریبجر کے لئے سزائے موت تجویز کی اور باقی تینوں کو عمر بھر کے لئے کالے پانی بھیج دیا۔

لیڈی سیک ولی کو جب ان واقعات کی خبر پہنچی تو یہ معلوم کرنے کے بعد کہ جو فرض مقدس اس نے شہزادی کو بدنامی کے پردہ سے نکالنے کے متعلق اپنے ذمہ لیا تھا۔ آخر کار پورا ہوا ۔ نیز یہ دیکھ کر کہ اس دنیا میں عیش پرستی اور رنگینی کا انجام ہمیشہ بُرا ہے۔ اس نے آئندہ کے لئے بُرے کاموں سے توبہ کی اس کی مثال کا اثر شوہر پر بھی پڑا ۔ اور وہ جن بُرے جھگڑوں میں پڑ چکا تھا۔ ان کو چھوڑ کر زندگی کی سیدھی راہ پر چلنے لگا۔ چنانچہ اس وقت کے بعد میاں بیوی کی زندگی بڑے پر اطمینان حالات میں بسر ہونی شروع ہوئی ۔ محبت ان میں پہلے دن سے قائم چلی آتی تھی۔ صرف بیچ میں بعض حالات کے زیر اثر ان میں ایک عارضی تفرقہ پیدا ہو گیا تھا۔ بہر حال

جب انہوں نے نیکی کی راہ پر چلنے کا عہد کر لیا۔ تو وہ سب پردے جو دلوں میں حائل تھے۔ دور ہو گئے۔ اور ان کی زندگی بڑے پرمسرت حالات میں بسر ہونے لگی۔

بڈھا مارکوئیس اَف لیوبین جو قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا تھا۔ لیڈی سیک و لی کے وصل کی حسرت دل ہی دل میں لئے اس جہان سے رخصت ہُوا۔ جو روپے اس نے حصول مقصد پر صرف کئے تھے۔ برباد ہو گئے۔ عاقبت بھی خراب کی۔ اور دنیا میں بھی کچھ نہ سنوار سکا۔

لیڈی کارون کی وفادار خادمہ گرٹروڈ زندگی بھر اپنی مالکن کی خدمت پوری جانثاری سے کرتی رہی تھی۔ یہاں تک کہ اس کی حفاظت کے خیال سے اس نے اپنا گوہر عصمت بھی کھونا قبول کیا تھا۔ اور جب آخر کار لیڈی کارون وطن چھوڑ کر ایک دور افتادہ سرزمین کو روانہ ہوئی۔ تو وہ اس کے ساتھ ہی ساتھ جنوا بھی گئی۔ لیکن لیڈی کارون کی ناگہانی موت کے بعد کچھ اس بھاری صدمہ سے جو اس کے دل کو پہنچا۔ اور زندگی کا میدان اتنا غیر دلچسپ ہو گیا۔ کہ وہ دن رات فکر و غم میں گھل گھل کر لاغر بدن۔ اور ناتواں ہو گئی۔ یہاں تک کہ کچھ عرصہ بعد اس نے لندن کے سرکاری ہسپتال میں کسی مرض لاعلاج میں مبتلا ہو کر جان دی۔

اس قصہ کے ناظرین بے معرکہ کپتان ٹینش یا اس کے نوکر رابن کو نہ بھولے ہوں گے۔ اور شاید یہ جاننے کے خواہشمند ہوں کہ انکی صحبتیں باقی نہ رہنے پر ان کی گزر اوقات کیونکر ہوئی؟ تو اس کے جواب میں غالباً اسی قدر لکھنا کافی ہوگا۔ کہ اس قماش کے آدمی اپنے لئے بڑی آسانی سے نئی راہ پیدا کر لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ دونو حضرات اب بھی فیشن ایبل کلبوں۔ امراء کے

دعوتی جلسوں اور اوقات عید میں ڈویل کے مقابلوں کی زینت ثابت ہوتے ہیں۔ اور اگر کبھی آپ کو لندن کے حصہ وسٹ اینڈ میں سر شام بازاروں سے گزرنے کا اتفاق ہو۔ اور ایک رند منش آدمی ٹوپی کج رکھے۔ ہاتھ میں ڈنڈا لئے تیس مار خانی چال چلتا نظر آئے۔ اور ایک سکڑا سمٹا۔ سہما ہوا سا آدمی سایہ کی طرح اس کے ساتھ ہو۔ تو جان لیجئے۔ یہی دو اصحاب کپتان ٹیش اور اس کا نوکر رابن ہیں۔

۳

اس قدر حال بیان کرنے کے بعد اب صرف بیرن برگامی اور جوسیلن لوفس کی شخصیتیں ذکر طلب باقی رہی ہیں۔ سو ان میں سے اول الذکر اب بھی شہزادی کے سایہ کا اتنا ہی پرستار ہے۔ جتنا کبھی تھا۔ وہ اس کو ہمیشہ ادب و تعظیم کی نظروں سے دیکھتا اور تہ دل سے اس کی عزت کرتا رہا ہے۔ لیکن اگر اس پر بھی اس کا دل شہزادی کے لئے حرمت آمیز محبت محسوس کرتا ہو۔ تو غالباً اس کے لئے ہر شخص کو اس سے ہمدردی ہو گی۔ کوئی اس کے اس فعل کو مذموم تصور نہ کرے گا۔ رہ گیا جوسیلن لوفس تو وہ ایک فرشتہ سیرت۔ پاک جان حسینہ کا شیدائی ہے۔ جو خود بھی تہ دل سے اس کو چاہتی ہے۔ جب ان کی شادی ہو گی۔ تو ضرور آپ اس کی خبر کسی سرکردہ روزنامہ کے اوراق میں ملاحظہ کریں گے۔ اور اس وقت شاید دلہن کے نام سے بھی آگاہ ہو سکیں۔

شہزادہ اور شہزادی میں جو پیشتر کسی موقعہ پر بنی تھی۔ اور جو آئندہ بنتی نظر آتی ہے۔ ایک مکر دیا۔ عیاری اور ستمگاری کی راہ پر چلتا ہے۔ دوسری ہمیشہ کی طرح ہر دلعزیز۔ غریب پرور۔ اور عفو و

تحمل سے پُر ہے۔ قدرت نے ان کے اوصاف وخصائص میں وہ بُعدِ عظیم پیدا کیا ہے۔ جو کبھی پاٹا نہیں جا سکتا۔

ختم ہُوا

ہمارا یہ نیا سلسلہ

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری کے مداحوں کی رائے

جناب ڈاکٹر ایس رشید الدین میڈیکل پریکٹشنر صوبہ بہار:- آپ کے ہر نئے ترجمہ کا بے حد انتظار رہتا ہے۔ وہ اتنا دلچسپ ہوتا ہے۔ کہ تعریف نہیں کی جا سکتی ع اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

جناب کرپال سنگھ لدھیانہ:- میں عرصہ دراز سے آپ کے قلم کی شعبدہ کاریوں کا مداح ہوں۔ ہندوستان کا کوئی کونا ایسا نہیں۔ جہاں میں نہیں گیا۔ یا جہاں میں نے آپ کی کتابیں نہیں دیکھیں۔ بارہا اسکی بھی نوبت آئی۔ کہ ایک ہی کتاب کو بار بار پڑھا اور ہر دفعہ نیا لطف حاصل کیا۔ آپ کا شرف نیاز حاصل کرنے آرزو بہت دیرینہ ہے۔ میں ضرور کسی وقت اس کو بھی پورا کروں گا۔

جناب شمیم الدین ضلع نینی تال:- ناول کالی نقاب خوب رہا مضمون بے حد نفیس تھا۔ آگے کے سلسلہ کا بے چینی سے انتظار ہے۔ شاید آپ اس مسرت کا صحیح اندازہ نہ کر سکیں۔ جو مجھ کو آپ کی ترجمہ کردہ کتابوں کے مطالعہ سے ہوتی ہے۔

جناب بابو جوتی پرشاد آگرہ:- مجھ کو جن مصنفوں کے ناول پسند ہیں۔ ان میں منشی تیرتھ رام صاحب کا نمبر سب سے اوپر ہے۔

جناب فضل اللہ احمد صاحب حیدرآباد (دکن): آپ کے تراجم کو ہمارے گشتی کتب خانہ کے ممبر خاص طور پر بہت پسند کرتے ہیں۔

جناب بخت بہادر کشتگی (دکن):- بلاشبہ آپ اردو زبان کے پنڈت ہیں۔ میں نے آپ کی ترجمہ کی ہوئی بہت سی کتابیں دیکھی ہیں۔ اور میں بیان نہیں کرسکتا۔ ان کے مطالعہ سے کس قدر مسرور ہوا ہوں۔ بڑی خوبی آپ کے ترجمہ کی یہ ہے کہ آپ انگریزی زبان کے جذبات لطیف کو اردو میں اس خوبی و لطف انگیزی کے ساتھ ادا فرماتے ہیں کہ طبیعت عش عش کر جاتی ہے۔ سچ بات تو یہ ہے کہ آپ ان کتابوں کے مترجم نہیں۔ بلکہ مصنف معلوم ہوتے ہیں۔ اردو زبان پر آپ نے وہ احسان فرمایا ہے۔ جو مدتوں یادگار رہے گا۔ دعا ہے۔ آپ عرصہ دراز تک اس سلسلہ کو جاری رکھ سکیں ۔

جناب مولوی بدرالدین ملتان:- جب ہندوستان ایک تھا۔ اور میں بانکی پور رہا کرتا تھا۔ تب سے آپ کے تراجم دیکھتا چلا آیا ہوں اور اب اس پردیس میں بھی ان سے جی بہلا لیتا ہوں ۔

جناب محمود اختر حیدر آباد دکن:- حقیقت یہ ہے کہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروز پوری کا ساز ور تحریر عہد حاضرہ میں بہت کم دیکھا جاتا ہے۔

جناب رجب علی۔ اکبر علی کلکتہ:- آپ جس خوبصورتی سے عام فہم عمدہ زبان میں ترجمہ کرتے ہیں۔ اسے دیکھ کر طبیعت اتنی خوش ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ اس زمانہ میں بہت لوگوں نے انگریزی ناولوں کے ترجمے کئے ہیں۔ لیکن ایسی دلچسپی بہت کم کہیں دیکھی جا سکتی ہے ۔

جناب ایم نعمت اللہ گورکھپور:- مجھے آپ کا یہ سلسلہ بہت پسند ہے اور میں اس کی توسیع اشاعت کے لئے کوشاں ہوں ۔